اقوام متحدہ میں بنیامن نتن یاھو کی تقریر کے آغاز پر عالمی وفود کا اجتماعی بائیکاٹ ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.81, Friday, 25 September 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۸۱)، بروز جمعہ، ۲۵ ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۱۲ ربیع الثانی، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

غزہ میں اسرائیل کی وحشیانہ بمباری میں مزید چار فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی اسرائیلی خلاف ورزیاں جاری رہیں، جن کے دوران فائرنگ، توپ خانے کی بمباری اور سرحدی علاقوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رہا، جب کہ متعدد علاقوں میں عمارتوں اور تنصیبات کو بارود سے اڑانے کے عمل کے ساتھ ساتھ تین شہداء اور دیگر افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

جنگ بندی کا معاہدہ اپنے 350 ویں دن میں داخل ہو چکا ہے، جب کہ پٹی کے مختلف علاقوں میں اب بھی فائرنگ، روشنی والے بموں کے دھماکوں اور اسرائیلی گاڑیوں کی نقل وحرکت کا سلسلہ جاری ہے، اور حملوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے انسانی اور میدانی اثرات بدستور برقرار ہیں۔ جمعرات کی شام طبی ذرائع نے اعلان کیا کہ شہری حسن تکریم البطہ خان یونس کے وسط میں پہلے لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جمعرات کی شام خان یونس شہر کے وسط میں قابض فوج کی طرف سے شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں پانچ شہری زخمی ہو گئے جن میں سے ایک کی حالت نازک ہے، اور انہیں شہری دفاع کی ٹیموں کے ذریعے ناصر میڈیکل کمپلیکس منتقل کیا گیا۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ رفح کے مواصی کے علاقے میں قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے رانیہ سلامہ سعد نامی لڑکی شہید ہو گئی۔

عینی شاہدین نے بتایا کہ قابض فوج کے طیاروں نے شیخ عجلین کے علاقے میں ایک ایسی گاڑی کو نشانہ بنایا جو شہید جبر مقبل کی لاش کو پٹی کے وسط سے غزہ شہر منتقل کر رہی تھی، جس کے نتیجے میں ان کے متعدد رشتہ دار شدید زخمی ہو گئے اور چند گھنٹوں کے دوران دوسری بار بمباری کے باعث ان کی لاش مکمل طور پر جل گئی۔ جمعرات کے روز قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے وسطی غزہ کی پٹی کے علاقوں کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں دو شہری شہید اور دیگر زخمی ہو گئے۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ پٹی کے وسط میں الزہرا قصبے کے مغرب میں قابض فوج کی فائرنگ سے ایک نوجوان شہید ہو گیا۔ ذرائع نے ذکر کیا کہ شہید ہونے والے نوجوان کا نام مہند حسنی ابو مدین ہے۔ ذرائع نے مزید کہا کہ پٹی کے وسط میں الزوایدہ قصبے میں امریکی ہسپتال کے قریب قابض فوج کی ایک گاڑی کو نشانہ بنانے کے نتیجے میں ایک اور شہری شہید اور دیگر زخمی ہو

پٹی کے وسط اور جنوب میں زخمی اور فائرنگ

وسطی غزہ کی پٹی میں نصیرات کیمپ میں قابض فوج کی گولیوں سے ایک خاتون زخمی ہو گئی، جب کہ بریج کیمپ میں اسرائیلی ٹینکوں کی فائرنگ سے ایک اور فلسطینی زخمی ہو گیا۔ بریج کیمپ کے شمال مشرق میں اسرائیلی ٹینکوں کی طرف سے شدید فائرنگ کا مشاہدہ کیا گیا، جو کہ وسطی گورنری کے مختلف علاقوں میں جاری فائرنگ کے ساتھ ساتھ جاری رہی۔ پٹی کے جنوب میں اسرائیلی گاڑیوں نے خان یونس شہر کے جنوبی علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ کی، جب کہ رفح شہر کے شمال مغرب میں شاکوش کے علاقے کے گردونواح میں فائرنگ کی گئی۔ جبکہ پٹی کے شمال میں قابض فوج نے بیت لاہیا قصبے کے شمال مغرب میں روشنی والے بم فائر کیے۔

گزشتہ روز بدھ کو پٹی کے مختلف علاقوں میں اسرائیلی بمباری اور فائرنگ کے نتیجے میں چھ فلسطینی شہید اور دیگر زخمی ہو چکے تھے، جو کہ مسماری، توپ خانے کی بمباری اور شدید فائرنگ کے واقعات کے ساتھ ساتھ جاری رہا۔ اس سے پہلے شہری دفاع کی ٹیمیں غزہ شہر کے مشرق میں وحیدی کی زمین کے قریب نفق روڈ پر الددہ خاندان کے گھر کی گرنے کے واقعے کے بعد وہاں دوڑ پڑیں، جہاں اس واقعے کے اثرات سے نمٹنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔

غزہ میں وزارت صحت کی تازہ ترین شماریاتی رپورٹ کے مطابق پٹی کے ہسپتالوں نے پچھلے 24 گھنٹوں کے دوران تین شہداء اور 18 زخمیوں کو منتقل کیا گیا۔ غزہ میں صہیونی جارحیت میں شہداء کی تعداد بڑھ کر 922,73 شہداء اور 995,174 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے۔ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو فائر بندی کے بعد سے شہداء کی تعداد 402,1 شہداء تک پہنچ چکی ہے، اس کے علاوہ 881,4 زخمی بھی ہوئے ہیں، جب کہ شہداء کی لاشیں نکالنے کے واقعات کی تعداد 834 تک پہنچ چکی ہے۔ طبی اعداد وشمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر اب بھی کچھ شہداء موجود ہیں، جب کہ ایمبولینس اور بچاؤ کی ٹیموں کے ان تک پہنچنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

دوبارہ حملہ ہوا تو جنگ بحر ہند تک پھیل جائیگی

ایرانی سپریم لیڈر کے فوجی مشیر یحییٰ رحیم صفوی کا انتباہ، خلیج فارس، آبنائے ہرمز اور بحیرہ احمر کے بعد محاذ مزید وسیع ہونے کا خدشہ

تہران: (ایجنسی) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ مجتبیٰ خامنہ ای کے فوجی مشیر میجر جنرل یحییٰ رحیم صفوی نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ یا اسرائیل نے ایران پر دوبارہ حملہ کیا تو جنگ کا دائرہ بحر ہند تک پھیل سکتا ہے۔ ایرانی خبر رساں ادارے فارس کی جانب سے جاری ایک ویڈیو میں صفوی نے کہا کہ جنگ خلیج فارس اور آبنائے ہرمز سے بحیرہ احمر تک پہنچ چکی ہے اور مزید جنگ کی صورت میں محاذ بحر ہند اور اس سے بھی آگے تک پھیل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی مسلح افواج نے امریکہ یا اسرائیل کی جانب سے ممکنہ نئے حملے کی صورت میں بدترین حالات سے نمٹنے کے لیے مختلف منصوبے تیار کر رکھے ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی برقرار ہے اور خطے میں بحری راستوں کی صورت حال بھی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ یمن میں حوثی جنگجوؤں کی بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں میں پیش قدمی اور باب المندب آبنائے کے گرد کشیدگی نے بھی خطے کے اہم بحری راستوں پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ ایران کی جانب سے بحر ہند کا براہ راست ذکر پہلی مرتبہ اس سطح پر سامنے آیا ہے، جس سے خطے کی بحری سلامتی اور توانائی کی ترسیل کے حوالے سے نئی تشویش پیدا ہوئی ہے۔

نوٹ: مزید خبریں اندرونی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

نیو یارک میں وزیر اعظم شہباز شریف کا اقوام متحدہ سے خطاب

پاکستان کا دہشت گردی ریکارڈ بھی زیرِ بحث

اُسامہ بن لادن سے 26/11 تک، عسکریت پسند تنظیموں سے تعلقات پر اسلام آباد سے جواب طلب

• شیخ فضل حسن

نیویارک: پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی 1 8 ویں جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ اسلام آباد کے مطابق ان کے خطاب میں عالمی اور علاقائی سلامتی، دہشت گردی کے خلاف جنگ، سفارت کاری، فلسطین، کشمیر، موسمیاتی تبدیلی اور عالمی اقتصادی چیلنجز جیسے موضوعات شامل ہوں گے۔ لیکن بھارت کے نقطہ نظر سے اس خطاب کے ساتھ ایک بنیادی سوال بھی جڑا ہوا ہے: دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے دعووں کو اس کے عملی ریکارڈ سے کیسے پرکھا جائے؟ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ پاکستان خود دہشت گردی کا شدید شکار رہا ہے، لیکن اسی کے ساتھ اس کی سرزمین سے وابستہ بعض عسکریت پسند تنظیموں کا ریکارڈ بھارت اور عالمی برادری کے لیے طویل عرصے سے تشویش کا باعث رہا ہے۔

نیو یارک سے پہلے ممبئی کو نہ بھولیں

26 نومبر 2008 کی رات ممبئی پر ہونے والے دہشت گردانہ حملوں میں 166 افراد ہلاک ہوئے۔ حملہ آوروں نے ممبئی کے مختلف مقامات کو نشانہ بنایا اور شہر کو کئی دن تک دہشت کے سائے میں رکھا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی پابندیوں کی فہرست میں لشکرِ طیبہ کو پاکستان میں قائم دہشت گرد تنظیم قرار دیا گیا ہے اور اس تنظیم کو نومبر 2008 کے ممبئی حملوں سے جوڑا گیا ہے۔ بھارت کے لیے 26/11 محض تاریخ کا ایک واقعہ نہیں۔ یہ ایک ایسا زخم ہے جس کے ذمہ داروں اور سہولت کاروں کے خلاف مکمل قانونی کارروائی کا مطالبہ آج بھی جاری ہے۔

تازہ صورتحال یہ ہے کہ ممبئی کی خصوصی عدالت میں 26/11 کے چھ مفرور ملزمان کے خلاف کارروائی آگے بڑھانے کی کوشش جاری ہے۔ ان میں لشکرِ طیبہ سے وابستہ حافظ سعید اور ذکی الرحمٰن لکھوی بھی شامل ہیں۔ ممبئی پولیس نے ان کے خلاف عدالتی اعلانات کی تعمیل کے لیے مزید وقت مانگا ہے جبکہ وزارتِ داخلہ کے ذریعے انٹرپول کی مدد سے کارروائی کا عمل بھی زیرِ بحث ہے۔ یعنی حملے کو 18 برس گزرنے کے باوجود ممبئی کی عدالت میں پاکستان میں موجود بتائے جانے والے بعض مطلوب ملزمان کے خلاف کارروائی ابھی بھی ایک قانونی عمل کے مرحلے میں ہے۔

اسامہ بن لادن: ایبٹ آباد کا سوال

بھارتی نقطۂ نظر سے پاکستان کے دہشت گردی سے متعلق ریکارڈ کا جائزہ صرف 26/11 تک محدود نہیں رہتا۔ مئی 2011 میں امریکی افواج نے پاکستان کے ایبٹ آباد میں القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن کو ہلاک کیا۔ دنیا کے مطلوب ترین دہشت گرد کا پاکستان میں کئی برس تک موجود رہنا اس وقت ایک بڑے بین الاقوامی سوال میں تبدیل ہو گیا تھا۔ آج بھی یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ ایک ایسا شخص جسے امریکہ اور اس کے اتحادی برسوں سے تلاش کر رہے تھے، وہ پاکستان کے ایک اہم فوجی شہر کے قریب ایک کمپاؤنڈ میں اتنے عرصے تک کیسے موجود رہا؟ یہ سوال کسی ایک موجودہ پاکستانی وزیر اعظم کی ذاتی ذمہ داری کا تعین نہیں کرتا۔ لیکن یہ پاکستان کے ریاستی اور ادارہ جاتی نظام سے متعلق ایک تاریخی سوال ضرور ہے۔

پاکستان خود بھی دہشت گردی کا شکار

اس بحث کا دوسرا رخ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

پاکستان کے عام شہری، فوجی اور سیکورٹی اہلکار بھی دہشت گردی کی بھاری قیمت ادا کر چکے ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان اور دیگر عسکریت پسند تنظیموں کے حملوں نے پاکستان کی داخلی سلامتی کو شدید متاثر کیا ہے۔ حالیہ دنوں میں خیبر پختونخوا میں ایک مسجد پر بم حملے کی اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے مذمت کی اور پاکستان کے عوام و حکومت کے ساتھ دہشت گردی اور انتہا پسندی سے نمٹنے میں یکجہتی کا اظہار کیا۔

لہٰذا پاکستانی عوام کو دہشت گردی یا عسکریت پسندی کے لیے اجتماعی طور پر ذمہ دار ٹھہرانا نہ درست ہے اور نہ ہی زمینی حقیقت کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ اصل سوال پاکستانی عوام نہیں، بلکہ ریاستی پالیسی اور عسکری نیٹ ورکس کے بارے میں ہے۔

امریکہ دہشت گرد ہے، اُس نے ہمارے رہنما کو شہید کیا: ڈاکٹر پزشکیان

اقوام متحدہ جنرل اسمبلی میں ایرانی صدر نے عالمی برادری کو دکھایا آئینہ، 'ایٹم بم اسرائیل کے پاس ہے، لیکن معائنہ کار ایران میں ہیں'

نیویارک، (ایجنسیاں): ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ کل امریکی صدر نے کہا کہ ایران دہشت گرد ہے، حالانکہ ہم خود دہشت گردی کا شکار ہیں۔ میں ایسے ایران سے آیا ہوں جہاں ہمارے رہنما کو کسی قانونی جواز اور دلیل کے بغیر شہید کر دیا گیا، میں ایسے ایران سے آیا ہوں جہاں ایک اسکول پر بمباری کی گئی۔ میناب کے بچوں کو دیکھیے، ان بچوں کو جو بمباری میں مارے گئے۔ اسرائیل اور امریکہ نے اپنے ہتھیاروں کے ذریعے ہمارے بچوں کو شہید کیا، حالانکہ ہمارے ان بچوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ صدر پزشکیان نے لامرد شہر پر حملے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ لامرد ایران کا ایک چھوٹا شہر ہے۔ ہمارے بچے ایک اسپورٹس ہال میں کھیلوں میں مصروف تھے۔ امریکہ نے اس کھیل گاہ پر کلسٹر بموں سے بمباری کی، جو پھٹ کر ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے سائنسدانوں، عوام، خواتین اور بچوں کو شہید کیا۔ دہشت گرد اور دہشت گردی کی تربیت دینے والے ہمیں دہشت گرد قرار دیتے ہیں، حالانکہ ہم نے صرف اپنا دفاع کیا ہے؛ ہم دہشت گرد نہیں ہیں۔

ایرانی صدر نے 'دشمن' کے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور اسرائیل نے جدید ترین ہتھیاروں اور ساز وسامان کے ساتھ ہمارے ملک پر حملہ کیا، لیکن ہماری قوم نے پوری قوت کے ساتھ اپنے ملک کا دفاع کیا۔ انہوں نے ہم پر حملہ کیا، مگر ہم نے ان کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ ہم نے ان کے حملوں کا جواب دیا، لیکن ہم نے عوام کو نشانہ نہیں بنایا۔ ڈاکٹر پزشکیان نے مزید کہا کہ ہمارے اسکولوں، اسپتالوں، سائنسی مراکز، پلوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا، جو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ دوسروں کے وہم و گمان پر جوا کھیلنے کے بجائے اپنی عقل و دانش کو بروئے کار لایا جائے۔ ایران نے کبھی جنگ شروع نہیں کی اور ہمیشہ مذاکرات کی میز پر اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ جنگ ہم پر مسلط کی گئی، لیکن ہم نے ثابت کر دیا کہ اپنے دفاع کیلئے ہم جنگ سے نہیں ڈرتے اور امن کیلئے مذاکرات سے بھی نہیں بھاگتے۔ ہم اپنے عزیز ایران کے دفاع کیلئے آخری دم تک کھڑے ہیں۔ ایرانی صدر نے اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں عالمی برادری کے دوہرے معیار پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اعتماد صرف باتوں سے قائم نہیں ہوتا، بلکہ اس کیلئے دوہرے معیار سے اجتناب ضروری ہے۔ اس خطے میں ایٹم بم اور دیگر وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار اسرائیل کے پاس ہیں لیکن معائنوں کا مطالبہ ایران سے کیا جاتا ہے۔ اسرائیل نے غزہ میں 70 ہزار افراد کو قتل

جنرل اسمبلی میں خطاب کے دوران ایران کے صدر نے رہبر شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی تصویر بھی بلند کی۔

کیا، لیکن ایران کو مذاکرات کی میز پر بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ اسرائیل کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں، وہ این پی ٹی کا رکن نہیں ہے اور اس نے اپنی پوری تاریخ میں کسی معائنہ کار کو مقبوضہ علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی، لیکن اسے اربوں ڈالر کے مفت ہتھیار ملتے ہیں اور اسے یہ استثنا حاصل ہے کہ وہ جس راجدھانی پر چاہے بمباری کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ ایٹم بم اسرائیل کے پاس ہے، لیکن معائنہ کار ایران میں ہیں۔ اسرائیل قتل کرتا ہے، جبکہ ایران پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ پابندیاں غریبوں اور بے گناہ عوام کو نشانہ بناتی ہیں اور انہیں اپنے مذموم مقاصد کا شکار بناتی ہیں۔ ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے کہا کہ ایرانی عوام گزشتہ 7 ماہ سے شب و روز سڑکوں پر موجود ہیں، عوام ہی ایران کی طاقت ہیں اور حکومت عوام کی طاقت پر استقامت جاری رکھے ہوئے ہے۔ ایرانی صدر کا کہنا تھا کہ ایران کی فوجی طاقت صرف اپنے دفاع کیلئے ہے۔ ایران سفارت کاری پر یقین رکھتا ہے، تاہم فوجی دباؤ کے تحت کبھی سرِ تسلیم خم نہیں کرے گا۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ خطے میں جاری کشیدگی کے خاتمے اور پائیدار امن کیلئے سفارت کاری اور بین الاقوامی قوانین کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران نے گزشتہ 200 سالوں سے کسی ملک پر حملہ نہیں کیا ہے لیکن ہم پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے، ہم طاقتور ہونا چاہتے ہیں تاکہ اپنا دفاع کریں۔ ڈاکٹر پزشکیان نے کہا کہ ہم نے دفاعی نظام بنایا ہے تاکہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ایرانی شہروں پر حملے کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔ ہم اپنا دفاع کرنے کیلئے کسی سے اجازت نہیں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں قبول نہیں کہ آبنائے ہرمز سے سب فائدہ لیں اور ایران محروم رہ جائے۔ ڈاکٹر پزشکیان نے کہا کہ اگر ہم انصاف کے خواہاں ہیں تو دوست اور حریف، دونوں کو ایک ہی معیار پر پرکھا جانا چاہیے اور انسانی حقوق کو جغرافیائی وسیاسی مسابقت کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ ایران کسی خصوصی رعایت کا مطالبہ نہیں کرتا، بلکہ مساوی حقوق چاہتا ہے اور ان کے ساتھ اپنی ذمہ داری بھی قبول کرتا ہے۔ ایرانی صدر نے کہا کہ ایران نے اپنی طویل تاریخ میں ایک حقیقت واضح طور پر سیکھی ہے کہ طاقت کے بغیر دنیا خطرناک ہے، لیکن ایسی دنیا جو صرف طاقت کی زبان سمجھتی ہو، اس میں پائیدار امن وسلامتی قائم نہیں ہو سکتی۔ اگر قوموں کے درمیان اعتماد ختم ہو جائے تو دنیا کی طاقتور ترین فوجیں بھی پائیدار سلامتی پیدا نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر بین الاقوامی قوانین صرف اسی وقت نافذ کیے جائیں جب وہ طاقتور ممالک کے مفادات سے ہم آہنگ ہوں تو مزید ممالک اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اپنی سلامتی کے لیے انہیں صرف اپنی طاقت پر انحصار کرنا ہوگا، اور یہ ہم سب کیلئے ایک زیادہ خطرناک دنیا کی ابتدا ہوگی۔ ڈاکٹر پزشکیان نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں اکیسویں صدی کو دوبارہ طاقت اور زور کے ذریعہ حکمرانی کے دور میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہمیں ایسی دنیا نہیں بنانی چاہیے جہاں فوجی طاقت، قانونی جواز کی جگہ لے لے؛ پابندیاں، سفارتکاری کی جگہ لے لیں؛ قتل و غارت، سیاست کی جگہ لے لے اور جنگ، مذاکرات کی جگہ لے لے۔ صدر نے کہا کہ ایران اپنی طاقت برقرار رکھے گا۔ ہم دنیا کو کسی نئی جنگ کی طرف نہیں بلکہ امن اور انصاف کی طرف دعوت دیتے ہیں؛ کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی طاقت پر اعتماد اور اس حقیقت کے ادراک کے ساتھ کہ اس خطے میں کوئی بھی ملک تنہا اپنی سلامتی یقینی نہیں بنا سکتا۔ یا تو ہم مل کر سلامتی قائم کریں گے یا پھر مل کر عدمِ تحفظ کا سامنا کریں گے۔ ایران کے صدر نے خطاب کے اختتام پر کہا کہ ہم ایسے مستقبل کی تعمیر کے خواہاں ہیں جس میں سلامتی، انصاف اور انسانی وقار تمام اقوام کیلئے ناقابل سلب اور مشترکہ حقوق ہوں؛ ایسا مستقبل جس میں کسی قوم کو حاشیے پر نہ دھکیلا جائے، طاقت کے شور میں کسی کی آواز دب نہ جائے۔

> ایران نے کبھی جنگ شروع نہیں کی اور ہمیشہ مذاکرات کی میز پر اپنی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ جنگ ہم پر مسلط کی گئی، لیکن ہم نے ثابت کر دیا کہ اپنے دفاع کے لیے ہم جنگ سے نہیں ڈرتے اور امن کے لیے مذاکرات سے بھی نہیں بھاگتے۔ ہم اپنے عزیز ایران کے دفاع کے لیے آخری دم تک کھڑے ہیں۔ ہم اپنا دفاع کرنے کیلئے کسی سے اجازت نہیں لیں گے۔ ایران سفارت کاری پر یقین رکھتا ہے، تاہم فوجی دباؤ کے تحت کبھی سرِ تسلیم خم نہیں کرے گا۔

ٹرمپ کو بڑا عدالتی جھٹکا، 3 میڈیا اداروں کی وائٹ ہاؤس تک رسائی بحال

تینوں میڈیا اداروں پر عائد پابندی ممکنہ طور پر امریکی آئین سے متصادم ہے: جج

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایک امریکی وفاقی جج نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے 3 بڑے میڈیا اداروں سی این این، ایم ایس این بی سی اور پولیٹیکو کے صحافیوں کی وائٹ ہاؤس تک رسائی پر عائد پابندی ختم کر دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق امریکی وفاقی جج نے حکم دیا کہ سی این این، ایم ایس این بی سی اور پولیٹیکو کے صحافیوں کو وائٹ ہاؤس تک رسائی دوبارہ فراہم کی جائے۔ جج نے کہا کہ ان تینوں میڈیا اداروں پر عائد پابندی ممکنہ طور پر امریکی آئین سے متصادم ہے۔ یہ فیصلہ ٹرمپ اور میڈیا کے درمیان جاری اہم تنازعات میں سے ایک میں ان کے لیے ایک بڑا عدالتی دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج ٹم کیلی نے یہ حکم ان تینوں خبر رساں اداروں کی جانب سے دائر کیے گئے مقدمے کی سماعت کے دوران جاری کیا۔ ان اداروں نے 18 ستمبر کو ٹرمپ کی جانب سے اعلان کردہ پابندی کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تھا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے اس سے قبل سوشل میڈیا پر کہا تھا کہ ان تینوں میڈیا اداروں کو مستقل طور پر من گھڑت اور جھوٹی خبریں تحریر یا نشر کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ امریکی محکمہ انصاف کے وکلا نے بھی قومی سلامتی کے تحفظات کا حوالہ دیتے ہوئے اس پابندی کا دفاع کرنے کی کوشش کی تھی۔ میڈیا اداروں اور ٹرمپ کے درمیان کشیدگی گزشتہ ہفتے اس وقت شروع ہوئی جب ٹرمپ نے سی این این، ایم ایس این بی سی اور پولیٹیکو کے صحافیوں کو وائٹ ہاؤس کے احاطے میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ان تینوں میڈیا اداروں نے پیر کے روز اعلان کیا تھا کہ وہ اپنی رسائی کا حق دوبارہ حاصل کرنے کیلئے قانونی کارروائی کریں گے۔ امریکی حکومت کی جانب سے سی این این کی وائٹ ہاؤس تک رسائی پر پابندی عائد کیے جانے کے بعد بڑے ٹی وی نیٹ ورکس فوکس نیوز، سی بی ایس، اے بی سی اور این بی سی نے بھی اتفاق کیا تھا کہ وہ امریکی صدر سے متعلق تقریبات کی مشترکہ کوریج روک دیں گے۔

یورپ میں اسلام مخالف رجحانات میں اضافے پر اسلامی تعاون تنظیم کا انتباہ

مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور انتہائی دائیں بازو کی جماعتوں کی جانب سے اسلامی علامات کے سیاسی استعمال کا مقابلہ کرنے پر زور

نیویارک، (ایجنسیاں) اسلامی تعاون تنظیم نے یورپی یونین میں اسلام مخالف رجحانات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور انتہائی دائیں بازو کی جماعتوں کی جانب سے اسلامی علامات کے سیاسی استعمال کا مقابلہ کرنے پر زور دیا ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم کے وزارتی رابطہ گروپ نے یورپی یونین میں اسلام مخالف رجحانات میں اضافے پر خبردار کرتے ہوئے یورپ میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔

اسلامی تعاون تنظیم کے یورپ میں مسلمانوں سے متعلق وزارتی رابطہ گروپ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں اجلاس کے موقع پر ایک اجلاس منعقد کیا۔ اسلامی تعاون تنظیم کے سکریٹری جنرل اسماعیل ولد شیخ احمد نے نفرت انگیز بیانیے اور اسلامی مقدس مقامات پر حملوں میں اضافے پر خبردار کیا۔ انہوں نے انتہائی دائیں بازو کی جماعتوں کی جانب سے مسلمانوں اور ان کی مذہبی علامات کو اپنی اشتعال انگیز انتخابی مہمات میں سیاسی مفادات کے لیے استعمال کرنے پر تنقید کی۔ اسلامی تعاون تنظیم نے ایک بار پھر یورپی شراکت داروں، یورپی یونین، یورپ میں سلامتی و تعاون کی تنظیم اور اسلام مخالف رجحانات سے نمٹنے کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کے ساتھ بات چیت اور تعاون کے عزم کا اعادہ کیا اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ پر زور دیا۔ تنظیم نے یورپی معاشروں کی ترقی میں مسلمانوں کے کردار اور شرکت کو بھی سراہا۔ رابطہ گروپ کے ارکان نے یورپ میں مسلمانوں کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے، ان کی مذہبی و ثقافتی شناخت کے تحفظ اور یورپی معاشروں میں فعال شہریوں کے طور پر مسلمانوں کے مقام کو مضبوط بنانے کے طریقوں کا بھی جائزہ لیا۔

امریکہ پہنچ گئے چینی صدر، ٹرمپ کا طیارے کے قریب جا کر ’غیر معمولی استقبال‘

درجہ حرارت 63 ڈگری فارن ہائٹ (17 سینٹی گریڈ) میں بھی صدر ٹرمپ دستانے اور اوورکوٹ پہن کر پہنچے ایئر پورٹ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): چین کے صدر شی جن پنگ واشنگٹن پہنچ گئے ہیں جہاں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے خود طیارے کے قریب جا کر ان کا استقبال کیا، جسے غیر معمولی سمجھا جا رہا ہے کیونکہ ایسا شاذ ہی دیکھا گیا ہے۔اس سے قبل دونوں ممالک کے حکام نے تجارتی معاہدے کی مدت کو بھی جنوری تک بڑھانے پر اتفاق کیا تھا۔ خبر رساں ادارے اے پی کے مطابق امریکی وزیر خزانہ سکاٹ بیسنٹ نے فاکس نیوز کو انٹرویو میں چین کے ساتھ تجارتی معاہدے میں توسیع کا اعلان کیا تھا۔اس معاہدے کے تحت دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر عائد ٹیکس کم کرنے اور نئی تجارتی پابندیاں نہ لگانے پر اتفاق کیا ہے۔ اسکاٹ بیسنٹ کا کہنا تھا کہ ’میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑا معاہدہ ہو سکتا ہے یا نہیں، یہ بھی نہیں معلوم کہ ہم موجودہ معاہدے کو جاری رکھیں گے یا نہیں۔‘ان کے مطابق تجارتی جنگ بندی میں توسیع سے دونوں رہنماؤں کو نومبر میں چین اور دسمبر میں فلوریڈا میں ہونے والی ملاقاتوں کے دوران اہم معاملات پر بات چیت کے لیے مزید وقت مل جائے گا۔صدر ٹرمپ کی جانب سے بدھ کو شی جن پنگ کے خود ایئر پورٹ پر جا کر استقبال سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی صدر چین کے رہنما کو کتنی اہمیت دے رہے ہیں، شی جن پنگ ایک دہائی سے زائد عرصے کے بعد پہلی بار سرکاری دورے پر امریکی راجدھانی پہنچے ہیں۔ شی جن پنگ کے طیارے کے دروازے کے سامنے سیڑھیوں کے ساتھ 100 فٹ لمبا سرخ قالین بچھایا گیا تھا جس کے دونوں جب 21 رکنی گارڈ آف آنر کے لیے اہلکار بھی موجود تھے۔صدر ٹرمپ اور خاتون اول میلانیا ٹرمپ طیارے کے قریب کھڑے تھے اور شی جن پنگ اور ان کی اہلیہ پینگ لی یوان سے ہاتھ ملائے۔ استقبالیہ تقریب میں تینوں فوجی سروسز کے دستوں نے شرکت کی، بی ون طیاروں کی پروازیں بھی ہوئیں جبکہ اس موقع پر دونوں ممالک کے پرچم بھی لگائے گئے تھے اور قومی ترانے بھی پیش کیے گئے۔صدر ٹرمپ اور ان کی اہلیہ نے شی جن پنگ اور ان کی اہلیہ سے بات چیت کی، تاہم اس میں کیا بات ہوئی وہ سنائی نہیں دی۔ اس وقت موسم نسبتاً گرم تھا اور درجہ حرارت 63 ڈگری فارن ہائٹ (17 سینٹی گریڈ) تھا مگر صدر ٹرمپ دستانے اور اوورکوٹ پہنے ہوئے دکھائی دیے، جن پنگ سے ہاتھ ملاتے ہوئے انہوں نے ایک دستانہ اتار دیا تھا۔ایک موقع پر انہوں نے ہنستے ہوئے چینی صدر کی پیٹھ تھپتھپائی اور کچھ کہا بھی، تاہم کیا کہا اس بارے معلوم نہیں ہو سکا۔ بدھ کی شام کو وائٹ ہاؤس واپس پہنچنے کے بعد صدر ٹرمپ نے صحافیوں سے بات چیت میں کہا کہ ’وہ شاندار لوگ ہیں اور میرے خیال میں استقبال کے لیے ہماری جانب سے اپنائے گئے طریقہ کار کی قدر کرتے ہیں۔‘ امریکہ پہنچنے کے بعد چینی صدر شی جن پنگ کی جانب سے جاری کیے گئے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ چین اور امریکہ کو حریف نہیں بلکہ شراکت دار ہونا چاہیے۔

ایتھوپیا میں نئی جنگ کا خطرہ، باغیوں نے 3 ایئر پورٹس پر قبضہ کر لیا

سیکیورٹی صورتحال کے باعث ایتھوپین ایئر لائنز نے میکیلے، شائر اور اکسوم کے لیے اپنی پروازیں روک دیں

ایتھوپیا کے شمالی علاقے تگرائے میں کشیدگی ایک بار پھر مسلح تصادم میں تبدیل ہو گئی ہے، جہاں تگرائے پیپلز لبریشن فرنٹ سے وابستہ فورسز نے متعدد اہم علاقوں میں کارروائیاں کی ہیں اور میکیلے، شائر اور اکسوم کے ایئر پورٹس پر قبضہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔صورتحال کے باعث ایتھوپین ایئر لائنز نے ان تینوں شہروں کے لیے پروازیں معطل کر دی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق تگرائے کی فورسز اور وفاقی حکومت کی فوج کے درمیان پڑوسی علاقے عفار کے شہر ابالا اور اریتی میں بھی جھڑپیں ہوئیں۔ ایک غیر ملکی سیکیورٹی ذریعے نے ابالا پر تگرائے فورسز کے کنٹرول کی تصدیق کی، تاہم بعض دیگر علاقوں پر قبضے اور سرکاری فوج کی پسپائی سے متعلق دعوؤں کی آزادانہ تصدیق نہیں ہو سکی۔تگرائے کی علاقائی حکومت کا کہنا ہے کہ اس کی کارروائی وفاقی فورسز کی جانب سے طیاروں، ڈرونز اور توپ خانے سے مبینہ شدید بمباری کے جواب میں کی گئی۔ اس تازہ کشیدگی کا ایک اہم اثر فضائی رابطوں پر پڑا ہے۔ ایتھوپین ایئر لائنز نے سیکیورٹی صورت حال کے باعث میکیلے، شائر اور اکسوم کے لیے پنی پروازیں روک دی ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق میکیلے کے ایئر پورٹ پر وفاقی پولیس کی محدود نفری تعینات تھی، جس کے بارے میں بعد کی صورت حال واضح نہیں ہو سکی۔تگرائے میں موجودہ کشیدگی ایسے وقت میں بڑھی ہے جب باغی فورسز نے حال ہی میں ایتھوپیا کے مختلف علاقوں میں سرگرم متعدد مسلح گروہوں کے ساتھ ایک نیا اتحاد قائم کیا ہے۔

اس اتحاد میں امہارا کے فانو گروپ سمیت دیگر مسلح تنظیمیں بھی شامل ہیں، جن میں سے بعض ماضی میں ایک دوسرے کے مخالف رہے ہیں۔ اتحاد کا اعلان وفاقی حکومت کے خلاف مشترکہ کارروائی کے مقصد سے کیا گیا ہے۔تگرائے اور ایتھوپیا کی وفاقی حکومت کے درمیان 2020 سے 2022 تک ہونے والی جنگ میں بڑے پیمانے پر جانی نقصان ہوا تھا۔

2022 کے پریٹوریا امن معاہدے کے بعد لڑائی رکی، تاہم دونوں جانب اختلافات مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے اور حالیہ مہینوں میں جھڑپوں اور ڈرون حملوں کے واقعات دوبارہ سامنے آئے ہیں۔ موجودہ صورتحال نے ایک بار پھر خطے میں بڑے پیمانے پر جنگ کے خدشات بڑھا دیے ہیں۔

سلامتی کونسل کے 5 مستقل ارکان کی ویٹو پاور ختم کی جائے: سانچیز

تمام خطوں کی منصفانہ نمائندگی کو یقینی بنانے اور کونسل میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ

نیویارک، (ایجنسی): اسپین کے وزیر اعظم پیدرو سانچیز نے سلامتی کونسل میں تمام خطوں کی منصفانہ نمائندگی کو یقینی بنانے اور پانچ مستقل ارکان کے پاس موجود مستقل ویٹو پاور کو ختم کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بنیادی اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں سانچیز نے کہا ہے کہ بین الاقوامی انتظامی ساخت کو ایسی شکل میں ڈھالنا ضروری ہے کہ جس کیساتھ وہ موجودہ حقائق کی عکاسی کر سکے۔ ہمیں سلامتی کونسل میں اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کے تمام خطوں کو منصفانہ نمائندگی حاصل ہو اور ہم مستقل اراکین کے ویٹو پاور کو ختم کر سکیں۔ سانچیز نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں کے تحت کوئی بھی ملک چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اپنے مقدمے میں جج نہیں ہونا چاہیے۔انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ امن، پائیداری اور مواقع کی مساوات جیسے بنیادی عناصر کو، دنیا کو ’تاریک ماضی‘ کی طرف گھسیٹنے کے خواہش مند سیاسی کرداروں کے منظم حملوں کا سامنا ہے۔ اسپین کے خارجہ پالیسی اقدامات کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے سانچیز نے روس کے خلاف پابندیوں اور میڈرڈ کی طرف سے اسرائیلی حکومت پر لگائی گئی ہتھیاروں کی پابندی کا ذکر کیا اور اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ میں کسی شک و شبہ کے بغیر اس نسل کشی کی مذمت کرتا ہوں جو نیتن یاہو اب بھی غزہ میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ سانچیز نے اس صورتحال کو کثیر الجہتی اداروں کو کمزور کرنے کے زیر مقصد اور منصوبہ بند اور منظم تباہی کا اقدام قرار دیا اور اسکی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ وہ ان اصولوں کو توڑنے سے شروع کرتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ کوئی ان کا احتساب کرنے کی جرات نہیں کرے گا۔ وہ اس طرح کی کثیر جہتی تنظیموں میں اپنا حصہ کم کر رہے ہیں۔ وہ ان تنظیموں کی نقل و حرکت میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور پھر انہیں ناکارہ اور بیکار ڈھانچے کے طور پر ایک طرف دھکیل دیتے ہیں۔ ہسپانوی وزیر اعظم نے رکن ممالک سے ان چیلنجوں کے باوجود اقوام متحدہ پر اعتماد بحال کرنے پر بھی زور دیا۔

امریکہ کے دوبارہ حملے کی صورت میں بحر ہند تک پھیل سکتی ہے جنگ

ایران کی وارننگ، ہماری مسلح افواج بدترین حالات سمیت تمام ممکنہ صورت حال کے لیے ہر وقت تیار ہیں

تہران، (یو این آئی) ایران نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ یا اسرائیل کی جانب سے کسی بھی نئے حملے کی صورت میں جاری مشرق وسطیٰ کی جنگ بحر ہند تک پھیل سکتی ہے، جبکہ خلیج فارس اور بحیرہ احمر میں کشیدگی بدستور برقرار ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے سینئر فوجی مشیر میجر جنرل یحییٰ رحیم صفوی نے کہا ہے کہ ایرانی افواج نے مختلف ممکنہ حالات کے لیے تیاری کر رکھی ہے، جن میں ملک کی تنصیبات یا قومی مفادات پر مزید حملوں کا امکان بھی شامل ہے۔ ایران کی خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق صفوی نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ (امریکی صدر ٹرمپ اور (اسرائیلی وزیر اعظم) نیتن یاہو کے ذہنوں میں کیا چل رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایرانی مسلح افواج بدترین حالات سمیت تمام ممکنہ صورت حال کے لیے ہر وقت تیار ہیں اور خبردار کیا کہ مزید کشیدگی سے جنگ کا جغرافیائی دائرہ نمایاں طور پر وسیع ہو سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب جبکہ جنگ خلیج اور آبنائے ہرمز سے بحیرہ احمر تک پھیل چکی ہے، یہ ممکن ہے کہ امریکہ کے ساتھ ممکنہ جنگ کے اگلے مرحلے میں یہ محاذ مزید وسیع ہو کر بحر ہند یا کسی اور علاقے تک پہنچ جائے۔ صفوی کا یہ انتباہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب تنازع پہلے ہی خلیج کے فوری جنگی محاذ سے آگے بڑھ چکا ہے اور بحیرہ احمر اور تزویراتی آبنائے باب المندب کے اطراف کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ باب المندب ایک اہم بحری راستہ ہے جو بحیرہ احمر کو خلیج عدن اور وسیع تر بحر ہند سے ملاتا ہے۔ یمن کے حوثی، جو سعودی عرب کی حمایت یافتہ حکومتی فورسز کے خلاف لڑ رہے ہیں، نے حالیہ دنوں میں یمن کے بحیرہ احمر کے ساحلی علاقوں کے بعض حصوں پر اپنا کنٹرول مزید مضبوط کیا ہے، جس سے اس تزویراتی آبی گزرگاہ کے اطراف دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران نے فروری کے آخر میں امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کے بعد، جن سے مشرق وسطیٰ کی جنگ کے تازہ مرحلے کا آغاز ہوا، اپنی جنوبی ساحلی حدود کے قریب آبنائے ہرمز سے بحری آمد و رفت بھی محدود کر دی ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین توانائی کی گزرگاہوں میں سے ایک ہے، جہاں سے عالمی تیل اور گیس کی بڑی مقدار گزرتی ہے۔ آبنائے میں کسی بھی طویل رکاوٹ سے بین الاقوامی توانائی کی منڈیوں اور بحری تجارت پر اثر پڑنے کا خدشہ ہے۔

اقوام متحدہ میں بنیامن نتن یاہو کی تقریر کے آغاز پر عالمی وفود کا اجتماعی بائیکاٹ

اقوام متحدہ: جمعرات کی شام نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکیاسیویں اجلاس کے دوران قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو کے خطاب کے آغاز کے ساتھ ہی کئی ممالک کے وفود جنرل اسمبلی ہال سے باہر چلے گئے۔ وہاں کے اندر سے نشر کیے جانے والے مناظر میں بنیامین نتن یاہو کی تقریر شروع ہوتے ہی وفود کے ارکان کی بڑی تعداد کو اپنی نشستیں چھوڑ کر جاتے ہوئے دکھایا گیا، جو کہ گزشتہ سال بھی جنرل اسمبلی سے ان کے خطاب کے دوران دہرایا جانے والا ایک منظر تھا۔ جبکہ دیگر مناظر سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ کچھ دوسرے وفود اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے، جب کہ ہال میں موجود بعض افراد کی طرف سے بنیامین نتن یاہو کی تقریر پر نعرے بازی اور ہوٹنگ کی گئی۔

انتہائی ڈھٹائی کا مظاہر کرتے ہوئے بنیامین نتن یاہو نے بائیکاٹ کرنے والے مندوبین کو ”اخلاقی بزدل“ قرار دیا، ہال میں باقی رہنے والوں سے مطالبہ کیا کہ اگر وہ بائیکاٹ کرنے والوں جیسا جذبہ رکھتے ہیں تو وہ بھی باہر چلے جائیں۔

فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کی مہم کے ذمہ دار بنیامین نتن یاہو نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے تا کہ وہ اپنا خطاب پیش کریں، جس میں انہوں نے خاص طور پر غزہ کی جنگ، ایران اور فلسطینی فائل پر بات کی۔ واضح رہے کہ بنیامین نتن یاہو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایسے وقت میں تقریر کر رہے ہیں جب انٹرنیشنل کریمنل کورٹ نے غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی ذمہ داری پر ان کے اور ان کے وزیر جنگ یوآف غالانت کے گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مسجد اقصیٰ کے خطیب کا فلسطینی عوام سے قبلہ اول کی طرف رخت سفر باندھنے، آباد کاروں کا مقابلہ کرنے کی اپیل

مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ عکرمہ صبری نے مقبوضہ بیت المقدس کے باسیوں اور فلسطینی عوام کو بابرکت مسجد اقصیٰ کا رخ کرنے اور اس کے اندر یہودی آباد کاروں کے دھاوا بولنے اور ان کے مذموم منصوبوں کا مقابلہ کرنے کی پرزور دعوت دی ہے۔ شیخ عکرمہ صبری نے کہا کہ مسجد اقصیٰ کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے اس پر عرب اور اسلامی دنیا کی مجرمانہ خاموشی اور غفلت پائی جاتی ہے، ایسے عالم میں جب یہودی آباد کاروں کے دھاوے جاری ہیں اور اس مقدس مسجد کے خلاف ان کی سفاکیت میں مسلسل شدت آ رہی ہے۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ میں فلسطینیوں کی بھرپور موجودگی کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے اس میں مستقل مورچہ زن رہنے اور اس کے اندر ایک نئی حقیقت مسلط کرنے کی تمام سازشوں کو ناکام بنانے کی اپیل کی۔

اسی سیاق و سباق میں اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے رہنما ماجد ابو قطیش نے بابرکت مسجد اقصیٰ پر یہودی آباد کاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے خطرناک نتائج سے خبردار کیا ہے، جن میں سے تازہ ترین حملہ آج صبح انتہا پسند یہودا غلیک کی قیادت میں کیا گیا، جو مقدسات کے تقدس اور مسلمانوں کے جذبات پر ایک کھلا حملہ ہے۔ ابو قطیش نے ہمارے عوام کے جم غفیر کو بابرکت مسجد اقصیٰ میں جمع ہونے اور مورچہ زن ہونے کی دعوت دی، تا کہ ان یہودی آباد کاروں کے ناپاک عزائم کا منہ توڑ جواب دیا جا سکے جو اس مسجد کو نشانہ بناتے ہیں اور اس کی اسلامی شناخت کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسجد اقصیٰ میں ڈٹے رہنا اور اس کا دفاع کرنا ہمارا بنیادی حق اور ایک مقدس دینی فریضہ ہے، اور مسجد پر وقتی اور مکانی تسلط مسلط کرنے کی تمام تر سازشیں سرے سے مسترد ہیں جو ہمارے عوام کی آہنی استقامت اور جرات کے سامنے پاش پاش ہو جائیں گی۔

غزہ میں گردے کے مریض جہاں ڈائیلاسز کا سیشن بقا کی جنگ بن چکا

غزہ کے خان یونس شہر میں ناصر میڈیکل کمپلیکس کے ڈائیلاسز روم میں مریض علاج کے کسی عام سیشن کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کرتے، بلکہ وہ ہر بار اپنی زندگی کو بچانے کے لیے ایک نئی جنگ لڑتے ہیں، جو ڈائیلاسز کے لوازمات کی قلت اور ایندھن کے بحران کے درمیان ہے جو علاج کے تسلسل کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور ہسپتال تک پہنچنے کی مشقت کو دوچار کر رہا ہے۔

ڈائیلاسز کے 22 سال.. اور سفر مزید کٹھن ہوتا جا رہا ہے: گردے کے فیل ہونے کی مریضہ خیریہ شقفہ جو سنہ 2004ء سے ڈائیلاسز کروا رہی ہیں، بیٹھ کر علاج کی دو دہائیوں سے زائد عرصے کو یاد کر رہی ہیں جن کے دوران وہ اس بات کی عادی ہو چکی تھیں کہ ڈائیلاسز کے سیشن ان کی زندگی کا ایک مستقل حصہ بن چکے ہیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ جو آج ہو رہا ہے وہ بالکل مختلف ہے؛ یہاں تک کہ ہسپتال تک پہنچنا بھی ایک ایسے جسم کے لیے ایک کٹھن سفر بن گیا ہے جسے بیماری نے نڈھال کر دیا ہے۔

خیریہ واضح کرتی ہیں کہ نقل و حمل کے ذرائع کا بند ہو جانا یا ان کا با آسانی دستیاب نہ ہونا انہیں اور دیگر مریضوں کو ڈائیلاسز کے سیشنز تک پہنچنے کے لیے نقل و حمل کے تین سے زائد ذرائع استعمال کرنے پر مجبور کرتا ہے، جب کہ ماضی میں وہ اس تک زیادہ آسانی سے پہنچ جایا کرتے تھے۔

وہ کہتی ہیں کہ گردے کے فیل ہونے کا شکار مریض نقل و حمل کے تین ذرائع کے درمیان سفر کرنے کی مشقت برداشت نہیں کر سکتا، وہ اس شخص کی استطاعت پر سوال اٹھاتی ہیں جو گردے کے فیل ہونے اور جمع شدہ جسمانی درد میں مبتلا ہو اور ہر اس بار اس سفر کو جھیلنے کی سکت رکھتا ہو جب اسے علاج کی ضرورت ہو۔ خیریہ کی مصیبت ہسپتال کے راستے پر ختم نہیں ہوتی، جب کہ وہ ڈائیلاسز کے کچھ سیشنز کے دورانیے کو تین گھنٹے سے گھٹا کر ڈیڑھ گھنٹہ کرنے کے بارے میں بات کرتی ہیں، جو انہیں یہ محسوس کرواتا ہے کہ وہ علاج جس پر وہ زندہ رہنے کے لیے انحصار کرتی ہیں، خودکمی کے محاصرے میں آ چکا ہے۔

وہ مزید کہتی ہیں کہ ان کی جسمانی اذیتیں ان کے پیروں کے زخمی ہونے کی وجہ سے مزید مشکل ہوتی جا رہی ہیں، اور اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ گردے کے مریضوں کو خصوصی دیکھ بھال اور علاج و نقل و حمل کے لوازمات فراہم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ ڈائیلاسز کے سیشنز کا تسلسل کوئی عیش و آرام کی چیز نہیں ہے جسے ملتوی کیا جا سکے۔

مریض جو کمی کے درمیان علاج کے گھنٹوں کا انتظار کرتے ہیں: خمیس محمد جو گردے کے فیل ہونے کے ایک اور مریض ہیں، ہر سیشن کے ساتھ وہی بے چینی جھیل رہے ہیں۔ ڈائیلاسز کے لیے مختص وقت مطلوبہ شکل میں ناکافی ہو چکا ہے، جب کہ کچھ مریضوں کو اپنے گھروں کو واپس لوٹنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے جب کہ وہ اب بھی اپنی علاج کی ضروریات کو پورا کرنے کے محتاج ہوتے ہیں۔ خمیس کا کہنا ہے کہ مریض انتہائی مشکل حالات میں ہسپتال آتے ہیں، اور ان میں سے کچھ پیدل فاصلے طے کرتے ہیں، جب کہ وہ علاج کے سیشنز کو مناسب طریقے سے مکمل کرنے کے لیے درکار وقت اور ضروری لوازمات کی دستیابی کا انتظار جاری رکھتے ہیں۔

علاج کے اختیارات کو محدود کرنے والی کمی کے سامنے ڈاکٹر دوسری طرف طبی شعبے کے اندر ڈاکٹر مواد اور ادویات کی مسلسل کمی کے درمیان خدمات کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ ناصر میڈیکل کمپلیکس کے امراض گردہ کے ماہر ڈاکٹر رائد مصلح اشارہ کرتے ہیں کہ گردے فیل ہونے کے مریضوں کو باقاعدہ علاج اور مخصوص لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے جن کے بغیر گزارا نہیں کیا جا سکتا، اور اس بات سے خبردار کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض کی کمی ڈاکٹر کو مریض سے نمٹنے میں محدود اختیارات کے سامنے لا کھڑا کرتی ہے۔ مصلح اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ایسی ادویات اور علاج موجود ہیں جن کی گردے کے مریضوں کو ضرورت ہوتی ہے، اور ان کا دستیاب نہ ہونا مناسب وقت پر مناسب علاج کی فراہمی کو روک سکتا ہے، ایسے وقت میں جب صحت کا شعبہ پہلے ہی ادویات اور طبی لوازمات کی وسیع کمی کا شکار ہے۔

بی بیگ.. ایک مادے کی کمی جو ڈائیلاسز کے سیشنز کو خطرے میں ڈال رہی ہے

گردے کے ڈائیلاسز کے لوازمات کا بحران بی بیگ مادے کی شدید قلت کے ساتھ ایک زیادہ خطرناک موڑ اختیار کر رہا ہے، جسے ڈائیلاسز کے نظام کے اندر بنیادی لوازمات میں شمار کیا جاتا ہے، جب کہ ناصر میڈیکل کمپلیکس نے اس بات سے خبردار کیا ہے کہ اس کی مسلسل کمی ڈائیلاسز کی مشینوں کے خراب ہونے اور ان مریضوں سے علاج کے سیشنز کے منقطع ہونے کا خطرہ پیدا کرتی ہے جو باقاعدہ طور پر ان پر انحصار کرتے ہیں۔ حالیہ اعداد و شمار اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ غزہ میں ڈائیلاسز کی خدمات کو اب بھی طبی لوازمات کی کمی کا سامنا ہے، بشمول گردے کی دیکھ بھال سے جڑے مواد کے، جب کہ بڑھتی ہوئی صحت کی ضروریات اور طبی سہولیات پر مسلسل دباؤ موجود ہے۔

بحران کے حجم کو ظاہر کرنے والے اعداد و شمار

گردے کے فیل ہونے کے ان مریضوں کے لیے جنہیں علاج کو محض ملتوی کرنے یا اس سے بے نیاز ہونے کی استطاعت نہیں ہے، علاج کے سیشنز کی مسلسل ضرورت کے سائے میں یہ مصیبتیں بڑے ابعاد اختیار کر لیتی ہیں۔ فلسطینی صحت کے اعداد و شمار نے جنگ کے دوران اس بات کو ظاہر کیا تھا کہ سینکڑوں مریضوں کو ڈائیلاسز کی خدمات تک پہنچنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جب کہ طبی سہولیات اور مخصوص شعبے خدمت سے باہر ہو گئے، جس نے علاج جاری رکھنے کی سکت رکھنے والی چند سہولیات پر دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔ بی بیگ، ایندھن اور ادویات کی کمی کے درمیان غزہ میں گردے کے مریض نہ صرف اپنی بیماری کا اکیلے مقابلہ کر رہے ہیں، بلکہ وہ ہسپتال تک پہنچنے کے ایک کٹھن راستے، ٹرانسپورٹ کے تھکا دینے والے انتظار اور اس مستقل خوف کا بھی سامنا کر رہے ہیں کہ وہ سیشن بند نہ ہو جائے جس پر ان کی بقا کا دار و مدار ہے۔

جب علاج تک پہنچنا خود میں ایک جنگ بن جائے: خیریہ، خمیس اور دیگر سینکڑوں مریضوں کے لیے ڈائیلاسز کا سیشن صرف وہ گھنٹے نہیں ہیں جو وہ مشینوں کے سامنے گزارتے ہیں، یہ ایک ایسا وقت ہے جسے یاد رکھا جانا چاہیے اور جسے چھوڑا نہیں جا سکتا، کیونکہ ہر تاخیر اپنے ساتھ ایک سخت صحت مند قیمت اٹھا سکتی ہے۔

اور غزہ میں جہاں صحت کا شعبہ ادویات، لوازمات اور ایندھن کی مسلسل کمی کا شکار ہے، گردے کے ڈائیلاسز کے سیشن تک پہنچنا درد اور انتظار کا ایک روزمرہ کا سفر بن جاتا ہے، جب کہ مریضوں کا مطالبہ سادہ اور واضح رہتا ہے: کہ ان کے لیے علاج کا سیشن مکمل فراہم کیا جائے، اپنے وقت پر کیا جائے، اور وہ اپنے اہل خانہ کے پاس سلامتی کے ساتھ لوٹیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

الیکشن کمیشن ایک بار پھر تنازع میں

انتخابی فہرستوں (IER) کی گہری نظر ثانی (SIR) پر جاری بحث کے درمیان، میڈیا میں ایک چونکا دینے والی رپورٹ سامنے آئی ہے جس میں الیکشن کمیشن کے فیصلوں کے بارے میں خود الیکشن کمشنروں کے درمیان گہرے اختلاف کا الزام لگایا گیا ہے۔ایک انگریزی روزنامے میں شائع رپورٹ کے مطابق دو الیکشن کمشنروں نے دس مہینوں میں کم از کم چودہ بار چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے فیصلوں سے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔مزید برآں، انہوں نے اس معاملے کی کابینہ سیکرٹری کو بھی آگاہ کردیا ہے۔تاہم الیکشن کمیشن کے حکام نے الیکشن کمیشن حکام کے حوالے سے کہا ہے کہ ایس ای آر سے متعلق کمیشن کے تمام فیصلے مکمل ہم آہنگی اور اتفاق رائے سے کیے گئے ہیں۔میڈیا میں شائع ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے ایس ای آر کے حوالے سے کئی ایسے فیصلوں پر عمل درآمد کیا جو کمیشن کے دیگر دو ارکان سے متفق نہیں تھے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ رپورٹ میں پیش کیے گئے حقائق کی تردید نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کسی الیکشن کمشنر نے تحریر کے وقت تک اس معاملے پر کوئی تبصرہ کیا ہے۔SER کا عمل شروع سے ہی متنازعہ رہا ہے۔انتخابی اصلاحات کے نام پر ووٹرز کے نام انتخابی فہرستوں سے زبردستی نکالے جانے کی شکایات مسلسل سامنے آرہی ہیں۔اس معاملے پر سپریم کورٹ میں سماعت جاری ہے۔چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو اپوزیشن نے خاص طور پر نشانہ بنایا ہے۔ان کا الزام ہے کہ چیف الیکشن کمشنر مرکزی حکومت کے کہنے پر کام کررہے ہیں اور ایس آئی آر کے نام پر ان لوگوں کے ناموں کو حذف کررہے ہیں جنہیں حکمراں جماعت کے ووٹر نہیں سمجھا جاتا۔یہ قابل ذکر ہے کہ ایس آئی آر کے تحت حال ہی میں جاری کیے گئے نوٹسز میں ایک موجودہ الیکشن کمشنر بھی شامل ہے۔مزید برآں سابق نائب وزیراعظم ایل کے سمیت کئی اہم شخصیات کے نام شامل ہیں۔ اڈوانی، موجودہ وزیر خارجہ جے شنکر اور دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا بھی شامل ہیں۔سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ ایس آئی آر کے تحت لوگوں کو تقریباً میکانکی انداز میں نوٹس بھیجے جارہے ہیں۔لہٰذا کمیشن کو اضافی تحفظات تلاش کرنے چاہئیں۔جہاں تک الیکشن کمیشن کے اندر اختلافات کا تعلق ہے تو یہ بالکل بھی غیر معمولی نہیں ہیں۔تاہم، کمیشن کے فیصلے عام طور پر اتفاق رائے یا اکثریتی ووٹ سے کیے جاتے ہیں۔اس سے قبل، کمیشن کے اراکین کی جانب سے ان کی رضامندی کے بغیر فیصلے کیے جانے کی کبھی شکایت نہیں ہوئی تھی۔یاد رہے کہ اس کے جواب میں انتہائی مشہور چیف الیکشن کمشنر T.N. سیشن کے مضبوط انتخابی اصلاحات کے فیصلوں کے بعد، مرکزی حکومت نے کمیشن کو تین رکنی باڈی تک بڑھانے کا فیصلہ کیا اور اس پر نظر رکھنے کے لیے دو دیگر کمشنروں کو مقرر کیا۔تاہم، کسی بھی معاملے پر سیشن اور دیگر کمشنروں کے درمیان اختلاف یا تنازعات کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ایک اور مثال اشوک لواسا ہے۔ایسی اطلاعات تھیں کہ لاواسا کے اختلاف کو دیگر دو کمشنروں نے نظرانداز کردیا جب وہ الیکشن کمشنر تھے۔بعد میں اشوک لواسا نے خود کمشنر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔تاہم، دو الیکشن کمشنروں۔سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی کی مبینہ شکایات کی رپورٹوں کے بعد اپوزیشن جماعتیں چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت پر حملہ کررہی ہیں اور گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کررہی ہیں۔دوسری جانب کمیشن کی جانب سے اس وضاحت کے باوجود کہ کمیشن کے اندر تمام فیصلے اتفاق رائے سے کیے جارہے ہیں، تنازعہ ختم ہوتا نظر نہیں آرہا، خاص طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ الیکشن کمیشن پہلے ہی ایس آئی آر پر تنازعہ میں گھرا ہوا ہے۔

الیکشن کمیشن کا بیان محض لفظوں کا جال

سراج نقوی

ایک انگریزی اخبار کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد الیکشن کمیشن کے خلاف جو سخت تنقید کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے بچنے کے لیے کمیشن نے جو وضاحتی بیان جاری کیا ہے وہ لفظوں کے جال میں اپنے معترضین کو الجھانے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔اس بیان میں ایسی کوئی بات نہیں کہ جسے الیکشن کمیشن کی ایمانداری یا فرض شناسی پر مبنی قرار دیا جاسکے۔کمیشن نے اپنے اوپر مذکورہ رپورٹ میں لگائے گئے الزامات کو مسترد نہیں کیا ہے بلکہ اسے ٹکراؤ کی بجائے نظریاتی اختلافات کا نام دیکر اس کا وزن کم کرنے اور معمولی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ الیکشن کمیشن کی یہ بچکانہ وضاحت اس کے رویے پر مزید سوالیہ نشان لگاتی ہے، اور اس الزام کو پختہ کرتی ہے کہ الیکشن کمیشن کے فیصلوں میں اتفاق رائے کا فقدان ہے۔یہ فیصلے کمیشن میں داخلی سطح کے اختلافات یا ٹکراؤ کو غیر جمہوری انداز سے پس پشت ڈال کر 'کسی کے سیاسی مفادات کی تکمیل' کی غرض سے لیے جارہے ہیں۔

دراصل یہ پورا تنازعہ انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' میں شائع اس رپورٹ کے بعد پیدا ہوا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے تین رکنی پینل میں سے دو یعنی الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ میں کم از کم 14 مرتبہ کمیشن کی طرف سے جاری ایس آئی آر میں الیکٹورل رولز سے متعلق فیصلوں اور احکامات پر تحریری طور پر اعتراضات درج کیے۔ان اعتراضات میں سب سے اہم اعتراض ان دو الیکشن کمشنروں کی معلومات کے بغیر کچھ فیصلے لیے جانا بھی تھا۔اسی طرح دوسرا بے حد اہم اعتراض یہ تھا کہ نئے ووٹرز کے رجسٹریشن کا فارم یعنی فارم۔6 میں جو تبدیلیاں کی گئیں وہ غیر قانونی تھیں اس کے علاوہ دیگر اعتراضات میں بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کرنے پر بھی اعتراض درج کرایا گیا تھا۔واضح رہے کہ اب تک جن ریاستوں میں ایس آئی آر کا عمل انجام پایا ہے وہاں مجموعی طور پر تقریباً 13 کروڑ ووٹروں کے نام لسٹ سے خارج کیے جاچکے ہیں۔اس کے نتیجے میں بہت سے ووٹر اپنے حق رائے دہی سے محروم ہوگئے اور بہار و مغربی بنگال جیسی ریاستوں کے اسمبلی انتخابات میں اس کا راست فائدہ حکمراں جماعت کو پہنچا۔یہ صورتحال الیکشن کمیشن کے ذریعے ملک کے کچھ 'چنندہ' ووٹروں کو ان کے جمہوری حق سے محروم کرنے کی کوشش کے سوا کیا ہے؟ ظاہر ہے اس طرح کے فیصلے بے سبب نہیں لیے گئے، اور اسی لیے ایسے فیصلوں میں باقی دو الیکشن کمشنروں کو باخبر نہیں رکھا گیا۔یہی سبب ہے کہ دلی میں ایس آئی آر سے متعلق جن اہم اور قابلِ ذکر افراد کو نوٹس جاری ہوئے ہیں ان میں خود ایک الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو کا نام بھی شامل ہے۔یہ حقیقت اپنے آپ میں اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک بے حد اہم آئینی اور قانونی عمل کو کس سطح کی لاپروائی کے ساتھ انجام دیا گیا اور کس طرح جموری عمل کو مذاق بنا دیا گیا۔یہ حقیقت بے معنی ہے کہ بعد میں ایسے اہم ناموں کو دوبارہ فہرست رائے دہندگان میں شامل کرلیا گیا۔

اب تنازع سے متعلق مذکورہ تمام پہلوؤں پر الیکشن کا وضاحتی بیان ملاحظہ فرمائیں اور اس کی عقل پر اپنا سر دھنیں کہ کس پھوہڑ انداز میں اور حقائق کو نظرانداز کرتے ہوئے وضاحت پیش کی گئی ہے۔

کہا گیا ہے کہ ''مختلف آراء اور مشاہدات کسی بھی ادارے میں مشاورت کا عام حصہ ہیں، یہ حتمی فیصلے سے پہلے، فیصلہ سازی کے عمل کا حصہ ہیں۔''اس وضاحت میں جس بنیادی نکتے کو نظرانداز کردیا گیا وہ یہ ہے کہ الیکشن کمشنروں کے اس الزام پر کچھ نہیں کہا گیا کہ انھیں بہت سے فیصلوں سے باخبر نہیں کیا گیا۔یعنی یہاں جس مشاورت کی بات کہی گئی ہے اس کا جواب غائب ہے۔اس بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ 'نہ صرف تینوں کمشنرز بلکہ کمیشن کا ہر افسر الیکٹورل سسٹم کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز دے سکتا ہے۔' کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک طرف تو دو الیکشن کمشنرز کو بہت سے فیصلوں سے بے خبر رکھنے کا الزام ہے، دوسری طرف یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ کمیشن کا ہر افسر تجاویز پیش کرنے کا مجاز ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا کمیشن کے دیگر افسران اور کمیشن کے سہ رکنی پینل میں چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ شامل دیگر دو کمشنروں کے اختیارات یکساں ہیں؟ اور ان کی تجاویز یا الزام کو کمیشن کے دیگر افسران کے کسی الزام کی طرح رد کیا جاسکتا ہے؟ کیا ان دو کمشنروں کو کسی فیصلے سے باخبر نہ کرنے کے تعلق سے کوئی بھی جواز قابلِ قبول ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے ایسا قطعی نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا کمیشن کے دیگر افسران اور کمیشن کے سہ رکنی پینل میں چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ شامل دیگر دو کمشنروں کے اختیارات یکساں ہیں؟ اور ان کی تجاویز یا الزام کو کمیشن کے دیگر افسران کے کسی الزام کی طرح رد کیا جاسکتا ہے؟ کیا ان دو کمشنروں کو کسی فیصلے سے باخبر نہ کرنے کے تعلق سے کوئی بھی جواز قابلِ قبول ہوسکتا ہے؟ ظاہر ہے ایسا قطعی نہیں ہے۔ دراصل یہ بیان یا وضاحت چیف الیکشن کمشنر کی منمانی یا آمریت یا پھر ان پر کسی دوسری اور ان سے بڑی شخصیت کے دباؤ کا شک پیدا کرتی ہے۔کمیشن نے اپنی وضاحت میں اخبار مذکورہ کی رپورٹ پر تبصرہ کیا ہے کہ اس میں تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا گیا ہے اور یہ کہ گزشتہ ایک برس کے تمام اہم فیصلے مکمل کمیشن کے اتفاق رائے سے لیے گئے لیکن اس وضاحت میں بھی ایک جھول ہے۔

دراصل یہ بیان یا وضاحت چیف الیکشن کمشنر کی منمانی یا آمریت یا پھر ان پر کسی دوسری اور ان سے بڑی شخصیت کے دباؤ کا شک پیدا کرتی ہے۔کمیشن نے اپنی وضاحت میں اخبار مذکورہ کی رپورٹ پر تبصرہ کیا ہے کہ اس میں تصویر کا صرف ایک رخ دکھایا گیا ہے اور یہ کہ گزشتہ ایک برس کے تمام اہم فیصلے مکمل کمیشن کے اتفاق رائے سے لیے گئے لیکن اس وضاحت میں بھی ایک جھول ہے اور وہ یہ کہ تصویر کا صرف ایک رخ دکھانے سے کیا حقائق بدل جاتے ہیں۔کیا اس ایک رخ میں لگائے گئے الزامات غیر اہم ہیں؟ اگر گزشتہ ایک سال میں تمام فیصلے اتفاق رائے سے لیے گئے تو پھر باقی دو الیکشن کمشنروں کے اختلافی نوٹ کو کس خانے میں رکھیں گے؟ اگر تین کمشنروں میں سے دو کسی فیصلے پر اختلاف کرتے ہیں اور اس کے باوجود فیصلہ لے لیا جاتا ہے تو اسے اتفاق رائے سے لیا گیا فیصلہ تو قطعی نہیں کہا جاسکتا۔کمیشن کے بیان میں یہ موقف بھی پیش کیا گیا ہے کہ 'نظریاتی اختلاف کو ٹکراؤ نہ سمجھا جائے۔'اس وضاحت کو محض لفظوں کے جال میں معترضین کو الجھانے کی کوشش کے سوا اور کیا سمجھا جائے؟ اب الیکشن کمیشن جیسے ادارے میں ٹکراؤ سے مراد لٹھ بازی تو بہرحال نہیں ہوسکتی۔ظاہر ہے جسے نظریاتی اختلاف کا نام دیا جارہا ہے اور جس کے تحت مذکورہ دو الیکشن کمشنروں نے اپنے اختلافی نوٹ لگائے وہ صورتحال ٹکراؤ جیسی ہی ہے۔

دوسری اہم بات یہ کہ اگر اس اختلاف کو صرف نظریاتی یا رائے کا اختلاف مان لیں تب بھی معترضین کے اعتراضات درست ہی ثابت ہوتے ہیں۔نظریاتی اختلاف کی صورت میں کسی بھی فیصلے کو نافذ کردینا جمہوری مزاج اور آئینی عمل کے مطابق تو قرار نہیں دیا جاسکتا۔اگر دو الیکشن کمشنر کسی معاملے میں یہ اعتراض کر رہے ہیں اور اختلافی رائے رکھتے ہیں کہ ایسا کرنا غیر قانونی ہے تو اس موقف کو پورا احترام دیتے ہوئے غیر جانبدار قانونی و آئینی ماہرین پر اس تعلق سے رائے طلب کیے جانے کی ضرورت تھی۔نظریاتی اختلاف کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے بہت ہلکے انداز میں نظرانداز کردیا جائے۔

اسی طرح 13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج ہوجانا کوئی معمولی بات نہیں کہ جس پر کمیشن کے ذمہ دار سنجیدہ غور وخوض کرنے کی بجائے اپنے کام کو آگے بڑھائیں اور اس تعلق سے آنے والے اعتراضات کو نظرانداز کردیں۔مسئلہ صرف یہ نہیں کہ 13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کردیے گئے۔بلکہ زیادہ بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس پر الیکشن کمیشن نے کوئی سنجیدہ نوٹس نہیں لیا کہ آخر ایسا کس کوتاہی کی بناء پر ہوا۔اتنی بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام ووٹر لسٹوں سے خارج ہوجانے کو جمہوریت کے ساتھ بھدا مزاق نہ مانا جائے تو کیا سمجھا جائے؟ دو ریاستوں کے اسمبلی انتخابات کے جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ کس طرح الیکشن کمیشن کی اس کوتاہی یا پھر دیدہ و دانستہ کی گئی لاپروائی نے حکمراں جماعت کو فائدہ اور اپوزیشن پارٹیوں کو نقصان پہنچایا۔سب سے اہم بات یہ کہ اس کے نتیجے میں ہندوستانی جمہوریت پوری دنیا میں بدنام ہوئی۔سوال یہ بھی ہے کہ ملک کے 13 کروڑ ووٹر الیکشن کمیشن کے ممبران کے درمیان کسی نظریاتی اختلاف کی سزا کیوں بھگتیں؟ کیا ان حالات میں الیکشن کمیشن کی ذمہ داری طے نہیں کی جانی چاہیے؟ جو نظریاتی اختلاف یا عدم اتفاق ہماری جمہوریت کو کمزور کررہا ہے اس کی محض ایک وضاحتی بیان سے لیپا پوتی بہت سے شکوک پیدا کرتی ہے اور قانون کی حکمرانی کا تقاضہ یہ ہے کہ ان شکوک کا ازالہ کیا جائے۔سپریم کورٹ نے بھی الیکشن کمیشن میں کمشنروں کی تقرری سے متعلق معاملے پر دائر عرضیوں پر یہی کہا ہے کہ الیکشن کمیشن کے لیے صرف اس کا غیر جانبدار ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ غیر جانبدار نظر بھی آئے۔

بہرحال جہاں تک الیکشن کمیشن کے مذکورہ وضاحتی بیان کا تعلق ہے تو اس میں معترضین کو الفاظ کے جال میں الجھایا گیا ہے اور اعتراضات کے قانونی و آئینی پہلوؤں پر کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔

□□□

برکس کا نیا عالمی پیغام اور ہندوستان۔ایران تعلقات کی بدلتی معنویت

پروفیسر عذرا عابدی
صدر شعبہ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

18ویں برکس (BRICS) سربراہی کانفرنس 12 اور 13 ستمبر 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوچکی ہے۔ ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والی اس کانفرنس کی اہمیت صرف اس اعتبار سے نہیں کہ اس نے برکس کے رکن ممالک کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کیا، بلکہ اس اعتبار سے بھی ہے کہ موجودہ عالمی کشیدگی، جنگوں، معاشی غیر یقینی، تجارتی رکاوٹوں، توانائی کے مسائل اور عالمی اداروں میں نمائندگی کے سوالات کے درمیان برکس نے عالمی تعاون کے اپنے مستقبل کے کردار کو نمایاں کیا۔سربراہی اجلاس کے اختتام پر نئی دہلی اعلامیہ منظور کیا گیا، جس میں کثیر الجہتی نظام، پائیدار ترقی، اقتصادی تعاون، عالمی جنوب کے مفادات اور زیادہ نمائندہ عالمی حکمرانی پر زور دیا گیا۔ ہندوستان کی برکس صدارت کا بنیادی موضوع "Building for Resilience, Innovation, Cooperation and Sustainability" تھا، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ برکس اب محض اقتصادی تعاون کا فورم نہیں رہا بلکہ عالمی معیشت، ٹیکنالوجی، صحت، توانائی، پائیدار ترقی، عالمی حکمرانی اور عوامی روابط جیسے وسیع تر موضوعات پر تعاون کا اہم پلیٹ فارم بن چکا ہے۔

اس پورے تناظر میں ہندوستان۔ایران تعلقات کو بھی ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔31 اگست 2026 کو بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیراعظم جناب نریندر مودی اور صدر جناب مسعود پزشکیان کی ملاقات ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ مغربی ایشیا کی صورتِ حال، علاقائی امن اور کثیر ملکی فورمز، خصوصاً برکس اور SCO میں تعاون پر تبادلۂ خیال کیا۔ وزیراعظم جناب نریندر مودی نے صدر جناب مسعود پزشکیان کو ہندوستان میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔

اس کے بعد ایران کے صدر جناب مسعود پزشکیان نے نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی اور 11 ستمبر کو وزیراعظم جناب نریندر مودی سے دوبارہ ملاقات کی۔ سرکاری بیان کے مطابق یہ دونوں رہنماؤں کی دو ہفتوں سے بھی کم عرصے میں دوسری ملاقات تھی۔اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات، مغربی ایشیا کی صورتِ حال اور کثیر الجہتی اداروں، بالخصوص برکس، میں باہمی تعاون پر تبادلۂ خیال کیا۔ جناب وزیراعظم نریندر مودی نے خطے میں پائیدار امن و استحکام، مکالمے اور سفارت کاری، آزادیٔ نقل و حرکت و تجارت اور بحری جہاز رانی کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔

برکس کی نئی دہلی کانفرنس کا ایک اہم پیغام یہ ہے کہ موجودہ عالمی نظام میں باہمی اختلافات کے باوجود تعاون کے امکانات موجود ہیں۔ برکس کے رکن ممالک کے سیاسی، اقتصادی اور علاقائی مفادات میں نمایاں فرق ہے، لیکن مشترکہ اعلامیے پر اتفاق اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مشترکہ مفادات کے بعض شعبوں میں اجتماعی تعاون ممکن ہے۔ ہندوستان کی برکس صدارت کے دوران لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری کو مرکزی اہمیت دی گئی اور برکس تعاون کو عام لوگوں کی زندگیوں سے جوڑنے پر بھی زور دیا گیا۔

نئی دہلی اجلاس میں عالمی حکمرانی اور کثیر الجہتی نظام کو بھی خصوصی اہمیت دی گئی۔ وزیراعظم جناب نریندر مودی نے عالمی جنوب کی فیصلہ سازی میں زیادہ مؤثر نمائندگی کی ضرورت پر زور دیا اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ عالمی حکمرانی کے اداروں کو موجودہ عالمی حقائق کی عکاسی کرنی چاہیے۔ نئی دہلی اعلامیے نے بھی ایک زیادہ نمائندہ، منصفانہ اور مؤثر کثیر الجہتی نظام کی ضرورت کو نمایاں کیا۔

اس تناظر میں ہندوستان۔ ایران تعلقات کی اہمیت بھی بڑھ جاتی ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات صدیوں پر محیط تہذیبی، ادبی اور سماجی روابط پر قائم ہیں۔ فارسی زبان و ادب، علمی تبادلے، ہندوستانی ثقافت پر فارسی اثرات اور دونوں معاشروں کے درمیان مذہبی و ثقافتی روابط نے اس تعلق کو ایک منفرد تاریخی گہرائی عطا کی ہے۔ تاہم اکیسویں صدی میں صرف تاریخی قربت کسی دوطرفہ تعلق کو مستحکم رکھنے کے لیے کافی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں ممالک اپنے تاریخی اور تہذیبی سرمائے کو جدید اقتصادی اور ترقیاتی ضروریات سے جوڑیں۔

تجارت، توانائی، علاقائی رابطہ کاری، سائنس و ٹیکنالوجی، تعلیم، تحقیق اور عوامی روابط اس نئی شراکت داری کے اہم ستون بن سکتے ہیں۔ اس اعتبار سے ہندوستان۔ایران تعلقات کو ماضی کی مشترکہ تہذیبی یادداشت کے ساتھ ساتھ مستقبل کے مشترکہ مفادات کے تناظر میں بھی سمجھنا ہوگا۔

اسی سلسلے میں چابہار بندرگاہ ہندوستان۔ایران تعاون کی ایک اہم علامت ہے۔ چابہار ہندوستان کو ایران کے ذریعے افغانستان اور وسطی ایشیا سے جوڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے ذریعے تجارت، سرمایہ کاری اور علاقائی رابطہ کاری کے نئے امکانات پیدا ہوسکتے ہیں۔ ہندوستان اور ایران کے درمیان چابہار سے متعلق تعاون اس بات کی مثال ہے کہ دونوں ممالک اپنے دوطرفہ تعلقات کو وسیع تر علاقائی اقتصادی رابطہ کاری سے جوڑ سکتے ہیں۔

برکس کی موجودہ توسیع نے ہندوستان اور ایران کے درمیان تعاون کے لیے ایک وسیع کثیر الجہتی ماحول بھی پیدا کیا ہے۔ دونوں ممالک تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، مالیاتی تعاون، ٹیکنالوجی اور ترقیاتی منصوبوں کے وسیع تر مباحث میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں۔ برکس کے ایجنڈے میں اقتصادی و مالیاتی تعاون کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی، صحت، خوراک، توانائی اور پائیدار ترقی جیسے شعبوں کی اہمیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس فورم کا دائرہ کار مسلسل وسیع ہورہا ہے۔

اس تناظر میں ہندوستان اور ایران کے تعلقات کو صرف دوطرفہ تعلقات کے دائرے میں دیکھنے کے بجائے Global South کے وسیع تر فریم ورک میں بھی سمجھا جاسکتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعاون اب ایسے عالمی ماحول کا حصہ ہے جہاں ترقی پذیر ممالک اپنی اقتصادی ترجیحات، ترقیاتی ضروریات اور عالمی حکمرانی میں نمائندگی کے سوالات کو زیادہ نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔

مغربی ایشیا کی موجودہ صورتِ حال نے بھی ہندوستان۔ایران تعلقات کی اہمیت کو مزید نمایاں کیا ہے۔ خطے میں جاری کشیدگی، جنگوں کے انسانی اثرات، توانائی کی غیر یقینی صورتِ حال اور عالمی تجارت و بحری راستوں کو درپیش چیلنجز نے سفارت کاری اور مکالمے کی ضرورت کو بڑھا دیا ہے۔ برکس اجلاس کے موقع پر وزیراعظم جناب نریندر مودی اور صدر جناب مسعود پزشکیان کے درمیان ہونے والی ملاقات میں بھی مغربی ایشیا کے حالات پر گفتگو ہوئی۔ ہندوستان نے خطے کے مسائل کو مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے، امن و استحکام اور تجارت و نقل و حمل کے تسلسل کی اہمیت پر زور دیا۔

ہندوستان۔ایران تعلقات کا ایک اہم سماجی پہلو ہندوستانی شیعہ معاشرے کے ساتھ تاریخی، مذہبی اور علمی روابط بھی ہیں۔ مذہبی مدارس، علمی مراکز، ادبی روایت اور زیارات سے متعلق روابط نے دونوں معاشروں کے درمیان ایک طویل سماجی تعلق پیدا کیا ہے۔ اترپردیش کے بارہ بنکی ضلع کا کنتور بھی اس تاریخی تعلق کی ایک قابل ذکر مثال ہے۔

(جاری)

سرسید احمد خان، جنہوں نے قوم کو اندھیرے سے نکال کر تعلیم کی روشنی دکھائی

سید خورشید غنی
(پروجیکٹ مینجمنٹ کنسلٹینٹ)

''ایک آنکھ میں مدرسہ، دوسری میں سائنس''، ''دل میں قوم کا درد اور ہاتھ میں علی گڑھ کی بنیاد''، ہم نے تو نہیں سنا کوئی سرسیّد جیسا دوسرا پیدا ہوا ہو، ڈیہ بات سو فیصد سچ ہے۔سر سیّد احمد خاں 17 اکتوبر 1817 کو دہلی میں پیدا ہوئے آپ نے اس وقت قوم کی رہنمائی کی جب ہر طرف سے اندھیرے میں گھری ہوئی تھی۔سرسید نے دیکھا کہ اگر قوم نے جدید تعلیم حاصل نہیں کی تو ترقی نہیں کرپائے گی۔انہوں نے کہا کہ قرآن کا پیغام اور جدید سائنس دونوں ضروری ہیں، اسی لئے انہوں نے 1857 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا جو آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہے۔سرسید نے قوم کو سمجھایا کہ ان سے علم سیکھو، سرسید ایک شخص نہیں تھے بلکہ وہ ایک تحریک تھے۔انھوں نے قلم کو تلوار بنایا اور ایک سوئی ہوئی قوم کو جگایا۔

سرسید احمد خاں کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ لمبی لمبی تقریروں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔وہ جانتے تھے جو قوم تقریروں سے بہل جائے وہ کبھی آگے نہیں بڑھتی، اس زمانے میں بہت سے لیڈر جلسوں میں گھنٹوں بولتے تھے۔نعرے لگواتے تھے لیکن گھر جاتے ہی سب لوگ بھول جاتے تھے۔سرسید کا طریقہ کار بالکل الگ تھا، کم بولنا کام زیادہ کرنا۔انہوں نے تقریر کی جگہ ایک کالج بنا دیا جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنا۔وہ اسٹیج کے مقرر نہیں تھے بلکہ وہ قلم کے مجاہد تھے۔انہوں نے رسالہ لکھے، کتابیں لکھیں، ترجمہ کئے، وہ سمجھتے تھے کہ لکھا ہوا لفظ بولے ہوئے لفظ سے زیادہ دیر تک زندہ رہتا ہے۔وہ کہتے تھے کہ لمبی تقریریں کرنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔قوم کو جذباتی بنانا آسان ہے اسے تعلیم یافتہ بنانا مشکل ہے۔اسی لئے انہوں نے اپنا وقت ادارہ بنانے میں لگایا۔آج سرسید نے ثابت کیا کہ آج بڑا آدمی وہ نہیں ہے جو سب سے اونچا بولے، بڑا آدمی وہ ہے جس کا مشن تا قیامت زندہ رہے۔اسی لئے ہم نے تو نہیں سنا سرسید جیسا کوئی دوسرا پیدا ہوا ہو اور اسی لئے آج بھی جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے محبت کرتا ہے، اس سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یونیورسٹی کیسی ہوگی اور سرسید کے خیالات کیسے ہوں گے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے محبت کرنے والا انسان کبھی تنگ دل نہیں ہوسکتا کیونکہ سرسید نے تنگ دلی نہیں سکھائی۔انہوں نے کہا تھا کہ ہندو اور مسلمان بھارت کی دو آنکھیں ہیں جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے محبت کرتا ہے اس کے دل میں بھی وسعت ہوتی ہے۔اس کی گفتگو میں تہذیب ہوتی ہے، اس کے لہجہ میں نرمی ہوتی ہے کیونکہ علی گڑھ نے صرف ڈگری ہی نہیں دی اس نے تہذیب دی، بولنے کا سلیقہ، بڑوں کا ادب، یہ سب سرسید کی دی ہوئی میراث ہے۔اور جو لوگ وہاں نہیں پڑھے ان کو بھی جب وہ علی گڑھ کے طلبہ سے ملتے ہیں تو یہ احساس ہوتا ہے کہ کچھ تو خاص بات ہے۔ان کو لگتا ہے کہ کاش ہم بھی اس چمن کا حصہ ہوتے کیونکہ علی گڑھ کا طالب علم جب ادب کہتا ہے تو اس میں صرف ایک لفظ نہیں، ایک پوری تہذیب بولتی ہے۔جب وہ سر کہتا ہے تو اس میں سرسید کا احترام جھلکتا ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے محبت کرے سمجھو وہ سرسید کے خواب سے محبت کرتا ہے۔اور جو سرسید کے خواب سے محبت کرے وہ کبھی قوم اور ملک سے بے وفائی نہیں کرسکتا۔آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں وہاں آپ کو یہاں کے پڑھے ہوئے مل جائیں گے۔یہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طالب علم ضرور مل جائیں گے۔اس کے پیچھے بھی سرسید کی ایک خاص وجہ تھی کیونکہ سرسید نے صرف ایک کالج ہی نہیں بنایا تھا انہوں نے ایک پوری برادری بنائی تھی۔انہوں نے کہا تھا کہ تعلیم ایسی دو جو دنیا میں کہیں بھی کام آئے اور آج وہ ہی ہو رہا ہے۔علی گڑھ نے رٹنا نہیں سکھایا، سوچنا سکھایا اسی لئے یہاں کا پڑھا ہوا چاہے گاؤں میں ہو یا بیرون ملک میں اپنی جگہ بنا ہی لیتا ہے۔علیگ کہیں بھی مل جائیں ایک دوسرے کو بھائی ہی سمجھتے ہیں۔

علیگ برادری دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی برادریوں میں سے ایک ہے۔ایک فون کال پر نوکری رہائش مدد سب مل جاتی ہے۔سرسید نے جو بیج بویا تھا آج وہ بیج ایک ایسا درخت بن گیا ہے جس کی شاخیں سات سمندر پار تک پھیلی ہوئی ہیں اور یہی سرسید کی کامیابی کا راز ہے کہ ان کے بچے آج دنیا کے ہر کونے میں ان کا نام روشن کر رہے ہیں۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے صرف انجینئر اور ڈاکٹر نہیں بنائے۔

اس نے ہر میدان کے ستارے بنائے ہیں۔سیاسی میدان میں یہاں سے ملک کے صدر بھی نکلے ہیں، وزیر، ایم پی اور موجودہ سیاست میں بھی اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔اگر فلمی دنیا کی بات کریں تو اس انڈسٹری میں بھی یہاں سے بڑے بڑے ناموں نے اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا ہے۔کاروبار میں بھی علیگ برادری پیچھے نہیں ہے۔بڑے بڑے کاروباری اداروں کے مالک جنہوں نے ہزاروں لوگوں کو روزگار دیا وہ بھی اسی یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے ہیں۔کھیل میں بھی علی گڑھ کا نام سب سے اوپر ہے۔ہاکی کے جادوگر، کئی کرکٹ کھلاڑی اور اولمپک یہیں سے نکلے ہیں۔

سرسید نے جب کالج بنایا تھا تو کہا تھا کہ مجھے ایسے طالب علم چاہئے کہ جو دنیا کے ہر میدان میں آگے ہوں۔آج دیکھ لیں، جس میدان میں جائیں وہاں ایک علیگ آپ کو سب سے آگے کھڑا ملے گا اور وہ فخر سے کہے گا کہ میں نے علی گڑھ سے پڑھا ہے اور یہی سرسید کی اصل کامیابی ہے۔شیعہ اور سنی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، اس کے پیچھے بھی سرسید کی حکمت عملی تھی تو سرسید نے کہا تھا کہ کب تک ہم فرقوں میں لڑتے رہیں گے؟ ہم کبھی ترقی نہیں کرسکتے۔اسی لئے کالج میں انہوں نے یہ اصول بنایا کہ یہاں کوئی فرقہ نہیں ہوگا، صرف طلبہ ہوں گے۔آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی یہی مسجد اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام جوڑنے کے لئے آیا ہے توڑنے کے لئے نہیں اور یہی سرسید کا سب سے بڑا خواب تھا۔

یوں تو ہر سال دنیا میں ہر سال ان کے عقیدت مند سرسید ڈے منا کر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔آخر میں یہی کہنا چاہوں گا کہ سر سیّد نے اپنی پوری دولت اپنی پوری زندگی قوم پر لگا دی۔انہوں نے اپنے لئے محل نہیں بنایا تو کیا ہم اتنا بھی نہیں کرسکتے کہ سال میں ایک بار سب مل کر فاتحہ خوانی قران خوانی کرکے ان کی روح کو بخشیں۔اللہ تعالیٰ سر سید احمد خاں کی مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائے اور ان کے صدقہ جاریہ کو قیامت تک جاری رکھے۔آمین

ریاست میں دھان کی خریداری حکومت ہند کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق کی جائے گی: ریکھا آریہ

دہرہ دون: ریاستی خوراک، شہری رسد اور امور صارفین کی وزیر ریکھا آریہ نے دھان اور راگی (منڈوا) کی خریداری کی تیاریوں کے سلسلے میں قانون ساز اسمبلی کے آڈیٹوریم میں محکمہ کے افسران کے ساتھ میٹنگ کی، جو 2026-27 کے خریف خریداری سیزن کے دوران یکم اکتوبر سے شروع ہوگی۔ وزیر نے کہا کہ ریاست میں دھان کی خریداری یکم اکتوبر سے شروع ہوگی اور 31 دسمبر 2026 تک جاری رہے گی۔ وزیر نے کہا کہ ریاست میں دھان کی خریداری حکومت ہند کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق کی جائے گی۔ وزیر نے بتایا کہ عام دھان کے لیے کم از کم امدادی قیمت (MSP) 2,441 روپے فی کوئنٹل مقرر کی گئی ہے، اور گریڈ A کے دھان کے لیے کم از کم امدادی قیمت (MSP) 2,461 روپے فی کوئنٹل مقرر کی گئی ہے۔ سال 2026-27 کے لیے دھان کی خریداری کا ہدف 0.7 ملین میٹرک ٹن (LMT) مقرر کیا گیا ہے۔

وزیر خوراک نے بتایا کہ دھان کی خریداری کے ساتھ ساتھ منڈوا کی خریداری بھی یکم اکتوبر سے 31 دسمبر 2026 تک کی جائے گی۔ 2026-27 میں انگلی باجرا کی خریداری کا ہدف 12,000 میٹرک ٹن (MT) مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ انگلی باجرا (راگی) کی 100 فیصد خریداری کو یقینی بنائیں۔ وزیر نے کہا کہ مارکیٹ کمیٹی کے عہدیداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دھان اور انگلی باجرے کے خریداری مراکز پر نمی میٹر، بینرز، ٹینٹ اور پینے کے پانی سمیت مناسب انتظامات کو یقینی بنائیں تاکہ کسانوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وزیر نے کہا کہ کسانوں کو ان کی فصلوں کی قیمت براہ راست ان کے کھاتوں میں ادا کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فصل کی خریداری کے لیے بجٹ کافی ہے۔ خوراک، شہری سپلائیز اور امور صارفین کے سکریٹری ایل فنائی، کمشنر پی ایل۔ رانا، سی ایم او ڈاکٹر ایم ایس۔ ویسین اور دیگر متعلقہ حکام میٹنگ میں موجود تھے۔

کوہ پیماؤں کا حوصلہ، نظم وضبط اور ٹیم اسپرٹ نوجوانوں کیلئے متاثر کن

وزیر اعلیٰ نے نہرو انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ کی کامیاب کوہ پیمائی مہمات کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے جمعرات کو وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس میں نہرو انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ (این آئی ایم)، اترکاشی کی طرف سے چار کامیاب کوہ پیمائی مہمات کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس میں جواہر انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ اینڈ ونٹر اسپورٹس (JIM&WS)، پہلگام کے ساتھ مشترکہ طور پر کی گئی ماؤنٹ ایکونکاگوا مہم شامل تھی۔ تمام کوہ پیماؤں کو ان کی کامیاب مہمات پر مبارکباد دیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے بلندی کے چیلنج والے حالات میں ان کی ہمت، نظم وضبط، تکنیکی مہارت اور ٹیم کے جذبے کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ کوہ پیماؤں کی یہ کامیابیاں اتراکھنڈ اور ملک کے نوجوانوں کو ایڈونچر سرگرمیاں کرنے کی ترغیب دیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نہرو انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ نے کوہ پیمائی، ایڈونچر اسپورٹس، یوتھ ڈیولپمنٹ اور اونچائی پر ہمالیائی ٹریننگ کے شعبوں میں ملک اور ریاست میں نمایاں موجودگی قائم کی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نوجوانوں کو کوہ پیمائی اور ایڈونچر کی سرگرمیوں کے لیے اعلیٰ سطحی تربیت فراہم کرتا ہے، جس میں ہمت، قیادت، نظم وضبط اور مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ کرنل ہیم چندر سنگھ نے NIM اور JIM&WS کی مشترکہ مہم کی قیادت ارجنٹائن کے پہاڑ ایکونکاگوا (6,961 میٹر) تک کی۔ چھ رکنی مہم کی ٹیم نے 22 فروری 2026 کو ماؤنٹ ایکونکاگوا کو کامیابی کے ساتھ سر کیا۔ نہرو انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ کی نون کن مہم 2026 کی قیادت انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل کرنل ایس ایس راجپوروہت نے کی۔ مہم کی ٹیم نے 15 اگست 2026 کو ماؤنٹ کون کی 7,077 میٹر چوٹی کو کامیابی سے سر کیا۔ یہ کامیابی، یوم آزادی کے موقع پر حاصل کی گئی، مہم جو ٹیم کے لیے خاص تھی۔ اس مہم کو جاری رکھتے ہوئے، ٹیم نے 26 اگست 2026 کو 5,908 میٹر اونچے ماؤنٹ ڈیلٹا-41 کو کامیابی سے سر کیا اور 31 اگست 2026 کو 7,135 میٹر اونچے ماؤنٹ نون کو سر کیا۔ کوہ پیماؤں کی اس طرح کی کامیابیاں نہ صرف نوجوانوں کو ایڈونچر کھیلوں میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتی ہیں بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر اتراکھنڈ کی شناخت کو بھی مضبوط کرتی ہیں۔ اس موقع پر کھیلوں اور نوجوانوں کی بہبود کے خصوصی پرنسپل سکریٹری جناب امیت کمار سنہا، نہرو انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ کے پرنسپل کرنل ایس ایس راجپوروہت، جواہر انسٹی ٹیوٹ آف ماؤنٹینیرنگ اینڈ ونٹر اسپورٹس پہلگام کے پرنسپل کرنل ہیم چندر سنگھ، کیپٹن جی نیتو سنگھ، انسٹی ٹیوٹ کے کیپٹن جی نتھو سنگھ اور مختلف تنظیموں کے عہدیداران موجود تھے۔ کوہ پیمائی مہمات موجود تھے۔

یوٹی یو کے کیمپس ڈائریکٹروں کے معاملے کو ہائی کورٹ میں چیلنج، اے آئی سی ٹی ای سے جواب طلب

نینی تال، (یو این آئی): دہرادون میں واقع ویر مادھو سنگھ بھنڈاری اتراکھنڈ ٹیکنیکل یونیورسٹی (یوٹی یو) کے کیمپس ڈائریکٹروں کی تقرری کا معاملہ ہائی کورٹ پہنچ گیا ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن (اے آئی سی ٹی ای) سے جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ پرمود بھارتی کی جانب سے اس معاملے کو مفاد عامہ کی عرضی کے ذریعے چیلنج کیا گیا ہے۔ چیف جسٹس منوج کمار گپتا اور جسٹس سبھاش اپادھیائے کی ڈویژن بنچ میں اس معاملے پر بدھ کو سماعت ہوئی۔ عرضی گزار کی جانب سے کہا گیا کہ یوٹی یو کی طرف سے یونیورسٹی کے 5 کیمپس ڈائریکٹروں کی بھرتی کے لیے اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ مزید کہا گیا کہ کیمپس ڈائریکٹروں کے عہدے براہ راست بھرتی کے بجائے ڈیپوٹیشن کے ذریعے پُر کیے جا رہے ہیں۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ یہ اے آئی سی ٹی ای کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے خلاف ہے۔ یونیورسٹی کے قیام کے بعد یہ پہلی بار ہے کہ کیمپس ڈائریکٹروں کے عہدے ڈیپوٹیشن کے ذریعے پُر کیے جا رہے ہیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے مفاد عامہ کی عرضی کی قابل سماعت ہونے پر سوال اٹھائے گئے اور کہا گیا کہ ملازمت سے متعلق معاملے میں مفاد عامہ کی عرضی قابل سماعت نہیں ہے۔ یونیورسٹی کی جانب سے مفاد عامہ کی عرضی خارج کرنے کی درخواست کی گئی۔ عدالت کی جانب سے بھی سماعت کے دوران مفاد عامہ کی عرضی کی قابل سماعت ہونے پر سوال اٹھائے گئے اور اسے نمائندہ عرضی قرار دیا گیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ عرضی کی قابل سماعت ہونے کے معاملے پر آئندہ 05 اکتوبر کو سماعت کرے گی۔ ادھر اے آئی سی ٹی ای کی جانب سے کہا گیا کہ کیمپس ڈائریکٹروں کی بھرتی کل وقتی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ اس کے بعد عدالت نے اے آئی سی ٹی ای سے اس معاملے میں جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ اب اس معاملے میں آئندہ 05 اکتوبر کو سماعت ہوگی۔

ریونیو عدالتوں میں زیر التوا مقدمات پر ڈی ایم سخت

سمارٹ مانیٹرنگ احتساب کو یقینی بنائے گی، زیر التوا مقدمات کی اب ہوشیاری سے نگرانی کی جائے گی

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے دیر شام رشپرنا آڈیٹوریم، کلکٹریٹ میں ماہانہ جائزہ میٹنگ کی۔ اجلاس میں ریونیو عدالتوں میں زیر التوا مقدمات، معزز عدالتوں سے متعلق مقدمات اور حکومت کی جانب سے بھیجے گئے مقدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ تمام مقدمات کے بروقت، معیار اور قانونی نمٹانے کو یقینی بنائیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ اپنی متعلقہ عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کا باقاعدگی سے جائزہ لیں اور پرانے مقدمات کو نمٹانے کو ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ طے شدہ طریقہ کار اور وقت کی حدود کے باوجود کوئی بھی کیس غیر ضروری طور پر ٹھوس اور درست وجوہات کے بغیر زیر التوا نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ زیر التوا مقدمات کی باقاعدگی سے سماعت کی جائے اور موثر طریقے سے کارروائی کی جائے اور انہیں حل کیا جائے۔ جائزہ کے دوران، 3 سے 5 سال پرانے 82 مقدمات سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور تحصیلدار کی عدالتوں میں دفعہ 166/167 کے تحت زیر التوا پائے گئے۔ ضلع مجسٹریٹ نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ان مقدمات کو جلد نمٹایا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ طویل عرصے سے زیر التوا مقدمات کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے اور ان کے نمٹانے کے لیے ایک موثر ایکشن پلان بنایا جائے۔ ریونیو کیسز کے جائزے کے دوران ضلع میں 15,540 کیسز نمٹانے کے لیے زیر التوا پائے گئے۔ اس صورتحال پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو باقاعدگی سے عدالت میں حاضری دینے اور مقدمات کو جلد نمٹانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ پرانے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹایا جائے اور ہر عدالت میں زیر التوا مقدمات کی پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے۔

انہوں نے ہدایت کی کہ کوئی بھی معاملہ جو مقررہ طریقہ کار کے تحت حل کیا جاسکے غیر ضروری طور پر زیر التوا ہونے پر جوابدہ ہوں گے۔ دفعہ 229B کے تحت مقدمات کا جائزہ لینے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ 841 مقدمات نمٹانے کے لیے زیر التوا ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ زیر التواء مقدمات کا محکمانہ اور عدالت کے لحاظ سے جائزہ لے کر ایک موثر ایکشن پلان تیار کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ پرانے کیسز کی نشاندہی کی جائے اور ان کے نمٹانے کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جائے۔ دفعہ 176 کے تحت مقدمات کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی کہ اگست میں 13 مقدمات کو نمٹا دیا گیا جبکہ 1,157 مقدمات ابھی بھی نمٹانے کے لیے زیر التوا ہیں۔ اس میں 3 سے 5 سال پرانے 179 کیسز شامل ہیں۔

ضلع مجسٹریٹ نے افسران کو پرانے زیر التواء مقدمات کو حل کرنے کے لیے خصوصی کوششیں کرنے اور آئندہ ماہانہ جائزہ اجلاس میں تازہ ترین رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ بھی ہدایت کی کہ وراثت کے غیر متنازعہ مقدمات کو جنگی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کوئی تنازعہ نہ ہو وہاں غیر ضروری طور پر تاخیر کا کوئی جواز نہیں ہے۔ متعلقہ حکام کو چاہیے کہ وہ ایسے کیسوں کی فوری جانچ کریں اور ان کو قواعد کے مطابق نمٹانے کو یقینی بنائیں، تاکہ عوام کو ریونیو کورٹس سے متعلق معاملات کے لیے دفاتر اور عدالتوں کے غیر ضروری چکر نہ لگانے پڑیں۔

رنگ لائی اتراکھنڈ فلم پالیسی۔ پانچ سال میں ریاست میں فلم سازوں کے ذریعے فلم شوٹنگ پر خرچ کیئے 1759 کروڑ روپئے

دہرہ دون: اتراکھنڈ کی قدرتی خوبصورتی اب فلمی پردے تک محدود نہیں رہی۔ نئی فلم پالیسی کے بعد، اتراکھنڈ خود کو ملک کے اندر فلم کی شوٹنگ کے ایک بڑے مقام کے طور پر قائم کر رہا ہے۔ ریاست کی فلم پالیسی اور شوٹنگ کی دستیاب سہولیات کا اثر سرمایہ کاری کے اعداد وشمار میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانچ سال سے بھی کم عرصے میں، اتراکھنڈ نے فلم کی شوٹنگ کے ذریعے 1,759 کروڑ کا کاروبار ریکارڈ کیا ہے۔ نئی فلم پالیسی 2024، جو اتراکھنڈ میں فلم کی شوٹنگ کو فروغ دینے کے لیے لاگو کی گئی ہے، نے ریاست کو شوٹنگ کے مقام سے ہٹ کر فلم پروڈکشن کے لیے ایک جامع مرکز بنانے کی بنیاد رکھی ہے۔ یہ پالیسی فلم کی شوٹنگ کے لیے سنگل ونڈو سسٹم، مختلف مراعات اور گرانٹس، فلم ایوارڈز، تربیت اور اسکالرشپ کے ساتھ ساتھ پوسٹ پروڈکشن کی سہولیات فراہم کرتی ہے۔ نئی فلم پالیسی میں پروڈیوسرز کے لیے شوٹنگ کے عمل کو آسان بنانے اور مقامی ٹیلنٹ کو مواقع فراہم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

پالیسی کے تحت اہل فلموں کو گرانٹس بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ مالی سال 2021-22 سے 2025-26 تک 52 فلموں کو گرانٹ ملے۔ ان میں ہندی، گڑھوالی، کماؤنی، جونسری اور دیگر اتراکھنڈی زبانوں میں بنی فلمیں شامل ہیں۔ صرف 2025-26 میں 25 فلموں کو گرانٹ ملے۔ 2019-20 سے 2025-26 تک، ریاست میں 1,440 سے زیادہ فلموں کی شوٹنگ اور این او سی سے متعلق سرگرمیاں ریکارڈ کی گئیں۔ فلم پالیسی کے تحت پہلی بار اتراکھنڈ فلم ایوارڈ 2024 اور 2025 کا بھی انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ ایوارڈز ریاست میں تیار کی گئی یا فلمائی جانے والی فلموں کے ساتھ ساتھ مقامی بولیوں اور ہندوستانی زبانوں کی فلموں کے ساتھ فنکاروں، تکنیکی ماہرین اور دیگر تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اعزاز دیں گے۔

بینکنگ اسکیموں اور قرضوں کی تقسیم کو تیزی لائیں

بینکوں کو اپنے آپ کو محض ڈپازٹ بڑھانے تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے: اے ڈی ایم کے مشرا

دہرہ دون: ضلعی مشاورتی کمیٹی اور ضلعی سطح کی جائزہ کمیٹی کا سہ ماہی اجلاس جمعرات کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو) کے کے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مشرا ضلع میں کام کرنے والی مختلف بینکنگ اسکیموں، مالی شمولیت، زراعت، صنعت اور خود روزگار اسکیموں کا جائزہ لیں گے۔ اس موقع پر انہوں نے عہدیداروں اور بینکوں کے نمائندوں کو سخت ہدایات جاری کیں کہ وہ حکومت کی فلاحی اسکیموں کے تحت مستحق مستحقین کو قرضوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں اور زیر التوا مقدمات کو جلد نمٹائیں۔ میٹنگ کے دوران، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بینک وار کریڈٹ ڈپازٹ (CD) تناسب کا مکمل جائزہ لیا۔ انہوں نے اس وقت سخت ناراضگی کا اظہار کیا جب ضلع میں ایس بی آئی (20.07 فیصد)، پی این بی (34.91 فیصد)، یونین بینک آف انڈیا (36.27 فیصد) اور یوکو بینک (38.12 فیصد) کا سی ڈی ریشو 40 فیصد کے ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے معیار سے کم پایا گیا۔ اے ڈی ایم نے واضح کیا کہ بینکوں کو اپنے آپ کو ڈپازٹس بڑھانے تک محدود نہیں رکھنا چاہیے، بلکہ قرض کی سرمایہ کاری میں اضافہ کر کے ضلع کی معاشی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ انہوں نے پسماندہ بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ مخصوص ایکشن پلان تیار کریں اور فوری طور پر اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قرض کی تقسیم کے عمل کو آسان بنانے اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینے والی اسکیموں پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے پرائمری سیکٹر میں آرگینک کاشتکاری کی حوصلہ افزائی کی اور پی ایم سیلف ایمپلائمنٹ اسکیم، ویر چندر سنگھ گڑھوالی اسکیم، چیف منسٹر یوتھ انٹرپرینیور ڈیولپمنٹ مہم، پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم، او ڈی او پی، این آر ایل ایم اور کسان کریڈیٹ جیسی اسکیموں میں غیر ضروری تاخیر کے خلاف ہدایات دیں۔ انہوں نے کسانوں کے لیے فصلوں کی بیمہ کو یقینی بنانے اور دور دراز کے علاقوں میں ڈیجیٹل بینکنگ کو مضبوط بنانے کے لیے بینک کرسپانڈنٹ (BCs) کو فوری طور پر فعال کرنے کی بھی ہدایت کی۔

سوچھتا ہی سیوا ابھیان کے تحت رشی کیش، پتھوراگڑھ اور ٹنک پور میں سوچھ پاٹھ شالا کا اہتمام

اس پروگرام کا مقصد طلباء کو سوچھتا سفیر کے طور پر شامل کر کے "فضلہ کو الگ کریں، شہر کو صاف کریں" کے پیغام کو پھیلانا تھا

پتھوراگڑھ/دہرہ دون: پتھوراگڑھ میں ایک "ویسٹ ٹو آرٹ" سرگرمی کا انعقاد کیا گیا، جس کا مقصد طلباء کو فضلہ مواد کو تخلیقی طور پر استعمال کرنے کی ترغیب دینا اور صفائی اور ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ جمعرات کو، سوچھتا ہی سیوا ابھیان کے تحت، مونی کی ریتی-ڈھل والا میونسپل کونسل نے پورنند پبلک اسکول سے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ پلانٹ تک 28 طلباء کے لیے تعلیمی دورے کا اہتمام کیا۔ طلباء کو ماخذ پر فضلہ کی علیحدگی، جمع کرنے، چھانٹنے، ری سائیکلنگ، پروسیسنگ، اور سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگانے کے بارے میں عملی معلومات فراہم کی گئیں۔ چیف سینٹری انسپکٹر مسٹر تنن ستی اور سینٹری انسپکٹر مسٹر کمل سنگھ چوہان نے طلباء کو فور اسٹریم ویسٹ سیگریگیشن، پلاسٹک مینجمنٹ اور ویسٹ ٹو ریسورس جنریشن کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ میونسپل چیئر پرسن محترمہ نیلم بجلوان نے تقریب میں صفائی کا عہد کروایا۔ اس پروگرام کا مقصد طلباء کو صفائی کے سفیر کے طور پر تخلیق کرنا اور "فضلہ کو الگ کرنا، شہر کو صاف کرنا" کے پیغام کو پھیلانا تھا۔ ٹنک پور میونسپل کونسل نے بھی سوچھتا ہی سیوا ابھیان-2026 کے تحت شہر کے علاقے میں بڑے پیمانے پر صفائی مہم چلائی۔ اس مہم کے دوران دین دیال اپادھیائے پارک میں درخت لگا کر صفائی اور ماحولیاتی تحفظ کا پیغام دیا گیا۔ میونسپل کونسل نے بازار کے علاقے میں کپڑے کے تھیلے بھی تقسیم کیے، جس سے ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک کے خلاف عوامی آگاہی مہم چلائی گئی۔ سوچھتا ہی سیوا ابھیان کے ایک حصے کے طور پر، آج جی جی آئی سی پتھوراگڑھ میں ایک "ویسٹ ٹو آرٹ" سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا بنیادی مقصد طلباء کو ضائع شدہ اور فضلہ مواد کا تخلیقی استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ صفائی اور ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ پروگرام کے دوران، طلباء نے تخلیقی طور پر پلاسٹک کی بوتلوں، کاغذ، کپڑے، اور دیگر ضائع شدہ اور ناکارہ مواد سے مختلف قسم کی خوبصورت اور مفید آرائشی اشیاء تیار کیں۔ طلباء نے اپنی فنی صلاحیتوں اور تخلیقی سوچ کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ ناکارہ مواد کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے سے پرکشش اور مفید اشیاء میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

IIT روڑکی میں RuTAG 2.0 سالانہ جائزہ اجلاس لیبارٹری سے نچلی سطح تک دیہی ٹیکنالوجیز کو تبدیل کرنے پر توجہ مرکوز

دہرہ دون: رورل ٹکنالوجی ورکنگ گروپ (RuTAG 2.0) کی تیسری سالانہ جائزہ میٹنگ آج انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی روڑکی (IIT روڑکی) میں شروع ہوئی اور 24-25 ستمبر 2026 کو منعقد ہو رہی ہے۔ میٹنگ میں محققین، سائنسدانوں اور سرکردہ IITs اور سائنسی اداروں کے عہدیداروں کو اکٹھا کیا گیا، جس میں RuTAG2 کی ترقی کے چیلنجز کے تحت ٹیکنالوجی کی ترقی کا جائزہ لیا گیا۔ نچلی سطح تک نفاذ، اور پائیدار اور وسیع پیمانے پر دیہی ٹیکنالوجیز کو اپنانے کے لیے حکمت عملیوں پر غور کرنا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت حکومت ہند کے پرنسپل سائنٹفک ایڈوائزر (PSA) پروفیسر اجے کمار سود نے کی۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر پروویندر مینائی، سائنسی سکریٹری، دفتر کے پرنسپل سائنسی مشیر؛ اور پروفیسر کمل کشور پنت، ڈائریکٹر، آئی آئی ٹی روڑکی؛ پروفیسر وویک ملک، ڈین (SRIC)، IIT روڑکی؛ اور پروفیسر ایس کے سنگل، پی آئی، روٹیگ، آئی آئی ٹی روڑکی موجود تھے۔ IIT مدراس، IIT بمبئی، IIT دہلی، IIT روڑکی، IIT گوہاٹی، NAARM-ICAR حیدرآباد، اور SKUAST کشمیر کے RuTAG مراکز کے نمائندے پروجیکٹ کی پیشرفت کا جائزہ لینے، نچلی سطح پر عمل آوری سے متعلق چیلنجوں پر تبادلہ خیال کرنے، اور وسیع پیمانے پر ٹکنالوجی کو اپنانے کے قابل حکمت عملی تیار کرنے کے لیے میٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے، حکومت ہند کے پرنسپل سائنسی مشیر پروفیسر اجے کمار سود نے کہا کہ دیہی ٹیکنالوجیز کو سائنسی اختراع سے آگے بڑھنا چاہیے اور نچلی سطح پر بامعنی اثر پیدا کرنے کے لیے فزیبلٹی، استطاعت، موافقت اور وسیع پیمانے پر اپنانے کی صلاحیت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے لیبارٹریوں میں کی جانے والی اعلیٰ سطحی تحقیق کو دیہی برادریوں، گھرانوں، زرعی شعبوں اور زمین پر موجود دیگر ایپلی کیشنز کے لیے عملی حل میں ترجمہ کرنے میں RuTAG کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے نچلی سطح پر تعیناتی کو مضبوط بنانے، کمیونٹی کی شرکت کو بڑھانے، نفاذ کے چیلنجوں سے نمٹنے اور دیہی ٹیکنالوجیز کو وسیع پیمانے پر اپنانے کے حصول کے لیے خود انحصار مقامی انٹرپرائز ماڈل تیار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

پروفیسر اجے کمار سود نے کہا، "دیہی ٹیکنالوجی کا حقیقی اثر لیبارٹری سے باہر حقیقی ضروریات کو موثر طریقے سے حل کرنے کی صلاحیت میں ہے۔ RuTAG کے تحت تیار کی گئی ٹیکنالوجیز کو نچلی سطح پر دیرپا اثر پیدا کرنے کے لیے عملی، سستی، موافقت پذیر، اور وسیع پیمانے پر اپنانے کے قابل ہونا چاہیے۔ دیہی برادریوں کے وسیع تر حصے کے لیے قابل رسائی حل۔" ڈاکٹر پروویندر مینائی، سائنسی سکریٹری، دفتر پرنسپل سائنسی مشیر، نے RuTAG 2.0 کے تحت تعلیمی تحقیق، ٹیکنالوجی کی ترقی، اور نچلی سطح پر عمل درآمد کے درمیان ہموار اور نتیجہ پر مبنی روابط کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سائنسی اختراع کی کامیابی اس کے موثر اختیار کرنے، مستقل استعمال اور آخری صارفین پر ٹھوس اثرات سے ظاہر ہونی چاہیے۔

ودیا سمیکشا کیندر سنگ میل ثابت ہوگا: ڈاکٹر دھن سنگھ راوت

محکمانہ وزیر نے ہائر ایجوکیشن ریجنل آفس اور وی ایس کے کا افتتاح کیا

دہرہ دون: ودیا سمیکشا کیندر ریاست میں اعلیٰ تعلیمی نظام کو ڈیٹا پر مبنی، ٹیکنالوجی پر مبنی، شفاف اور نتائج پر مبنی بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ یہ مرکز تمام سرکاری کالجوں میں دستیاب بنیادی ڈھانچے، طلباء کی تعداد اور بنیادی سہولیات کے بارے میں آن لائن ڈیٹا فراہم کرے گا، اور اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے تبادلے اور پروموشن میں بھی سہولت فراہم کرے گا۔ علاقائی دفتر محکمانہ سرگرمیوں کو تیز کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ اعلیٰ تعلیم کے وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے آج یہ بات ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے علاقائی دفتر اور ودیا سمیکشا کیندر کے افتتاح کے موقع پر کہی جو ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن، ننور کھیڑا میں واقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ NEP-2020 کے تحت، ودیا سمیکشا کیندر (اسٹڈی ریویو سینٹر) ریاست میں اسکولی تعلیم کے محکمہ کے تحت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اسی سلسلے میں، ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت تقریباً 5؟ کروڑ (تقریباً 50 ملین ڈالر) کی لاگت سے ایک علاقائی دفتر اور ودیا سمیکشا مرکز تعمیر کیا گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں یہ ملک کا پہلا ودیا سمیکشا مرکز ہوگا۔ یہ مرکز اب تمام سرکاری کالجوں کے بنیادی ڈھانچے، طلباء کی حاضری، امتحان کے نتائج اور اساتذہ کی کارکردگی کی حقیقی وقت میں نگرانی فراہم کرے گا۔ اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے تبادلے اور ترقی کے عمل کے ساتھ ساتھ محکمانہ اسکیموں کا موثر نفاذ بھی ودیا سمیکشا مرکز کے ذریعے کیا جائے گا۔ ڈاکٹر راوت نے کہا

کہ VSK کے ذریعے اسکیموں کی پیش رفت، وسائل کے استعمال اور اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اعلیٰ تعلیم کو مزید بڑھایا جائے گا۔ حاصل کردہ معلومات کا تجزیہ کیا جائے گا اور پالیسی سازی میں استعمال کیا جائے گا۔ اس موقع پر مقامی ایم ایل اے امیش شرما کاؤ نے اعلیٰ تعلیم کے وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت کی پالیسیوں اور اقدامات کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر راوت نے اسکولی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک تاریخی فیصلے لیے ہیں، جو تعلیمی نظام کو نئی بلندیوں پر لے جا رہے ہیں۔ ہائیر ایجوکیشن اپ گریڈیشن کمیٹی کے وائس چیئرمین ڈاکٹر دیویندر بھسین اور ڈاکٹر جے پال سنگھ چوہان نے تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اتراکھنڈ قومی تعلیمی تحقیق اور تربیتی پروگرام (NEP) 2020 کو نافذ کرنے والی پہلی ریاست ہے۔ ڈاکٹر راوت کی رہنمائی میں، NEP کو ریاست میں بھرپور طریقے سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، طلباء، اساتذہ اور اعلیٰ تعلیم کے میدان میں تحقیق کے لیے متعدد اسکیمیں نافذ کی جا رہی ہیں، جن سے طلباء مستفید ہو رہے ہیں۔ اس تقریب کے شرکاء میں رائے پور کے ایم ایل اے امیش شرما کاؤ، ہائر ایجوکیشن اپ گریڈیشن کمیٹی کے وائس چیئرمین ڈاکٹر دیویندر بھسین اور ڈاکٹر جے پال سنگھ چوہان، روس کے سابق مشیر پروفیسر ایم ایس ایم شامل تھے۔ راوت، پروفیسر کے ڈی۔ پروہت، ایس سی ای آر ٹی کی ڈائریکٹر وندنا گبریال، جوائنٹ ڈائریکٹر آف ہائر ایجوکیشن پروفیسر سنگیتا گپتا، ڈاکٹر ممتا ڈنڈی نیتھانی، ڈائریکٹر بیسک ایجوکیشن کے ایس۔ راوت، RUSA نوڈل ڈاکٹر انیتا راوت کے علاوہ مختلف کالجوں کے پرنسپل اور محکمہ جاتی افسران موجود تھے۔

مقصد خالص ہو تو فیصلے کامیاب ہوتے ہیں

پروگرام کے دوران ڈاکٹر راوت نے کہا کہ اگر مقصد خالص ہو تو فیصلے کامیاب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ ملک کی واحد ریاست ہے جس نے طلباء یونین کے انتخابات میں لڑکیوں کو 50 فیصد نمائندگی دی ہے۔ اس فیصلے کو ملک بھر میں سراہا گیا، اور بہت سی یونیورسٹیاں اب طالبات کو زیادہ نمائندگی دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کے تحت کوئی کالج ایسا نہیں جس کی اپنی زمین اور عمارت نہ ہو۔ تمام کالجوں میں 100% خواتین پرنسپل اور فیکلٹی ہیں، اور طلباء کی حوصلہ افزائی کے لیے مختلف وظائف فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اسکولی تعلیم کی طرح، اعلیٰ تعلیم میں بہترین کارکردگی دکھانے والے اساتذہ کو بھکت درشن آؤٹ اسٹینڈنگ ٹیچر ایوارڈ سے بھی نوازا جا رہا ہے۔

چوکی انچارج نے عوامی دربار میں لوگوں کے مسائل سنے

غیر جانبدارانہ طریقہ سے انصاف دلانا پولیس کے فرائض میں شامل ہے: لوکیندر سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی)

دیوبند میں منگلور پولیس چوکی کے انچارج لوکیندر سنگھ نے اپنے دفتر پر عوامی دربار لگا کر فریادیوں کے مسائل اور شکایات کو سنا۔ اس عوامی دربار میں دور دراز سے آنے والے فریادیوں نے اپنی شکایات اور مسائل کو پیش کیا۔ چوکی انچارج نے تمام شکایات کو نہایت سنجیدگی کے ساتھ سنا اور ان مسائل کے حل کے لئے متعلقہ محکموں کے ذمہ داران کو احکامات دیئے۔ لوکیندر سنگھ نے کہا کہ عوام کو درپیش مسائل کو حل کرانا اور انصاف دلانا پولیس کے فرائض میں شامل ہے۔

اس لئے گاؤں کے دائرہ میں رہتے ہوئے سب کو انصاف دلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی فریادی، شکایت کنندہ یا متاثرہ شخص کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ چوکی انچارج نے سبھی فریادیوں کو یقین دہانی کرائی کہ ان کی شکایات اور مسائل کو غیر جانبدارانہ طریقہ سے جلد از جلد حل کرایا جائے گا۔

دوسری خبر میں سرکاری ٹنکی سے پانی بھرنے کے تنازع میں خواتین کے درمیان ہونے والی تلخ کلامی کے بعد ایک شخص نے ایک خاتون کو پھاوڑے سے حملہ کر کے شدید طور پر زخمی کردیا۔ متاثرہ خاتون کے شوہر نے دیوبند کوتوالی میں تحریر دیکر حملہ کرنے والے شخص کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ دیوبند کے قریبی گاؤں مانکی کی باشندہ 50 سالہ اوشا، جمعرات کے روز دوپہر کے وقت اپنے گھر کے سامنے لگی ہوئی سرکاری ٹنکی سے پانی بھر رہی تھی کہ اسی دوران وہاں پڑوس کی دیگر خواتین بھی پانی بھرنے کے لئے آگئیں۔ پانی بھرتے وقت اوشا کی ان خواتین کے ساتھ کسی بات کو لے کر تلخ کلامی ہوگئی۔

الزام ہے کہ پڑوس میں رہنے والا ایک شخص وہاں پہنچ گیا اور اس نے نشہ کی حالت میں اوشا کے ساتھ گالی گلوچ اور تلخ کلامی شروع کردی لیکن جب اوشا نے اس کے اس رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا تو اس شخص نے اوشا پر پھاوڑے سے حملہ کردیا۔ سر میں پھاوڑا لگنے کیوجہ سے اوشا شدید طور پر زخمی ہوگئیں۔ اسی درمیان چیخ و پکار کی آوازیں سن کر گاؤں کے لوگوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر حملہ آور شخص فرار ہوگیا۔ بعد ازاں زخمی خاتون کو دیوبند کے سرکاری اسپتال میں علاج کے لئے داخل کرایا گیا لیکن ڈاکٹروں نے اس کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے ابتدائی میڈیکل ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال کے لئے ریفر کردیا۔ اس واردات سے متعلق اوشا کے شوہر چمیلا نے دیوبند کوتوالی میں تحریر دی ہے۔ کوتوالی انچارج سندیپ بالیان کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر معاملہ درج کر کے اس معاملہ کی تحقیق کی جارہی ہے، انہوں نے کہا کہ رپورٹ آنے کے بعد ملزم کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے یوم وصال پر روحانی محفل کا انعقاد

شیخ جیلانیؒ کو امت کے تمام اولیاء کرام کے امام ہونے کا امتیاز حاصل ہے: مفتی ذوالفقار قاسمی

دیوبند (عارف عثمانی) شیخ المشائخ سلطان العارفین سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی البغدادیؒ کے 887 ویں یوم وصال کے موقع پر ایک روحانی محفل کا انعقاد مظفرنگر کے محلہ کھالا پار میں واقع حاجی بشیر ہاؤس پر عقیدت واحترام کے ساتھ کیا گیا۔ محفل میں قرآن کریم کے ختم کا اہتمام کیا گیا اور سلسلہ قادریہ غوثیہ کے سرخیل امام الاولیاء سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ودیگر مشائخ قادریہ کو ایصال ثواب کیا گیا۔ محفل کی سرپرستی مشائخ کے صحبت یافتہ صوفی ماسٹر محمد اختر خان نے کرتے ہوئے سلاسل تصوف کے اہل اللہ و بزرگان دین کے روحانی احوال و واقعات بیان کیے۔ محفل میں مفتی ذوالفقار علی قاسمی نے کہا کہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو امت کے تمام اولیاء کرام کے امام ہونے کا امتیاز حاصل ہے آپ کو اللہ تعالی نے روحانیت کے بلند ترین مقام پر فائز فرمایا تھا۔ آپ نے مسلسل پندرہ سال تک ہر شب میں ایک قرآن کریم ختم کیا اور عبادت و ریاضت کے اعلی درجہ پر عمل پیرا ہوں۔ محفل کے اختتام پر متعدد بزرگان دین سے اجازت یافتہ اور بانی شاہ اسلامک اکیڈمی قاری محمد خالد بشیر قاسمی نے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی حیات مبارکہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ نجیب الطرفین سادات کرام میں سے ہیں ایران کے شہر گیلان میں آپ کی ولادت یکم رمضان 470 ہجری میں ہوئی، شہر بغداد میں آپ نے علوم اسلامیہ کا حصول کیا ایک زمانہ تک عراق کے صحرا میں عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے بعد بغداد میں مسند علم و وعظ آراستہ کی اور ایک عالم کو فیض یاب کیا آپ کی کتب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب زمانہ میں معروف و مقبول ہیں تقریباً 91 سال کے عمر میں آپ نے شہر بغداد میں 11 ربیع الثانی 561 ہجری کو وصال فرمایا۔ دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔ محفل میں محبوب عالم ایڈووکیٹ، قاری شوکت علی قاسمی، صوفی سرفراز حسین ہاشمی، صوفی حسین قادری، نواب دلشاد الہی اور محمد اخلد حسین احمد وغیرہ نے شرکت کی۔

سوو چھتا ہی سیوا اور سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت خصوصی پروگرام کا انعقاد

ڈویژنل کمشنر کی موجودگی میں لگائے گئے پودے اور ویٹ لینڈ کنزرویشن کا پیغام دیا گیا

مرادآباد (صحافت بیورو) سوو چھتا ہی سیوا اور سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت، ضلع گنگا کمیٹی، سماجی جنگلات ڈویژن، اور تنظیم پریورتن (دی چینج)، مرادآباد کے مشترکہ زیر اہتمام گاؤں موڑا تیا، ڈیولپمنٹ بلاک چھجلٹ میں واقع ویٹ لینڈ میں ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ڈویژنل کمشنر مسز سنگیتا سنگھ کی موجودگی میں ماحولیاتی تحفظ، صفائی ستھرائی اور ویٹ لینڈ کے تحفظ کا پیغام دیا گیا۔

پروگرام کا آغاز مہمانوں نے پودے لگا کر کیا۔ اس کے بعد، ایک نیچر ٹریل کا اہتمام کیا گیا، جس میں اسکول کے بچوں کو ویٹ لینڈ کی مقامی حیاتیاتی تنوع، ہجرت کرنے والے پرندوں اور ویٹ لینڈ کے ماحولیاتی نظام کی اہمیت کے بارے میں آگاہی دی گئی۔ بچوں کو بتایا گیا کہ ویٹ لینڈز پانی کے تحفظ، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد ویٹ لینڈ اور اس کے اطراف میں خصوصی صفائی مہم چلائی گئی۔ اسکول کے بچوں، حکام، محکمہ جنگلات کی ٹیم، اور رضا کاروں نے مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، گیلی زمین کے کنارے سے پلاسٹک کے فضلے کی ایک بڑی مقدار کو اکٹھا کیا۔

اس میں پلاسٹک کی بوتلیں، چپس کے پیکٹ، پلاسٹک کے شیشے اور دیگر ٹھوس فضلہ شامل تھا۔ محکمہ دیہی ترقی نے 100 کلوگرام سے زیادہ جمع ٹھوس فضلہ کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے کو یقینی بنایا۔ صفائی مہم کے بعد، ڈویژنل کمشنر نے موجود افسران اور مہمانوں کے ساتھ، بچوں اور گاؤں والوں سے ویٹ لینڈ کے تحفظ کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ مہم کے دوران ماحولیاتی تحفظ، پلاسٹک کے فضلے کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے اور پانی کے قدرتی ذرائع اور گیلے علاقوں کو صاف رکھنے کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر انامیکا ترپاٹھی نے بچوں کو درختوں کی مختلف اقسام کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں، انہیں ان کی ماحولیاتی اہمیت سے آگاہ کیا۔

ہائی وے پر غیر قانونی کٹ سے حادثہ ہوا تو متعلقہ انجینئر کے خلاف ایف آئی آر ہوگی: ڈی ایم

سڑک حفاظتی مہم میں غفلت برتنے والے افسران کے خلاف کارروائی کا انتباہ

دیوبند (عارف عثمانی) ضلع مجسٹریٹ اروند کمار چوہان کی صدارت میں کلکٹریٹ میں ضلع سڑک حفاظتی کمیٹی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع میں سڑکوں پر حادثات کی روک تھام اور سڑک حفاظتی نظام کو مزید موثر بنانے کے سلسلے میں مختلف نکات کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ سڑک حفاظتی مہم میں کسی بھی قسم کی لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے لاپروائی برتنے والے افسران سے وضاحت طلب کرنے کے ساتھ ان کی تنخواہ روکنے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں دی گئی ہدایات پر صد فیصد عمل درآمد یقینی بنایا جائے اور مہم میں غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ نے این ایچ اے آئی کے ایگزیکٹو انجینئر کو ہدایت دی کہ تمام ٹول پلازہ اور دہلی-دہرادون اکنامک کوریڈور پر چلنے والی ایمبولینسوں کے آپریٹروں کے فون نمبر ضلع کے تمام تھانوں میں نمایاں طور پر چسپاں کرائے جائیں، تاکہ ضرورت کے وقت فوری طور پر ایمبولینس کی سہولت حاصل کی جاسکے۔ انہوں نے محکمہ جنگلات کے متعلقہ افسر کو دہلی-یمونوتری روڈ پر سڑک کی پختہ سطح سے متصل درختوں کا مشترکہ معائنہ کرنے کی ہدایت دی، تاکہ حادثات سے بچاؤ کے لیے ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔ اروند کمار چوہان نے متعلقہ پولیس افسر کو ہدایت دی کہ حادثات کے اعداد و شمار کی آئی ریڈ پورٹل پر آن لائن مانیٹرنگ کے لیے باقاعدگی سے فیڈنگ کی جائے۔ انہوں نے اپشہ کے متعلقہ افسر کو مظفرنگر-سہارنپور روڈ پر نشان زدہ بلیک اسپاٹس پر مختصر مدتی اصلاحاتی کام آئندہ میٹنگ سے قبل مکمل کرانے کی ہدایت دی۔ این ایچ اے آئی کے متعلقہ افسران کو ہدایت دی گئی کہ متعلقہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور سی او سے فوری طور پر رابطہ قائم کرکے ہائی وے پر موجود غیر قانونی کٹ بند کرائے جائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے سخت انتباہ دیا کہ مستقبل میں اگر کسی غیر قانونی کٹ کے سبب حادثہ پیش آتا ہے تو متعلقہ علاقے کے این ایچ اے آئی سائٹ انجینئر کا نام بھی ایف آئی آر میں شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے سڑک حفاظتی نظام سے وابستہ اہم محکموں کو روزانہ سڑک حفاظت سے متعلق بیداری پروگرام منعقد کرانے کی ہدایت دی۔ سرساوہ کٹ پر طویل مدتی روڈ سیفٹی اصلاحات کے لیے ضروری ڈی پی آر فوری طور پر حکومت کو بھیجنے کی ہدایت این ایچ اے آئی روڑکی کے متعلقہ افسران کو دی گئی۔ میٹنگ میں سی ڈی او ڈاکٹر سنیل کمار ورما، اے ڈی ایم سنتوش بہادر سنگھ، محکمہ تعمیرات عامہ کے ایگزیکٹو انجینئر دھرمندر سنگھ، اے آر ٹی او انتظامیہ وانفورسمنٹ، میونسپل کارپوریشن، نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف سمیت دیگر متعلقہ محکموں کے افسران موجود رہے۔

کوآپریٹو کے ذریعے خوشحالی کے وژن کو نچلی سطح تک پہنچانے پر زور

ایم ایل سی اور ضلع پنچایت صدر کی موجودگی میں کیا گیا پروگرام کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ریاست میں کوآپریٹو تحریک کو تیز کرنے اور نچلی سطح تک تعاون کے ذریعے خوشحالی کے وژن کو پھیلانے کے لیے پنچایت بھون کے آڈیٹوریم میں ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت ایم ایل سی ڈاکٹر جے پال سنگھ ویست اور ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر شیفالی سنگھ چوہان نے کی۔

پروگرام میں کوآپریٹو سوسائٹیوں کی پیداواری صلاحیت اور منافع میں اضافہ، کوآپریٹو ڈپارٹمنٹ کی جانب سے چلائی جانے والی مختلف اسکیموں کے موثر نفاذ کو یقینی بنانے اور ان کے بارے میں معلومات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پروگرام کے دوران کرشک سمردھی یوجنا کا آغاز اور ریاست کے وزیر اعلیٰ کے ذریعہ بھارت ٹیکسی یوجنا کا افتتاح لکھنؤ سے براہ راست نشر کیا گیا۔ پروگرام کے دوران بتایا گیا کہ کرشک سمردھی یوجنا کے تحت چھوٹے اور معمولی کسانوں کو اتر پردیش کوآپریٹو گرام وکاس بینک لمیٹڈ کے ذریعے 6 فیصد کی شرح سود پر 6 لاکھ روپے تک کے قرضے دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس اسکیم کا مقصد کسانوں کو زراعت اور متعلقہ سرگرمیوں کے لیے ضروری مالی امداد فراہم کر کے ان کی معاشی حالت کو مضبوط کرنا ہے۔ کوآپریٹو سیکٹر کے تحت بھارت ٹیکسی اسکیم بھی شروع کی گئی۔ اس سے عام لوگوں کو بہتر تجارت اور نقل و حمل کی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسکیم کے تحت، گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو، جنہیں "ساتھی" بھی کہا جاتا ہے، کو کسی کمپنی کو کوئی کمیشن ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ اس سے نہ صرف ڈرائیوروں کو آمدنی کے بہتر مواقع میسر ہوں گے بلکہ عام لوگوں کو سفری سہولیات فراہم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

پروگرام کے دوران بتایا گیا کہ ریاستی حکومت نے PACS-B (ملٹی پرپز پرائمری ایگریکلچرل کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹیز) کو ایک کثیر مقصدی فارمیٹ دیا ہے تاکہ انہیں خود انحصار اور زیادہ موثر بنایا جا سکے۔ اب، PACS-B مختلف تجارتی اور عوامی بہبود کی سرگرمیاں انجام دے سکے گا، جس سے معاشروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور دیہی علاقوں میں کسانوں کو مختلف مقامی خدمات فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔

کسانوں کو کھادوں اور بیجوں کی بروقت دستیابی کو یقینی بنانے اور PACS-B کو مزید منافع بخش بنانے کے لیے، سود سے پاک قرض کی حد روپے۔ تمام PACS-B کے لیے 10 لاکھ روپے بڑھا کر روپے کر دیے گئے ہیں۔ 15 لاکھ اس سے سوسائٹیاں 5000 روپے تک کھاد اور بیج کا بندوبست کرسکیں گی۔ 15 لاکھ اور کسانوں کے لیے زرعی آدانوں تک بروقت رسائی کی سہولت فراہم کرنا۔ مزید برآں، سوسائٹیوں کو اس قرض پر سود ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بینک کے چیرمین چودھری وجے بھان سنگھ، اتر پردیش لینڈ ڈیولپمنٹ بینک کے نمائندے رام کشور لودھی، جیتیندر سنگھ، بلاک پرمکھ مرادآباد منیش سنگھ، بلاک پرمکھ بھگت پور، سنتوش سنگھ، بلاک پرمکھ مندھا پانڈے، نودیپ یادو، جوائنٹ کمشنر اور کوآپریٹو سیکٹر سے وابستہ لوگوں کی شرکت رہی۔

پولیس نے چوری ہونے والے بچہ کو بحفاظت کیا برآمد

سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے پولیس نے بچہ چوری کرنے والی خاتون کو گرفتار کیا: ایس پی سیٹی

دیوبند (عارف عثمانی)

سہارنپور کے سرکاری زنانہ اسپتال سے نومولود بچہ کی چوری ہونے کے 56 گھنٹوں کے اندر پولیس نے اس واردات کا راز فاش کردیا۔ پولیس نے بچہ چوری کرنے والی خاتون کو گرفتار کرلیا اور بچہ کو بحفاظت برآمد کرکے اس کے والدین کے سپرد کردیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے وہ بچہ چوری کرنے والی خاتون تک پہنچ پائی ہے۔ واضح ہو کہ 21 ستمبر کو ضلع اسپتال سے ایک نومولود بچہ کی چوری ہوجانے پر وہاں افراتفری کا عالم پیدا ہوگیا تھا۔ اہل خانہ کی شکایت پر جنک پوری تھانہ میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے ملزمہ خاتون کو گرفتار کیا۔ گرفتار کی گئی خاتون کی پہچان آشوا اہلیہ انکور کے طور پر ہوئی ہے جو تیتروں علاقہ کی باشندہ بتائی گئی ہے۔ لیکن فی الحال وہ ہریدوار کے بہادرآباد میں قیام پذیر ہے۔ ایس پی سیٹی ویوم بندل کے مطابق سخت پوچھ تاچھ کے دوران خاتون نے بتایا کہ تقریباً چار سال قبل اس کی شادی بہادرآباد میں ہوئی تھی لیکن اس دوران اس کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بچہ پانے کے لالچ میں اس نے ایک پرائیویٹ اسپتال کی خاتون ڈاکٹر سے رابطہ کیا تھا۔ پولیس کے مطابق اس واردات کے دن ملزمہ خاتون نے ضلع اسپتال میں بچے کے والد کو باتوں میں الجھا کر آدھار کارڈ لانے کے بہانے بھیج دیا اور بچہ کو لے کر فرار ہوگئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ عورت اس بچہ کو لے کر بہادرآباد کے ایک نجی اسپتال میں گئی تھی جہاں سے پولیس نے بچہ کو بحفاظت برآمد کرکے اس کے والدین کو سونپ دیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس معاملہ میں اسپتال کے اسٹاف سمیت کئی لوگوں کے ملوث ہونے کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جانچ کی بنیاد پر اگلی قانونی کارروائی کی جائے گی۔

طلباء نے کینوس پر ترقی یافتہ ہندوستان کی تصویر بنائی، سیوا سنکلپ مہم کے تحت اسکولوں میں منعقد پروگرام

دیوبند (عارف عثمانی)

جمعرات کو مختلف تعلیمی اداروں نے "انڈیا آف مائی ڈریمز" مہم کے تحت پروگرام منعقد کیے، جو مرکزی حکومت کے "سیوا سنکلپ ابھیان" کا حصہ ہے۔ ان پروگراموں کے دوران طلباء نے پینٹنگ کے ذریعے ترقی یافتہ ہندوستان کی جھلک دکھائی۔ ایچ اے وی انٹر کالج میں ایک پوسٹر اور تقریری مقابلے میں طلباء نے صاف ستھرے، ماحول دوست، تکنیکی طور پر قابل اور سماجی طور پر امتیازی ہندوستان کی تصویر پیش کی۔ 12 ویں جماعت کے طالب علم سنو نے پوسٹر مقابلہ جیتا اور راج آریہ نے تقریری مقابلہ جیتا۔ مہمانان خصوصی بی جے پی شہر صدر ارون گپتا، منڈل کے نائب صدر انکت کمار، رام موہن سینی، رام کمار بھٹ نگر اور محمد اسلام نے تعلیم، ٹیکنالوجی، ماحولیاتی تحفظ، صفائی ستھرائی اور سماجی اتحاد کو ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد قرار دیا۔ پرنسپل ہیم سنگھ اور عملہ موجود تھا۔ بی اے تھرڈ ایئر کی طالبہ عالیہ نے گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں جنرل نالج کے مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پرنسپل ڈاکٹر گورو بالیان اور عملہ موجود تھا۔ گورنمنٹ ماڈل کالج، کپوری گووند پور میں "ترقی یافتہ ہندوستان 2047" کے موضوع پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ بی ایس سی کی فرسٹ ایئر کی طالبہ مانسی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ پرنسپل ڈاکٹر راکیش کمار اور عملہ موجود تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول دیوال ہری میں طلباء نے نعرہ بازی اور پوسٹر مقابلے میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

تیندوے سے متاثرہ دیہات میں گشت کی جا ری، گاؤں کے افراد اور اسکول کے بچوں کو جنگلی جانوروں کے تحفظ کے بارے میں کیا جارہا آگاہ

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع میں انسان اور تیندوے کے تنازع پر قابو پانے کے لیے محکمہ جنگلات کا ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ سماجی جنگلات کے ڈویژنل ڈائرکٹر ڈاکٹر ونے کمار سنگھ نے بتایا کہ بچاؤ ٹیمیں تیندوے سے متاثرہ دیہاتوں میں دن رات گشت کر رہی ہیں۔ حساس علاقوں میں لگائے گئے ٹریپ کیمروں کی بھی باقاعدگی سے نگرانی کی جارہی ہے اور ضرورت کے مطابق انہیں منتقل کیا جارہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تیندووں کے مقامات کا پتہ لگا کر شناخت شدہ مقامات پر پنجرے لگائے جارہے ہیں۔ ٹھاکردوارہ اور کانٹھ تحصیل کے علاقوں میں تیندوے کے نظر آنے کی

اطلاع ملنے پر، ریسکیو ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچیں، مقامات کا سراغ لگایا اور مطلوبہ مقامات پر پنجرے لگائے۔ گاؤں فولاد پور، ترلوک پور ماجھرا، سلطان پور دوست، بہاپور، کرن والا جبدی، کشن پور گاڈی، پٹھانگی اور پٹھان گنج اور دیگر حساس دیہاتوں میں لاؤڈ سپیکر سے لگی گاڑیوں کے ذریعے عوام کو تیندوے سے حفاظت اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ ریسکیو ٹیموں نے متاثرہ دیہات کے مختلف اسکولوں کا دورہ کیا اور طلباء کو تیندوے سے حفاظتی اقدامات سے آگاہ کیا۔ ریسکیو آپریشن میں آگرہ ایس او ایس، وائلڈ لائف ٹرسٹ آف انڈیا، دہرادون، کانپور ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ ساتھ سنبھل، رام پور، بجنور اور مرادآباد فاریسٹ ڈویژن کے علاقائی جنگلاتی افسران اور فیلڈ اسٹاف دن رات آپریشن میں مصروف ہیں۔

زیرو کمیشن پر چلے گی بھارت ٹیکسی، ڈرائیوروں کو ملے گا 5 لاکھ روپے کا سماجی تحفظ: وزیراعلیٰ

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر مملکت برائے تعاون اور شہری ہوا بازی مرلیدھر موہول نے بدھ کو بھارت ٹیکسی اور وزیراعلیٰ کسان خوشحالی اسکیم کا آغاز کیا۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کے ساتھ ساتھ دو پہیہ اور تین پہیہ والے ڈرائیور بھی رجسٹریشن کر کے اور زیرو کمیشن فیس ادا کر کے بھارت ٹیکسی میں شامل ہوسکیں گے۔ ڈرائیوروں کو 5 لاکھ روپے کی سماجی تحفظ کا وعدہ کیا گیا ہے۔ فی الحال یہ سروس لکھنؤ، گورکھپور، وارانسی اور پریاگ راج میں شروع کی گئی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ بھارت ٹیکسی نہ صرف مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی خدمت فراہم کرے گی بلکہ نوجوانوں کے لیے روزگار کا ذریعہ بھی بنے گی۔ انہوں نے وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ کو بھارت ٹیکسی کی طرز پر دیہی بس سروس کو فروغ دینے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اس سے لاکھوں نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع کھل سکتے ہیں۔ پریاگ راج مہا کمبھ 2025 کے دوران ریپیڈو کی خدمات کی مثال دیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے عقیدت مندوں کو سنگم، ریلوے اسٹیشن اور ہوائی اڈے تک بائک کے ذریعے پہنچانے میں تعاون کیا۔ اس سے مسافروں کو سہولت میسر آئی اور ٹریفک میں خلل کو روکا گیا۔ وزیراعلیٰ کسان خوشحالی اسکیم کے تحت، اترپردیش کوآپریٹو رورل ڈیولپمنٹ بینک سے کسانوں کو دیے جانے والے قرضوں پر سود کی شرح 11 فیصد سے کم کر کے چھ فیصد کردی گئی ہے۔ کھیتی باڑی اور زرعی مشینری کیلئے طویل مدتی قرضے دستیاب کرائے جائیں گے۔ آنے والے سالوں میں پانچ لاکھ چھوٹے اور معمولی کسانوں کو فائدہ پہنچانے کا ہدف ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ 2017 سے لے کر اب تک 8.6 ملین چھوٹے اور معمولی کسانوں کے 36,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے قرض معاف کیے گئے ہیں۔ تقریباً ساڑھے نو سالوں میں 2.4 ملین ہیکٹر اراضی کو آبپاشی کی اضافی سہولیات سے جوڑ دیا گیا ہے۔ نجی ٹیوب ویل والے 16 لاکھ سے زائد کسانوں کو مفت بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں اس وقت 122 شوگر ملیں کام کررہی ہیں۔ ان میں سے 100 سے زائد ملیں چوتھے روز گنے کی قیمت ادا کررہی ہیں۔ گزشتہ نو برسوں کے دوران کسانوں کو گنے کی قیمت کی مد میں 3.30 لاکھ کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔

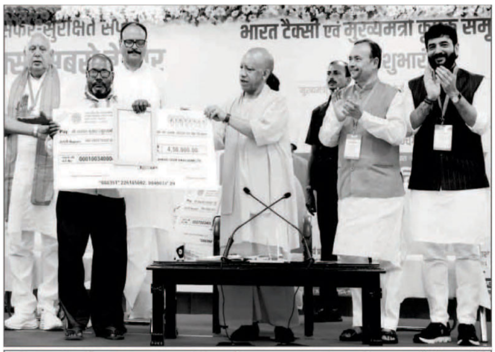

لکھنؤ: وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر مملکت مرلی دھر موہول نے ”مکھیہ منتری کرشک سمردھی یوجنا“ کے ای پورٹل، اور رک ستو موبائل ایپ اور یوپی سی ڈی سی موبائل ایپ کا آغاز کیا اور مستفیدین میں چیک تقسیم کیے۔

گورنر نے ’سیوا سنکلپ ابھیان-2026‘ کے تحت خون عطیہ کیمپ کا کیا افتتاح

لکھنؤ::اتر پردیش کی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے آج ”سیوا سنکلپ ابھیان-2026“ (17 ستمبر سے 17 اکتوبر 2026) کے ایک حصے کے طور پر جن بھون میں، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی، لکھنؤ کے شعبہ ٹرانسفیوژن میڈیسن کے زیر اہتمام رضا کارانہ خون عطیہ کیمپ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر جن بھون میں کام کرنے والے افسران اور ملازمین نے جوش وجذبے کے ساتھ رضا کارانہ طور پر خون کا عطیہ دیا۔ کیمپ میں کل 39 یونٹ خون جمع کیا گیا۔ گورنر نے خون کا عطیہ دینے والے افسران اور ملازمین سے ملاقات کی اور ان کے انسانی اور فلاحی کاموں کو سراہتے ہوئے انہیں تعریفی اسناد سے نوازا۔ انہوں نے ذاتی طور پر عطیہ دہندگان سے ملاقات کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ”سیوا سنکلپ ابھیان-2026“ کے تحت منعقد کیے گئے اس کیمپ کا مقصد رضا کارانہ خون کے عطیہ کی حوصلہ افزائی کرنا اور ضرورت مند مریضوں کے لیے خون کی دستیابی کو یقینی بنانے میں مدد کرنا ہے۔ ایسے خدمت پر مبنی پروگراموں کے ذریعے افسران اور ملازمین کو سماجی بہبود اور انسانی خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، گورنر کے اسپیشل آفیسر (اضافی چیف سکریٹری سطح)، پروفیسر سونیا نتیانند، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی لکھنؤ کی وائس چانسلر، ٹرانسفیوژن میڈیسن کے شعبہ کے ڈاکٹر اور ہیلتھ ورکر اور جن بھون کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔

چیف الیکشن کمشنر کو سنجے سنگھ نے بنایا نشانہ

گیانیش کمار کی گرفتاری اور ان کے دور میں ہوئے الیکشن منسوخ کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ: عام آدمی پارٹی کے اترپردیش کے انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے الیکشن کمیشن کے کام کاج اور ووٹر لسٹ میں تبدیلیوں پر سنگین سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے دو الیکشن کمشنروں کے مبینہ 14 اعتراضات کا حوالہ دیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو نشانہ بنایا۔ سنجے سنگھ نے گیانیش کمار کی گرفتاری اور ان کے دور میں ہونے والے انتخابات کو منسوخ کرنے اور دوبارہ کرانے کا بھی مطالبہ کیا۔ یہ تنازعہ ایک رپورٹ کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 مہینوں میں کمیشن کے بعض فیصلوں پر 14 اعتراضات اٹھائے ہیں۔ رپورٹ میں فارم 6 میں تبدیلی، ووٹر لسٹ میں اضافے اور حذف کرنے اور انتخابی ڈیٹا کی مرکزیت سے متعلق مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ SIR اور ووٹر لسٹوں پر سنجے سنگھ کے سوالات: سنجے سنگھ نے الزام لگایا کہ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے اور حذف کرنے کے عمل کو مرکزی بنانے سے مقامی عہدیداروں کے اختیارات متاثر ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس نظام کے حوالے سے کمیشن کے اندر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں تو وضاحت فراہم کی جائے۔ انہوں نے SIR (Special Intensive Revision Process) کو بھی نشانہ بنایا۔ سنجے سنگھ نے دعویٰ کیا کہ دہلی اور مغربی بنگال سمیت کئی جگہوں پر ووٹر کے ناموں کو فہرست سے ہٹائے جانے یا تصدیق کے التوا کے کیس رپورٹ ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے عام ووٹروں کے حق رائے دہی پر سوال اٹھتے ہیں۔ گیانیش کمار کی گرفتاری اور انتخابات منسوخ کرنے کا مطالبہ: اے اے پی ایم پی نے کہا کہ گیانیش کمار عہدے پر رہتے ہوئے منصفانہ انتخابات ممکن نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بہار، مغربی بنگال، دہلی، ہریانہ اور مہاراشٹر سمیت ریاستوں میں انتخابات منسوخ کر کے دوبارہ کرائے جائیں۔

اجے رائے نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر اٹھائے سوال

وارانسی کے انتخابی نتائج کی جانچ کا کیا مطالبہ

وارانسی: لوک سبھا انتخابات کے دوران وارانسی پارلیمانی حلقے کے پورے انتخابی نتائج کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک اہم میڈیا رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے، اجے رائے نے کہا کہ گزشتہ 10 مہینوں میں، دو الیکشن کمشنروں نے 14 بار کمیشن کے فیصلوں سے تحریری اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس پارٹی کا خیال ہے کہ یہ انکشاف ادارے کے اندرونی عمل اور غیر جانبداری کے بارے میں اٹھائے جانے والے سوالات کی تصدیق کرتا ہے۔ اکثریت کے اصول کو نظر انداز کرنے کا الزام: اجے رائے نے کہا کہ قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اور کانگریس پارٹی نے طویل عرصے سے انتخابی عمل پر حکمراں جماعت کے اثر و رسوخ کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ الیکشن کمیشن ایک خود مختار آئینی ادارہ ہے تاہم چیف الیکشن کمشنر کا دیگر ارکان کے اعتراضات کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ جمہوریت کے لیے باعث تشویش ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کمیشن میں تینوں کمشنرز کو مساوی اختیار حاصل ہے اور کسی بھی معاملے پر اختلاف رائے کی صورت میں حتمی فیصلہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ ایک شخص کا فیصلہ سپریم سمجھا جاتا ہے اور آئین کی روح کے خلاف ہے۔ انتخابی عمل کو متاثر کرنے کے دعوے: ووٹر لسٹوں کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ کانگریس پارٹی جعلی ووٹروں کو شامل کرنے، درست ووٹروں کو حذف کرنے اور نئی درخواستوں کے لیے استعمال ہونے والے فارم 6 میں غیر قانونی تبدیلیوں کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے درمیان مبینہ ملی بھگت سے جمہوری نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ وقت ہے کہ الیکشن کمیشن کے تمام سابقہ فیصلوں کا معروضی طور پر جائزہ لیا جائے اور وارانسی انتخابی نتائج کی آزادانہ تحقیقات کی جائیں۔ اقلیتی محکمہ کی میٹنگ: نئی دہلی کے اندرا بھون میں یوپی کانگریس اقلیتی محکمہ (مغربی زون) کی ایک اہم حکمت عملی اور جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔ ریاستی کانگریس کے انچارج راجندر پال گوتم اور اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے قومی صدر عمران پرتاپ گڑھی نے نمایاں شرکت کی۔ راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ کرم ویر سنگھ بدھ، قومی سکریٹری سنجیو آریہ، کنال چودھری اور کئی دیگر سرکردہ لیڈران نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران آئندہ تنظیمی پروگراموں، بوتھ سطح پر پارٹی کو مضبوط کرنے اور مغربی اتر پردیش میں عوامی مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے حکمت عملی مرتب کی گئی۔ رہنماؤں نے کارکنوں کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے اور عوام الناس کے ساتھ مسلسل رابطے برقرار رکھنے پر زور دیا۔

سپا سربراہ اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن کے کام کاج پر اٹھائے سوال

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے بدھ کو لکھنؤ کے ایس پی آفس میں پریس کانفرنس میں الیکشن کمیشن کے کام کاج پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کمیشن کی غیر جانبداری کے حوالے سے سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت میں تمام پارٹیوں کے لیے الیکشن کرانے والے ادارے پر اعتماد ضروری ہے۔ اکھلیش یادو نے ایک حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 مہینوں میں 14 بار کمیشن کے بعض فیصلوں اور طریقہ کار پر اعتراضات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کمیشن کے اندر ارکان کو فیصلوں پر اعتراضات اٹھانا پڑ رہے ہیں تو اس کی عوامی وضاحت ہونی چاہیے۔ ایس پی صدر نے کہا کہ پارٹی 2022 کے اترپردیش اسمبلی انتخابات کے بعد سے انتخابی عمل پر سوال اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انتخابی فہرستوں سے ایس پی کی حمایت کرنے والے ووٹروں کے ناموں کو ہٹانے سے متعلق شکایات کمیشن کو پیش کی گئیں، لیکن کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اکھلیش نے ووٹنگ کے عمل اور عہدیداروں کی تعیناتی سے متعلق پارٹی کی شکایات کا حوالہ دیتے ہوئے میراپور، کندرکی، کانپور، کرہل، کٹہاری اور ملکی پور ضمنی انتخابات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے عمل کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے۔ لکھنؤ اور سلطان پور کے کچھ معاملات کا حوالہ دیتے ہوئے اکھلیش نے انتخابی فہرستوں سے نام ہٹانے کی کوششوں کا الزام لگایا۔ تاہم، یہ الزامات ایس پی صدر کے دعوے ہیں اور انہیں آزادانہ طور پر قائم حقائق کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ رپورٹ میں سامنے آنے والے اختلافات کے بارے میں کمیشن نے کہا کہ کثیر رکنی آئینی ادارے میں اندرونی بحث کے دوران مختلف تبصرے یا اعتراضات جمع کرانا معمول کے عمل کا حصہ ہے۔ کمیشن کے مطابق، اس کے تمام سرکاری فیصلے بشمول SIR، تینوں کمشنروں کی منظوری اور اتفاق رائے سے لیے جاتے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری جمہوری نظام کے لیے بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کمیشن کے فیصلہ سازی کے عمل سے متعلق سوالات کی شفاف وضاحت کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے آئندہ اسمبلی انتخابات کا بھی حوالہ دیا اور اپنی پارٹی کی پی ڈی اے کی حکمت عملی کو آگے بڑھانے کے بارے میں بات کی۔

ناقص کارکردگی پر آئی آئی ٹی کانپور کی خاتون پروفیسر برطرف

کانپور: (پی این ایس) آئی آئی ٹی کانپور میں کام کرنے والی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر انویشنیا سریواستو کو برطرف کردیا گیا ہے۔ اس کی تصدیق انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر منیندر اگروال نے کی۔ انہوں نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ نے یہ فیصلہ تحقیقی کارکردگی، جریدے کی اشاعتوں اور کئی دیگر وجوہات کی بنیاد پر کیا ہے۔ اس فیصلے کے جواب میں، ڈاکٹر انویشان نے انسٹی ٹیوٹ کو ایک قانونی نوٹس بھیجا ہے، جس میں برطرفی کے فیصلے کو منسوخ کرنے اور ان کی تقرری کی تصدیق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس کی پروبیشن مدت، جو کہ جنوری 2026 میں ختم ہونے والی تھی، ملتوی کردی گئی تھی، حالانکہ اس نے انسٹی ٹیوٹ میں پڑھائی اور تحقیق جاری رکھی، مختلف منصوبوں میں اپنا کردار ادا کیا۔ انہوں نے سختی سے دعویٰ کیا کہ اسے ڈائریکٹر کی جانب سے تعریفی خط اور 2.2 ملین روپے تک کی گرانٹ موصول ہوئی ہے۔ تاہم، ڈائریکٹر پروفیسر منیندر اگروال نے کہا کہ ان کا تعلیمی ریکارڈ بہت اچھا نہیں ہے۔ بورڈ آف گورنرز کے تمام ممبران کی میٹنگ سے پہلے اس کے کیس پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔

رام مندر عطیات چوری معاملے میں 8 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل

ایودھیا: (پی این ایس) رام مندر عطیات چوری معاملے میں پولیس نے بدھ کی صبح تمام 8 ملزمان کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کردی ہے۔ پولیس کی جانب سے چارج شیٹ داخل کیے جانے کے بعد اب ملزمان کے ’ڈیفالٹ بیل‘ (ضمانت) حاصل کرنے کا امکان ختم ہوگیا ہے۔ دراصل اسپیشل کورٹ نے انوکلپ مشرا، کرونیش پانڈے اور لوکش مشرا کی ضمانت عرضی خارج کردی تھی۔ عدالت نے پیر کو اویناش شکلا، رماشنکر مشرا اور منیش یادو کی بھی ضمانت عرضی خارج کردی تھی۔ اس کے بعد باقی بچے 2 دیگر ملزمان رام شنکر یادو عرف ٹنو اور سبھاش چندر شریواستو کی ضمانت عرضی پر آج اسی عدالت میں سماعت ہونی ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں رام مندر عطیات چوری کا معاملہ موضوع بحث رہا ہے۔ اس معاملے میں ملزمان بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر بینک ملازمین اور مندر کے کچھ اسٹاف کی ملی بھگت سے عطیات کے صندوقوں سے پیسے چوری کرتے تھے۔ جون کے مہینے میں ’شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ‘ کی درخواست پر اترپردیش حکومت نے ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔ اس کے بعد 8 نامزد ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔ ایس آئی ٹی نے سپریم کورٹ کو اپنی اسٹیٹس رپورٹ میں بتایا ہے کہ کاؤنٹنگ روم کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں چوری کے 105 واقعات سامنے آئے ہیں، جہاں غیر مجاز طریقے سے نقد رقم نکالی یا چھپائی گئی۔ شروع میں صرف 70 واقعات کا شبہ تھا۔ فوٹیج میں ملزمان نوٹوں کی گڈیاں جیبوں اور جوتوں میں چھپاتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں نے اب تک ملزمان کے پاس سے تقریباً 79.8 لاکھ روپے نقد برآمد کیے ہیں۔

بیوی، بیٹے اور دو پجاریوں کے قتل کا ملزم انکاؤنٹر میں ڈھیر

اعظم گڑھ: (پی این ایس) یوپی کے اعظم گڑھ میں منگل کی شام شروع ہونے والا خونی کھیل پانچ لوگوں کی موت کے بعد ختم ہوا۔ ضلع کے اہورلا تھانہ حلقے کے شمبھو پور گاؤں میں ایک سنکی شوہر اروند نے اپنی بیوی اور گھر پر پوجا کرانے آئے دو پجاریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ تین لوگوں کا قتل کرنے کے بعد ملزم نے اپنے تین بچوں کو یرغمال بناتے ہوئے خود کو کمرے میں بند کر لیا۔ جب پولیس نے اسے باہر نکالنے کی کوشش کی تو اس نے اپنے ہی ایک بچے کو گولی ماردی۔ جس کے بعد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو مقابلے میں ڈھیر کر دیا۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اعظم گڑھ ڈاکٹر انل کمار کے مطابق، ملزم کمرے کے اندر بچوں کے ساتھ موجود تھا۔ پولیس نے اسے باہر نکلنے کے لیے کافی کوشش کی، لیکن ملزم نے پولیس کی وارننگ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی ایک بچے کو گولی ماردی۔ بچوں کی حفاظت کے پیش نظر پولیس نے جوابی فائرنگ کی، جس میں ملزم اروند زخمی ہو گیا۔ پولیس نے ملزم اروند اور گولی لگنے سے زخمی بچے کو فوری علاج کے لیے ہسپتال بھیجا، جہاں علاج کے دوران ملزم اروند اور اس کے زخمی بچے کی موت ہو گئی۔ باقی دونوں بچوں کو بحفاظت بچا لیا گیا ہے۔ جائے وقوع سے ثبوت اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔

لکھنؤ: نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک نے یوم آیوروید پر 1090 چوراہے سے جنیشور مشر پارک تک نکالی گئی بائیک ریلی کو دکھائی ہری جھنڈی

یوم آیوروید کے موقع پر عوامی بیداری کیلئے بائیک ریلی کا انعقاد

نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک نے ریلی کو ہری جھنڈی دکھا کر کیا روانہ

لکھنؤ: (پی این ایس) 11ویں یوم آیوروید کے موقع پر اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں عوامی بیداری کے لیے ایک بڑی بائیک ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ”صحت مند مستقبل کے لیے آیوروید“ کے موضوع پر مبنی ریلی کو نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک نے 1090 چوراہے سے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ ریلی 1090 چوراہے سے شروع ہوئی اور جنیشور مشرا پارک تک پہنچی۔ آیوش کے وزیر مملکت (آزاد چارج) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا ”دیالو“ اور محکمہ آیوش کے سینئر افسران خصوصی طور پر موجود تھے۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیراعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ آیوروید صرف علاج کا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے قدیم اور بھرپور طرز زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی تیز رفتار زندگی میں لوگ فوری آرام کے لیے جدید ادویات پر انحصار کر رہے ہیں لیکن طویل مدتی صحت کے لیے ہندوستانی طبی طریقوں کو اپنانا ضروری ہے۔ باورچی خانے میں استعمال ہونے والے روایتی مصالحے بھی آیوروید کا حصہ ہیں۔ آج، آیوروید کو عالمی قبولیت حاصل ہو چکی ہے، اور ہمیں اسے ہر گھر تک پہنچا کر ایک صحت مند ہندوستان کے لیے اپنے عہد کو پورا کرنا چاہیے۔ آیوش کے وزیر مملکت ڈاکٹر دیا شنکر مشرا ’دیالو‘ نے کہا کہ 2014 سے مرکزی حکومت کی کوششوں سے روایتی طبی طریقوں کو نئی پہچان ملی ہے۔ خاص طور پر COVID-19 کی وبا کے بعد آیوروید کی طرف لوگوں کا جھکاؤ تیزی سے بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت ملک میں 40 سے زیادہ سرکردہ ادارے آیوروید پر سائنسی شواہد اور تحقیق پر کام کر رہے ہیں، جو اسے جدید سیاق و سباق میں مزید موثر بنا رہے ہیں۔ اس بیداری پروگرام کو آیوش محکمہ کے کئی سینئر عہدیداروں کی موجودگی سے حاصل ہوا۔ بنیادی طور پر پرنسپل سکریٹری (آیوش) رنجن کمار، ڈائرکٹر جنرل جی ایس پریہ درشی، اسپیشل سکریٹری مدن سنگھ اور ڈائرکٹر ڈاکٹر نارائن داس کے ساتھ محکمہ کے ڈاکٹروں اور عملہ نے ریلی میں حصہ لیا اور لوگوں کو صحت مند طرز زندگی اپنانے کا پیغام دیا۔

لکھنؤ: بی ایس پی سپریموت مایاوتی نے ایک میٹنگ میں اپنے بھتیجے ایشان آنند کو قومی کنوینر بنانے کا اعلان کیا۔

مایاوتی نے چھوٹے بھتیجے ایشان آنند کو بی ایس پی کا نیشنل کوآرڈینیٹر کیا مقرر

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے ایک انتہائی اہم فیصلہ لیا ہے۔ مایاوتی نے اپنے چھوٹے بھتیجے ایشان آنند کو پارٹی کا نیشنل کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے۔ بدھ کے روز لکھنؤ میں بی ایس پی کا قومی اجلاس منعقد ہوا، جس میں تنظیم سے متعلق جو اہم فیصلے لیے گئے، ان میں ایشان آنند کی نئی ذمہ داری پر بھی مہر ثبت کی گئی۔ یہ میٹنگ پارٹی کی دوسری قومی سطح کی میٹنگ ہے جو 20 دنوں کے اندر طلب کی گئی ہے۔ ایشان آنند کو پارٹی میں ترقی دینے کا فیصلہ ایسے وقت میں ہوا ہے، جب مایاوتی نے اپنے بڑے بھتیجے آکاش آنند کو پارٹی سے باہر کر دیا ہے۔ اس سے قبل 3 ستمبر کو آکاش آنند کو بی ایس پی کے نیشنل کوآرڈینیٹر کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا تھا اور بعد میں انہیں پارٹی سے بھی نکال دیا گیا تھا۔ اس کے بعد مایاوتی نے اپنے فیصلوں میں کئی بار تبدیلی کی، جس سے سیاسی سطح پر چہ می گوئیاں شروع ہوگئیں۔ کبھی انہوں نے ایشان آنند اور کبھی ایشان کی بہن دیپیکا آنند کے حوالے سے نرم رخ ظاہر کیا گیا۔ آخر کار انہوں نے ایشان آنند کو ہی ذمہ داری سونپنے کا فیصلہ سنایا، اور دیپیکا معاملے پر ایک طرح سے خاموشی اختیار کر لی۔ قابل ذکر ہے کہ مایاوتی صرف آکاش آنند سے ہی ناراض نہیں ہیں، بلکہ آکاش کے سسر اور بی ایس پی کی طرف سے راجیہ سبھا رکن رہ چکے اشوک سدھارتھ سے بھی انہوں نے خفگی کا اظہار کیا ہے۔ گزشتہ 3 ستمبر کو مایاوتی نے جب اپنے بھتیجے آکاش آنند کو قومی کوآرڈینیٹر کے عہدے سے ہٹایا تھا، تو انہیں پارٹی کے ایک عام کارکن کے طور پر رہنے کی اجازت دی تھی۔ پھر 9 ستمبر کو مایاوتی نے اشارہ دیا تھا کہ آکاش آنند کی ذمہ داریاں بحال کی جاسکتی ہیں، اگر ان کے سسر اشوک سدھارتھ سیاست سے مکمل طور پر ریٹائرمنٹ لے لیں۔ اشوک سدھارتھ نے اگلے ہی دن 10 ستمبر کی صبح، مایاوتی کی بات مانتے ہوئے سیاست سے مکمل طور پر ریٹائرمنٹ لے لی۔ حالانکہ اس کے چند گھنٹے بعد ہی مایاوتی نے اعلان کردیا کہ آکاش آنند کو پارٹی سے ’مکمل طور پر آزاد‘ کردیا گیا ہے۔ گویا کہ آکاش کے ساتھ ساتھ اشوک سدھارتھ بھی بی ایس پی میں سائیڈ لائن ہو چکے ہیں۔

غوث اعظم نے مردہ دلوں میں روحانی جان ڈال دی: مفتی ابوالعرفان

شان و شوکت سے منایا گیا جشن غوث الوریٰ و جلوس غوثیہ

لکھنؤ: (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کے زیراہتمام درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ کی درگاہ سے ہر سال کی طرح اس سال بھی گیارہویں شریف کے مبارک موقع پر جشن غوث الوریٰ و جلوس غوثیہ کا اہتمام زیر سرپرستی حضرت مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ اور زیرے صدارت سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن وزیر قیادت شیخ اعجاز علی مینائی سجادہ نشین درگاہ شاہ مینا و مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نے کیا۔ جشن غوث الوریٰ کا آغاز حافظ شکیل نظامی کی تلاوت سے ہوا نظامت کے فرائض قاری اسماعیل نے انجام دئے، منیر رضا قادری و سید طارق ہاشمی نے نعت و منقبت کے نذرانے پیش کیے 1.30 بجے حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ کی درگاہ سے جلوس غوثیہ برآمد ہوا۔ جس میں بھاری تعداد میں عاشقان غوث آعظم اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ نعروں اور ترانے پڑھتے ہوئے 2.30 بجے درگاہ حاجی الحرمین میڈیکل کالج پہنچ کر مفید اصلاحی بیان اور صلاۃ وسلام وقوم اور ملت کی ترقی، حفاظت اور ملک کی فلاح بہبود، امن امان کی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا وحدہ لاشریک نے اپنے قبضہ نور سے نور محمدی کو وجود بخشا اور محمد کی پہلی نعت شریف کہی۔

خود ذات محمدی کی انفاس طاہرہ سے سارے انبیا، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام، تمام

اولیاء اللہ کی ارواح طاہرہ وجود میں آئیں۔ سارے انبیاء کے علاوہ خاتم المرسلین کے حکم سے راہ ہدایت دکھاتے رہے پھر اہل بیت اطہار و صحابہ کرام، علمائے عظام اور اولیاء اللہ بھی حکم ربانی اور اجازت آقائے مدنی سے اللہ کے بندوں کو معرفت ربانی اور محبت آقائے مدنی سے سرفراز فرما کر دونوں جہاں کی بھلائیوں کی راہ بتاتے آئے۔ اسی طرح حضرت غوث آعظم کی بھی ذات ہے جو اولیاء اللہ کے سردار بنے اور انہوں نے تمام برائیوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کی اور مردہ دلوں میں نئی جان ڈالی انسانیت کو پیار و محبت کے آپسی بھائی چارے

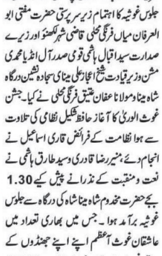

کے پیغام دیے اور اپنے بعد کے لیے بھی ایک روحانی لشکر کو تیار کیا آج کا دن انہی کی یاد میں منایا جاتا ہے اور ان کے پیغامات کو آج بھی اسی طرح سے اہمیت حاصل ہے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ و سرپرست آل انڈیا محمدی مشن نے جلوس غوثیہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی نے کہا کہ بغداد میں جب دین کمزور اور نڈھال ہوگیا تھا اور دنیاداری کی غفلتوں کے بادل چھاگئے تھے تب شیخ عبدالقادر جو حسنی وحسینی ونورانی تھے اور مرتبہ کمال کو پہنچ چکے تھے۔ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نورانی لعاب دہن شیخ کے منہ میں ڈال کر پھر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے ایک بار اپنا لعاب دہن ڈال کر شیخ کو حکم فرمایا کہ مسجد میں بیٹھ کر لوگوں کو تبلیغ کرو اور ظلمتوں کے بادل دور کر کے حق کا اظہار کرو (نہ کہ جگہ جگہ جاکر دین کا خوانچہ لگاؤ) اور ان کو محی الدین کے خطاب سے نوازا جو کہ آنا فانا سارے لوگوں میں مشہور ہوگیا اور پھر ظلمتوں کے بادل چھٹے، مردہ دلوں میں روحانی جان پڑگئی۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنی صدارتی خطبے میں کہا کہ آج کا دور جب کہ بہت ہی گمراہی کا دور ہے۔ ہم آپ کی بارگاہ میں نذرانے لے کر آئے ہیں۔ حقیقی نذرانہ عقیدت یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات کو اپنے اعمال وکردار میں سموئے اور اپنی دنیاداری کی نیت کو ٹھیک کر کے ہر کام اللہ تعالیٰ اور آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اختیار کر کے دین کا حصہ بنائیں۔

پرامن ماحول میں عقیدت واحترام سے نکالا گیا جلوس غوثیہ

جھوٹ اور گمراہی کا راستہ اختیار کرنے والے یاد رکھیں، دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں: حضرت سید ایوب اشرف

لکھنؤ: آل انڈیا محمدی مشن کے زیرِ اہتمام 11 ربیع الثانی 1448ھ کے موقع پر چوک واقع درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے جشنِ غوث الوریٰ اور روایتی جلوسِ غوثیہ شان وشوکت، ادب، امن اور نظم وضبط کے ساتھ نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت آل انڈیا محمدی مشن کے بانی و قومی صدر، اولادِ غوثِ اعظم حضرت سید ایوب اشرف کچھوچھوی نے کی۔ جلوس میں مختلف انجمنوں، علمائے کرام، ائمۂ مساجد، مشن کے عہدیداران اور بڑی تعداد میں عاشقانِ غوثِ اعظم نے شرکت کی۔ گھوڑے، بگھیاں، جھانکیاں، جھنڈے اور تختیاں خصوصی توجہ کا مرکز رہیں۔ "یاغوث المدد" کی صداؤں کے ساتھ نعت، منقبت اور صلوٰۃ وسلام سے پورا ماحول روحانی کیفیت میں ڈوبا رہا۔ روایتی جلوسِ غوثیہ صبح 10 بجے سے لکھنؤ کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا صبح 11 بجے سے درگاہ مخدوم شاہ مینا شاہ پہنچنا شروع ہوگیا، جس میں خصوصاً خدرہ، فیض اللہ گنج، آغا میر ڈیوڑھی، جنتا نگری، نبی اللہ روڈ، مچھلی محال، بالاگنج وغیرہ علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ جلوس کی شکل میں شریک ہوئے۔ دوپہر تقریباً ایک بجے درگاہ مخدوم شاہ مینا شاہ سے جلوس ایک ساتھ

روانہ ہوکر میڈیکل چوراہا ہوتا ہوا کے جی ایم یو میں واقع درگاہ حضرت حاجی الحرمین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے تک پہنچا، جہاں جشنِ غوثیہ، فاتحہ، صلوٰۃ وسلام اور ملک وصوبہ سمیت تمام لوگوں کے لیے دعا کے بعد جلوس کا اختتام ہوا۔

جلوس میں مشن کے سرپرست پیرِ طریقت حضرت محمد علی عارف میاں نقشبندی، سید آلِ محمد، سینئر نائب صدر پیرزادہ شاکر علی مینائی عرف بابو بھائی، نائب صدر ڈاکٹر سید شہاب الدین اشرف، قاری غلام سبحانی ضیائی، عبد القادر، پرنسپل سکریٹری حضرت سید بابر اشرف، خزانچی محمد فرید، یوتھ صدر سید محمد احمد میاں، ترجمان سید جنید اشرف، زونل صدر محمد سعید، پیر محمد، عبدالرحمٰن، محمد رضوان، مبارک علی، ادریس نوری، محمد ایوب، محمد سعید، محمد نوشاد، تاج محمد، قاری عبدالحنان، قاری غلام الدین، مولانا اعظم علی قادری، قاری افتخار عالم، مولانا ذاکر مینائی، قاری شرف الدین، قاری معین، قاری جہانگیر گونڈوی، قاری محمد عقیل، قاری فاروق سمیت بڑی تعداد میں علمائے کرام، ائمۂ مساجد، انجمنوں کے ذمہ داران اور عقیدت مند شامل ہوئے۔

اس موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کے بانی و قومی صدر حضرت سید ایوب اشرف نے کہا کہ غوثِ پاک حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی انسانیت، اچھے اخلاق اور نیک کردار کا پیغام ہے۔ آپ کی تعلیمات ہمیں سچا، ایماندار، رحم دل، منکسر المزاج اور دوسروں کے لیے فائدہ مند بننے کی تعلیم دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غوثِ پاک کی زندگی سچائی پر قائم رہنے کی بہترین مثال ہے۔ بچپن میں آپ کے قافلے کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا، لیکن آپ نے اپنی والدہ کی نصیحت کے مطابق اپنے پاس موجود مال کے بارے میں سچ بتا دیا۔ آپ کی اس سچائی کا ڈاکوؤں کے دل پر گہرا اثر ہوا اور انہیں اپنے غلط راستے پر غور کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

لینگویج یونیورسٹی میں 'ترجمہ کی اہمیت اور چیلنجز' کے عنوان سے قومی سیمینار

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ عربی، اردو اور فارسی کے باہمی تعاون سے 'ترجمہ کی اہمیت اور چیلنجز' کے عنوان سے ایک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کے افتتاحی اجلاس میں پروفیسر مسعود عالم فلاحی نے تمام مہمانوں، مقررین، اساتذہ اور شرکائے سیمینار کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی شرکت پر اظہار تشکر کیا۔ انھوں نے موضوع کی معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے

کہا کہ موجودہ عالمی منظرنامے میں ترجمے کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کیونکہ علم و تحقیق، ادب، سائنس، ٹیکنالوجی اور ثقافت کے وسیع تر تبادلے کے لیے زبانوں کے درمیان مؤثر ترسیل ناگزیر ہوچکی ہے۔ پروفیسر مسعود عالم فلاحی نے کہا کہ آج کا یہ سیمینار اسی بدلتے ہوئے منظرنامے کو سمجھنے، ترجمے کے نئے امکانات کا جائزہ لینے اور مصنوعی ذہانت کے باعث پیدا ہونے والے چیلنجز پر سنجیدہ علمی گفتگو کا ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ سیمینار میں ہونے والی علمی بحث سے ترجمے کے موجودہ مسائل کو سمجھنے اور مستقبل کے لیے نئی جہتیں متعین کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی پروفیسر ابوسفیان نے اپنے خطبے میں اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت نے ترجمے کے میدان میں ایک نئے عہد کا آغاز کیا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے ترجمے کے عمل کو تیز، وسیع اور کسی حد تک آسان ضرور بنایا ہے لیکن اس کے ساتھ مترجم کے سامنے کئی نئے سوالات اور چیلنجز بھی پیدا ہوئے ہیں۔ مشینی ترجمہ زبان کے ظاہری مفہوم کو منتقل کرنے میں معاون ہوسکتا ہے تاہم ادبی و تحقیقی متون کی تہذیبی معنویت، اسلوبیاتی نزاکت، سیاق وسباق، محاوراتی حسن اور جذباتی کیفیت کو درست طور پر منتقل کرنا آج بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ اس صورت حال میں مترجم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی لسانی، ادبی اور تحقیقی بصیرت کو بھی بروئے کار لائے۔ اس قومی سیمینار کے دوسرے اہم مقرر انجینئر محمد انس خان نے مصنوعی ذہانت کے فوائد اور اس کے ممکنہ نقصانات پر تفصیلی گفتگو کی۔ انھوں نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ جدید ٹیکنالوجی نے ترجمہ کے عمل کو تیز اور آسان ضرور بنا دیا ہے، تاہم معیاری اور بامعنی ترجمہ کے لیے انسانی فہم، لسانی بصیرت اور سیاق وسباق کی صحیح تفہیم اب بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

سنت کبیر نگر: ایس پی کی ضلع اکائی اور فرنٹل تنظیمیں تحلیل

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) سماج وادی پارٹی نے ایک بڑی تنظیمی تبدیلی کی ہے۔ پارٹی نے ضلعی یونٹ، ضلعی ایگزیکٹو، اور فرنٹل تنظیموں کی ضلعی اکائیوں کو فوری اثر سے تحلیل کر دیا ہے۔ 23 ستمبر 2026 کو دیر رات سماج وادی پارٹی کے مرکزی دفتر سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا۔ اس حکم کے تحت سنت کبیر نگر ضلع صدر، ضلع ایگزیکٹو، فرنٹل تنظیموں کے تمام ضلعی صدور اور فرنٹل ایگزیکٹیو کے تمام عہدیداروں اور اراکین کو فوری اثر سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس حکم نامے پر سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کے پرسنل سکریٹری کے دستخط ہیں۔ خط کی کاپیاں قومی جنرل سکریٹری رام گوپال یادو، سابق ضلع صدر عبدالکلام، فرنٹل تنظیموں کے ضلع صدور، اور ضلع کے ایم پی، سابق ایم پی، سابق ایم ایل اے، اور سرکردہ لیڈروں کو بھیجی گئی ہیں۔ تنظیم کی تحلیل کے بعد اب ضلع میں سماج وادی پارٹی کے ڈھانچے کی تشکیل نو کی جائے گی۔ نئے ضلعی صدر، ضلعی ایگزیکٹو اور فرنٹل تنظیموں کے عہدیداران کا تقرر جلد کیا جائے گا۔ پارٹی کارکنان اس اعلان کے منتظر ہیں۔

محکمہ محنت کے تحت مزدوروں کیلئے رجسٹریشن وہیلتھ کیمپ

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع میں 17 ستمبر سے 17 اکتوبر 2026 تک جاری 'سیوا سنکلپ ابھیان' (خدمت کے عزم کی مہم)— جس کا مقصد وزیر اعظم نریندر مودی کے 25 سالہ دورِ اقتدار میں عوامی بہبود کی کامیابیوں کی تشہیر کرنا اور ہر شہری کو 'وکست بھارت- 2047' (ترقی یافتہ ہندوستان 2047) کے اجتماعی قومی عزم سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ کے تحت محکمہ محنت نے مزدوروں کے لیے ایک رجسٹریشن اور ہیلتھ کیمپ کا انعقاد کیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے کی ہدایات اور چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتہ کی رہنمائی میں چاندپورہ کراسنگ پر واقع 'لیبر اڈہ' (مزدوروں کے جمع ہونے کے مقام) پر صبح 7:00 بجے سے 10:00 بجے تک منعقدہ اس کیمپ میں 171 مزدوروں نے شرکت کی۔ کیمپ کے دوران، محکمہ صحت کی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے 71 مزدوروں کا طبی معائنہ کیا، انہیں ضروری طبی مشورے فراہم کیے اور مفت ادویات تقسیم کیں۔ دریں اثنا، محکمہ محنت نے 45 مزدوروں کی رجسٹریشن یا تجدید میں سہولت فراہم کی اور 65 مزدوروں کی 'ڈیجیٹل لیبر چوک' ایپ ڈاؤن لوڈ کرنے میں مدد کی۔ تقریب میں موجود

اسسٹنٹ لیبر کمشنر راج بہادر یادو نے مزدوروں کو محکمہ محنت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں کے بارے میں آگاہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ان اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن لازمی ہے۔ مسٹر یادو نے اعلان کیا کہ 28 ستمبر کو چھاونی بازار کے لیبر اڈہ پر ایک اور کیمپ منعقد کیا جائے گا اور مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ اس کیمپ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس موقع پر محکمہ محنت کے دیگر افسران اور عملے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل اسٹاف بھی موجود تھا۔

11 ویں شریف پر جلوسِ غوثیہ برآمد

بہرائچ: (نامہ نگار) 11 ویں شریف کے بابرکت موقع پر مدرسہ المرکز الاسلامی دار الفکر سے جلوسِ غوثیہ نکالا گیا، جس میں مدرسے کے طلبہ، اساتذہ اور بڑی تعداد میں عقید تمندوں نے شرکت کی۔ جلوس مدرسہ المرکز الاسلامی دار الفکر سے روانہ ہوکر جنجری گیٹ، نوشی کلینک سے ہوتا ہوا دوبارہ مدرسہ المرکز الاسلامی دار الفکر پہنچا، جہاں جلوس کا پُروقار انداز میں اختتام ہوا۔ راستے بھر عقیدتمندوں نے مذہبی نعروں اور سلام کے ذریعے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ جلوس کے دوران پولیس و انتظامیہ بھی موجود رہی اور نظم ونسق برقرار رکھنے میں تعاون کیا۔ اختتام کے موقع پر خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا محمد صدیق حسن قادری صاحب، بانی المرکز الاسلامی دار الفکر نے ملک و ملت کی سلامتی، امن وامان، باہمی بھائی چارے اور تمام اہلِ ایمان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ جلوس کے پُرامن اختتام پر شرکائے جلوس نے ملک میں امن وسلامتی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی۔

ضلع سپلائی انسپکٹر نے مار اوجے کمار کی دوکان پر چھاپہ

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع سپلائی افسر نریندر تیواری نے بتایا کہ سپلائی انسپکٹر نواب گنج، شیوپور اور بلہا، نیز تحصیل نانپارہ کے سپلائی کلرک نے مشترکہ طور پر امام گنج بازار، پولیس چوکی بردہا کے قریب واقع وجے کمار ولد رام سرن کی دکان پری جنرل اسٹور اینڈ گفٹ سینٹر (بردہا روڈ، امام گنج) پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ چھاپے کے وقت وجے کمار گھریلو ایل پی جی سلنڈر (14.2 کلوگرام) میں ریگولیٹر پائپ لگا کر ری فلنگ مشین کے ذریعے 5 کلوگرام کے چھوٹے سلنڈروں میں گیس بھر رہا تھا۔ موقع سے ایک خالی گھریلو ایچ پی سلنڈر، دو خالی انڈین سلنڈر، ایک آدھا بھرا بھارت گیس سلنڈر، پانچ ری فلنگ نوزل/آلات، دو خالی 5 کلوگرام سلنڈر اور وزن کرنے کے لیے گوڈریج پلاٹینم کمپنی کا الیکٹرانک کانٹا برآمد ہوا۔ دکان مالک وجے کمار برآمد شدہ سامان کے بارے میں کوئی تسلی بخش جواب پیش نہ کر سکا، جس سے واضح ہوا کہ وہ قواعد کے خلاف گھریلو گیس کا غیر قانونی ذخیرہ اور فروخت کر رہا تھا۔ یہ عمل ایل پی جی کنٹرول آرڈر 2000 کی دفعہ 4(1) کی صریح خلاف ورزی ہے اور ضروری

اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 3/7 کے تحت قابلِ سزا جرم ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کی 23 ستمبر 2026 کی منظوری کے بعد وجے کمار کے خلاف تھانہ کھیری گھاٹ میں ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 3/7 کے تحت مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ ڈی ایس او نے مزید بتایا کہ گزشتہ ہفتے تحصیل مہسی کے بلاک تیجواپور کی گرام سبھا تاراپور خرد (میٹوکھا) میں ارشاد ولد مین الدین کے خلاف بھی اس کے مکان میں قائم گیس چولہا مرمت کی دکان پر گھریلو گیس کے غیر قانونی ذخیرہ اور فروخت کے الزام میں 14 ستمبر 2026 کو تھانہ رام گاؤں میں اسی قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ضلع سپلائی افسر نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ گھریلو گیس سلنڈروں کے ناجائز استعمال کے خلاف جانچ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی۔ تمام ہوٹل مالکان، ٹھیلہ و ریہڑی فروشوں اور گیس چولہا مرمت کرنے والے دکانداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ صرف ضابطے کے مطابق کمرشل گیس سلنڈر استعمال کریں اور کسی بھی صورت میں گھریلو سلنڈروں کی غیر قانونی ذخیرہ اندوزی یا ری فلنگ نہ کریں، ورنہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر عارف رضا لکھنوی کے دیسے کی مجلس آج

لکھنؤ: شاعر اہلبیتؑ ڈاکٹر عارف رضا رضوی مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے دیسے کی مجلس کا انعقاد بتاریخ 25 ستمبر بروز جمعہ بوقت 8:00PM بجے شب شہنشاہ بلڈنگ نخاس میں کیا گیا ہے۔ یہ خبر دیتے ہوئے ان کے فرزند شاعر اہلبیتؑ شموم عارفی نے بتایا کہ اس مجلس کا آغاز قاری فرقان حسین تلاوت کلام پاک سے کریں گے بعدہٗ قاری گلریز نقی کی نظامت میں منتخب شعرائے کرام بارگاہ امامؑ مظلوم میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔ مجلس کو مولانا میثم زیدی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ بعد مجلس مرحوم کی بنا کردہ انجمن شہید فرات نوحہ خوانی وسینہ زنی کرے گی۔ تمام مومنین خصوصاً شعرائے کرام اور انجمن ہائے ماتمی کے اراکین سے مجلس میں شرکت کی گزارش ہے۔

ممبر اسمبلی نے لگائی عدالت، سنی شکایات

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) مینہداول علاقے کے ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے جمعرات کو کرما کلا میں اپنی رہائش گاہ پر عوامی عدالت کا انعقاد کیا۔ انہوں نے علاقے کے

لوگوں کے مسائل سنے۔ بڑی تعداد میں شکایت کنندگان اپنی شکایتیں لے کر پہنچے جنہیں ایم ایل اے نے ایک ایک کر کے سنا۔ عوامی عدالت میں لوگوں نے زمین کے تنازعات، سڑکوں، بجلی، راشن کارڈ، پنشن سمیت مختلف عوامی مسائل سے متعلق درخواستیں جمع کرائیں۔ ایم ایل اے نے متعلقہ عہدیداروں سے فون پر بات کی اور انہیں کئی مسائل کو فوری حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ دیگر مسائل کو متعلقہ محکموں سے رجوع کر کے جلد حل کیا جائے گا۔ ایم ایل اے انیل کمار ترپاٹھی نے کہا کہ عوامی مسائل کو حل کرنا ان کی اولین ترجیح ہے۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات نے لاکھوں انسانوں کو فیض پہنچایا: قاری محمد صدیق

لکھنؤ: شہر کی مشہور و معروف مسجد سبحانیہ پاٹانالہ چوک میں اہل محلّہ کی جانب سے سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی سالانہ جلسہ یوم پیران پیر جناب غفران احمد خان (اچھے بھائی) کی صدارت محمد عبید خان (ایڈوکیٹ) کی نگرانی میں منعقد ہوا جس کا آغاز قاری محمد بلال کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مولانا قاری محمد صدّیق صاحب امام وخطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ چوک نے کہا کہ پانچویں صدی ہجری مسلمانوں کی سیاسی سماجی اور دینی وجود کے لئے بڑی نازک صدی تھی تمام مسلمان مایوسی اور احساس محرومی کا شکار تھے سالہا سال کی تاریکی کے بعد اسلام کے افق پر ایک ستارہ ابھرا یہ قطب عالم پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات بابرکت تھی اسلام کے وقار کو قائم رکھنے اور مسلمانوں کو کفر والحاد کی تاریکی سے بچانے کیلئے آپ نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی

بنا پر معتقدین نے فرط عقیدت سے آپ کو کئی لقبوں سے یاد کیا۔ شاعر اسلام محمد اسامہ، محمد کیف، قاری شعیب، قاری عبدالعزیز غازی، حافظ دلشاد، نے نعت ومنقبت کا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا جلسے میں حاجی محمد شعیب سہراب احمد عدنان بیگ سراج کرانہ مرچنٹ سیّد صوفی قاری محمد فرقان ذوالقرنین فضیل خان ڈاکٹر فخرالدّین ڈاکٹر فیض بلال چودھری محمد زبیر خان وغیرہ موجود تھے جلسے کا اختتام قاری محمد صدّیق صاحب کی دعا پر ہوا۔

سماج وادی پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ پر پتھراؤ کا معاملہ

ڈی ایم سے درج مقدمے کی غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) سماج وادی پارٹی نے گنیش مورتی وسرجن جلوس کے دوران ایس پی ایم پی لکشمی کانت عرف پپو نشاد کے قافلے پر پتھراؤ اور اس کے بعد ان کے خلاف درج مقدمات کی انتظامیہ سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایس پی سنت کبیر نگر ضلع صدر اور سابق ایم ایل اے عبدالکلام نے ضلع مجسٹریٹ کو میمورنڈم پیش کرتے ہوئے پورے معاملے کی جانچ اور مناسب کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں ایس پی ضلع صدر نے کہا کہ 18 ستمبر 2026 کی رات تقریباً 10 بجے مورتی وسرجن جلوس کے دوران ایم پی لکشمی کانت عرف پپو نشاد پر مبینہ طور پر پتھراؤ کیا گیا اور ان کی گاڑیوں کی توڑ پھوڑ کی گئی۔ پارٹی ضلع صدر کے مطابق رکن اسمبلی کی جانب سے اس معاملے میں شکایت درج کرانے کے باوجود ملزمین کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ میمورنڈم میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ وشال کمار نامی شخص بعد میں ایم پی کی رہائش گاہ پر گیا اور مبینہ طور پر کہا کہ اس کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں ہے اور وہ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو سے ملنے کے لئے پارٹی کے کچھ کارکنوں کو لکھنؤ لے جانا چاہتا ہے۔ عبدالکلام نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے دباؤ میں سماج وادی پارٹی کے کارکنوں کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج کیا گیا اور انہیں جیل بھیج دیا گیا۔

ایس پی لیڈر راجن رضوی نے خاتون بینک ملازم سے کی فحش چیٹ

متھرا: متھرا میں سماج وادی پارٹی اقلیتی سبھا کے صوبائی سکریٹری ڈاکٹر راجن رضوی ایڈوکیٹ پر خاتون بینک ملازم کو فحش واٹس ایپ میسج بھیجنے اور آئی اے ایس (IAS) بنوانے کا لالچ دینے کا الزام لگا ہے۔ پولیس نے آئی ٹی ایکٹ کے تحت کیس درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے۔ کیس درج ہونے کے بعد ملزم لیڈر فرار ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ، فرار سپا لیڈر متھرا کے فیضِ عام کالج میں بنے فلیٹ میں رہتا تھا، اور فیضِ عام کالج میں پروفیسر بھی تھا۔ ایک خاتون بینک ملازم کو واٹس ایپ پر فحش میسج بھیجنے اور اپنے رسوخ کا جھانسا دے کر پھنسانے کے سنگین الزام میں ان کے خلاف تھانہ کوتوالی میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ملزم سپا لیڈر نے خاتون کو 'بھیاجی' کی سفارش پر ڈیپوٹیشن کے مینیپلیشن (یا بنیاد) پر آئی اے ایس بنوانے کا لالچ دیا تھا۔ معاملہ طول پکڑتے ہی پولیس نے آئی ٹی ایکٹ کے تحت کیس درج کیا۔ بینک میں ملاقات کے بعد حاصل کیا نمبر معلومات کے مطابق، ساجوادی پارٹی کی اقلیتی سبھا کے صوبائی جنرل سکریٹری راجن

رضوی کی ملاقات متاثرہ سے ایک بینک کے دوران ہوئی تھی۔ اسی دوران کسی طرح سپا لیڈر نے خاتون بینک ملازم کا موبائل نمبر حاصل کر لیا۔ اس کے بعد ملزم نے خاتون کے واٹس ایپ پر قابلِ اعتراض اور فحش پیغامات بھیجنا شروع کر دیے۔ خاتون کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے سپا لیڈر نے اپنی سیاسی پہنچ کا رعب جھاڑا۔ ملزم راجن رضوی نے خاتون سے کہا کہ اس کی 'بھیا جی' سے سیدھی بات چیت ہے اور وہ سفارش کروا کر اسے ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر سیدھے آئی اے ایس (IAS) بنوا سکتا ہے۔ اس فرضی وعدے اور لالچ کے سہارے ملزم خاتون پر غیر اخلاقی دباؤ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ متاثرہ خاتون کی شکایت پر متھرا کے تھانہ کوتوالی میں پولیس نے انفارمیشن ٹیکنالوجی (امینڈمنٹ) ایکٹ کی دفعہ 67 کے تحت کیس درج کر لیا ہے۔ کوتوالی انچارج ونود بابو مشرا نے بتایا کہ متاثرہ کی تحریر پر مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور معاملے کی گہرائی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ ایف آئی آر درج ہونے کی بھنک لگتے ہی فون بند کر کے سپا لیڈر راجن رضوی فرار ہوگیا ہے۔ پولیس کی ٹیمیں اس کی گرفتاری کے لیے لگاتار چھاپے ماری کر رہی ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج نے الخلیل میں جنبا گاؤں ملیامیٹ کردیا، 176 فلسطینی بے گھر

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے جنوب میں یطا شہر کے انتہائی جنوب مشرق میں واقع گاؤں جنبا میں 22 رہائشی مکانات اور یونٹس، مویشی پالنے کے لیے 15 باڑے، رہائشی، زرعی اور سروس تنصیبات مسمار کردیں، جس کے نتیجے میں 26 خاندانوں سے تعلق رکھنے والے 176 افراد بے گھر ہو گئے، جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں جو کل متاثرین کا تقریبا 70 فیصد بنتے ہیں، انہیں ان کے گھروں، روزگار کے ذرائع اور بنیادی زندگی کے لوازمات سے محروم کردیا گیا۔

یہ مسماری کی کارروائی ایک ایسے مسلسل صیہونی عزم کے دائرے میں آتی ہے جو مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے وجود کو نشانہ بناتا ہے، جس کے لیے مکانات اور تنصیبات کو مسمار کیا جاتا ہے، تعمیرات پر پابندی لگائی جاتی ہے اور زمینوں، پانی کے ذرائع اور معاش کے وسیلوں تک رسائی کو محدود کیا جاتا ہے، تاکہ مکینوں کو جبری نقل مکانی پر مجبور کیا جاسکے اور زمین پر قابض ریاست کا کنٹرول مزید مضبوط ہو۔

فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق کی طرف سے جمعرات کو جاری کردہ ایک بیان میں دستاویزی معلومات کے مطابق قابض فوج نے 23 ستمبر سنہ 2026ء تقریبا آٹھ بجے بڑی تعداد میں عسکری گاڑیوں، بلڈوزروں، کھدائی کرنے والی مشینوں اور سول ایڈمنسٹریشن کی گاڑیوں کے ساتھ جنبا گاؤں پر دھاوا بولا اور شہریوں کی نجی زمینوں پر قائم تنصیبات کی وسیع پیمانے پر مسماری اور انہدام کا عمل شروع کرنے سے پہلے پورے گاؤں کو گھیرے میں لے لیا۔

مسماری کے اس عمل کی زد میں 22 رہائشی مکانات اور یونٹس آئے، جن میں مکمل رہائش گاہیں اور خاندانوں کے لیے مختص کمرے شامل تھے، جن میں سے اکثر اینٹوں اور ٹین کی چادروں سے بنے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ فوج نے مکانات سے جڑی بنیادی تنصیبات بھی مسمار کیں، جن میں 21 حمام، نو باورچی خانے اور پانی کے درجنوں ٹینک شامل ہیں، اس کے علاوہ سولر سسٹمز کو بھی تباہ کردیا گیا جن پر علاقے میں باقاعدہ بجلی کا کوئی نظام نہ ہونے کی وجہ سے مکین بجلی کے حصول کے لیے انحصار کرتے تھے۔

قابض فوج نے مویشی پالنے کے لیے مختص انسولیٹڈ ٹین کی چادروں پر مشتمل 15 باڑے اور ترپال کے شیڈ بھی مسمار کردیے، جن کا مجموعی رقبہ تقریبا 600 مربع میٹر تھا، اور یہ سینکڑوں بھیڑوں کو پناہ دینے کے لیے استعمال ہوتے تھے جن پر خاندان اپنی آمدنی کے ذرائع کو یقینی بنانے کے لیے انحصار کرتے ہیں۔

مکانات، تنصیبات اور ان سے جڑے اضافے جس اراضی پر قائم تھے، اس کا کل رقبہ تقریبا 505,4 مربع میٹر تھا۔ اس نقصان میں چارے کے گودام اور خاندانوں کی پرورش اور مویشی پالنے کے لیے ضروری اشیاء کو محفوظ کرنے والی تنصیبات بھی شامل تھیں، اس کے علاوہ ایک غار، تنور، چارے کے گودام کے کمرے اور مکینوں کی روزمرہ کی ضروریات سے جڑی دیگر تنصیبات بھی اس کی زد میں آئیں۔ مسماری کے ان اقدامات کے نتیجے میں سولر سسٹمز کو ہٹا دیا گیا یا تباہ کر دیا گیا جن پر مکین بجلی کے حصول کے لیے انحصار کرتے تھے، اس کے علاوہ پانی کے ان ٹینکوں کو بھی تباہ کردیا گیا جن میں سے ہر ایک کی گنجائش تقریبا ایک مکعب میٹر تھی۔ جنبا گاؤں کے بیشتر مکین اپنی زندگی اور روزی روٹی کے بنیادی ذریعے کے طور پر مویشی پالنے اور زراعت پر انحصار کرتے ہیں، جو مکانات، باڑوں، چارے کے گوداموں، پانی کے ٹینکوں اور سولر سسٹمز کی مسماری کو خاندانوں کی اپنی زمینوں پر رہنے، اپنی زندگی جاری رکھنے اور معاش کے ذرائع برقرار رکھنے کی صلاحیت پر براہ راست حملہ بناتا ہے، بالخصوص اس صورتحال میں جب قابض حکام کی طرف سے مکینوں پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں اور انہیں اپنے مکانات اور تنصیبات میں بہتری لانے یا اضافے کرنے سے روکا جاتا ہے۔

مسماری کا یہ عمل قابض حکام کی طرف سے اس تفصیلی منصوبے کو مسترد کرنے کے بعد سامنے آیا ہے جو گاؤں کے مکینوں نے سنہ 2018ء سے جمع کرایا تھا، اور ان کی تنصیبات کے خلاف مسماری کے احکامات جاری ہونے کے کئی سال بعد عمل میں آیا۔ 18 اگست سنہ 2026ء کو قابض حکام نے اس بہانے سے مکینوں کی طرف سے پیش کردہ منصوبہ مسترد کردیا کہ گاؤں فائرنگ زون 918 کے علاقے میں واقع ہے، جس نے نئی مسماری کی کارروائیوں کے نفاذ کی راہ ہموار کی۔ جنبا گاؤں ان 12 فلسطینی دیہاتوں اور اجتماعات میں سے ایک ہے جو یطا شہر کے جنوب مشرق میں واقع ہیں اور جبری نقل مکانی کے خطرے سے دوچار ہیں، یہ دیہات جنبا، **المركز، الحلاة**، الفخيت، التبان، المجاز، مغاير العبيد، صفي الفوقا، صفي التحتا، الطوبا، خلة الضبع اور المفقرہ ہیں۔ مسافر یطا کی کونسل کے اعداد و شمار کے مطابق ان اجتماعات کی مجموعی آبادی تقریبا 500,2 فلسطینیوں پر مشتمل ہے جو تقریبا 32 ہزار دونم کے رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔

سنہ 2026ء کے دوران ایسے مسماری کے اقدامات دیکھے گئے جن کی زد میں التبان گاؤں اور الفخیت اور خلة الضبع دیہات کے وسیع حصے آئے۔ 2 ستمبر سنہ 2026ء کو قابض فوج نے التبان گاؤں میں 38 رہائشی، زرعی اور خدماتی تنصیبات مسمار کردیں، جس کے نتیجے میں آٹھ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے 58 افراد بے گھر ہوگئے، جن میں 26 بچے اور 30 خواتین شامل تھیں۔

آٹھ ستمبر سنہ 2026ء کو قابض فوج نے الفخیت اور خلة الضبع دیہات میں 20 رہائشی، زرعی اور خدماتی تنصیبات مسمار کردیں، جس کی وجہ سے پانچ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے 33 افراد بے گھر ہو گئے، جن میں 14 بچے اور 15 خواتین شامل تھیں۔

مرکز کے محقق کے سامنے اپنے بیان میں 48 سالہ شہری عیسیٰ ابراہیم محمد نے بتایا کہ وہ اپنے آٹھ افراد پر مشتمل خاندان کے ساتھ جنبا گاؤں میں رہائش پذیر ہیں، جن میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ ان کے پاس مویشیوں کا ایک ریوڑ ہے جس پر وہ اپنی زندگی اور آمدنی کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض فوج نے بدھ کی صبح گاؤں کا محاصرہ کرلیا اور ایک وسیع پیمانے پر مسماری کا عمل شروع کیا جس نے ان کے گھر اور ان کے خاندان کے لیے مختص مویشیوں کے باڑے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجے میں وہ بے آسرا ہو گئے۔

محمد نے بتایا کہ ان کے خاندان نے مسماری کی زد میں آنے والے دیگر خاندانوں کے ساتھ کھلے آسمان تلے اپنی رات گزاری۔ انہوں مسماری کا عمل صرف مکانات تک محدود نہیں تھا بلکہ اس نے زندگی کے بنیادی لوازمات کو بھی اپنی زد میں لیا، جن میں مویشیوں کو پناہ دینے کی جگہیں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ مکینوں کو موسم سرما کی آمد کے قریب بچوں کے حالات سے متعلق خدشات کے سائے میں پناہ گاہوں، پانی اور بنیادی ساز و سامان کی سخت ضرورت ہے، جب کہ گاؤں تک پہنچنے اور وہاں تک ضروریات و امداد پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

مسافر یطا کے خلاف قابض حکام کے یہ اقدامات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ اسی دہائی کے آغاز میں قابض حکام نے اس علاقے کو عسکری تربیتی علاقہ قرار دیا تھا اور اسے فائرنگ زون 918 کا نام دیا تھا۔ اگست 1999ء میں قابض حکام نے عسکری مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے بہانے مکینوں کو اس علاقے سے نکالنے اور دیس نکالا دینے کے عسکری احکامات جاری کیے تھے، حالانکہ مکین اپنے دیہاتوں اور زمینوں میں مستقل طور پر آباد تھے۔ سولہ نومبر 1999ء کو قابض فوج نے علاقے کے کئی دیہاتوں سے مکینوں کو بے دخل کرنے کا عمل انجام دیا، عسکری گاڑیاں لا کر شہریوں کو ٹرانسپورٹوں کے ذریعے یطا شہر کے کناروں پر منتقل کردیا، اس کے علاوہ علاقے میں کنوؤں، مکانات اور تنصیبات کو بھی تباہ کردیا، بعدازاں مکین اپنے دیہاتوں میں واپس لوٹنے اور وہاں اپنی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

چار مئی 2022ء کو اسرائیلی سپریم کورٹ نے مسافر یطا کے دیہاتوں سے متعلق پٹیشنز پر اپنا فیصلہ جاری کیا، عسکری تربیت کے استعمال کے بہانے اسرائیلی افواج کو علاقے کے کئی دیہاتوں کے مکینوں کو نکالنے کی اجازت دے دی۔ اس فیصلے پر اقوام متحدہ کے ماہرین کی طرف سے شدید تنقید کی گئی، جنہوں نے اس علاقے میں فلسطینی مکینوں کے جبری انخلاء کے خطرات سے خبردار کیا۔

اس فیصلے کے بعد سے قابض حکام نے مسماری کے اقدامات، مسماری کے نوٹس جاری کرنے، تعمیراتی پابندیوں اور زمینوں تک رسائی کی قدغنوں میں شدت پیدا کردی، یہودی آبادکاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں، نئی بستیوں کے قیام اور زرعی زمینوں پر قبضے کے ساتھ ساتھ جاری ہے۔

مسافر یطا کے کونسل کے سربراہ نضال ابو عرام نے مرکز کے محقق کو بتایا کہ مسافر یطا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ فلسطینی مکینوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کرنے کے ایک منصوبے کا حصہ ہے۔ تقریبا 500,2 فلسطینی جبری انخلاء کے خطرے سے دوچار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہریوں کے مکانات اور املاک کی مسماری اور زمینوں پر قبضہ عملی طور پر یطا کی تقریبا 32 ہزار دونم اراضی پر بتدریج کنٹرول حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے جہاں فلسطینی رہتے ہیں اور جنہیں وہ زراعت اور چرواہے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ابو عرام نے اس بات پر زور دیا کہ جنبا گاؤں ہدف بننے والے علاقوں میں سے ایک ہے، اس کے مکینوں کے مکانات اور تنصیبات کی مسماری فلسطینیوں کے لیے دستیاب زمین کے رقبے کو محدود کرنے اور زراعت و چرواہے کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں تک رسائی سے محروم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق اس بات پر زور دیا کرتا ہے کہ قابض فوج کی طرف سے مکانات اور شہری تنصیبات کی مسماری اور مکینوں کو پانی، توانائی اور روزگار کے ذرائع سے محروم کرنا، تعمیر پر پابندی اور ان کے تنظیمی منصوبوں کو مسترد کرنے کے تناظر میں ایسے اقدامات کے نظام کا حصہ ہے جو مکینوں پر دباؤ ڈالتے ہیں اور بستیوں و عسکری بستیوں کی توسیع کے ساتھ ساتھ ان کی زمینوں پر باقی رہنے کی صلاحیت کو محدود کرتے ہیں۔ یہ راستہ مغربی کنارے کے تدریجی الحاق کی تشکیل کرتا ہے، بین الاقوامی قانون کے ان قواعد سے ٹکراتا ہے جو قابض ریاست کے لیے ایسے اقدامات اٹھانے کو ممنوع قرار دیتے ہیں جو مقبوضہ اراضی کی حیثیت میں مستقل تبدیلی کا باعث بنیں یا اس کے مکینوں کو زبردستی منتقل کریں۔ انسانی حقوق مرکز نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مسافر یطا میں فلسطینی اجتماعات کے تحفظ کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات اٹھائے، نئی جبری نقل مکانی کی کارروائیوں کے نفاذ کو یقینی بنائے، مقبوضہ فلسطینی سرزمین پر قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کے جرائم کو روکے، اسرائیل کی طرف سے مسلط کردہ نسلی امتیاز اور نوآبادیاتی نظام کا خاتمہ کرے۔

شام میں مقیم فلسطینیوں نے قومی کونسل کے انتخابی طریقہ کار مسترد کردیا

شام میں مقیم فلسطینیوں سے تعلق رکھنے والے نو اداروں اور پچاس سے زائد آزاد شخصیات نے سنہ 2026ء کے صدارتی فرمان نمبر 2 پر مبنی فلسطینی قومی کونسل کے انتخابات کو منظم کرنے کے موجودہ طریقہ کار کو مسترد کردیا ہے۔

ایک مشترکہ بیان میں دستخط کنندگان نے اس بات سے خبردار کیا کہ یہ انتخابات ایک ایسے شکلی عمل میں تبدیل ہو سکتے ہیں جو تقرری اور دھڑے بند کوٹہ سسٹم پر مبنی ہو اور نمائندہ بنیادوں پر اداروں کی تشکیل نو کیے بغیر موجودہ قیادت کی قانونی حیثیت کو تجدید کردے۔

بیان میں اس بات کو سراہا گیا کہ تجویز کردہ نشستوں کی تقسیم، جو اندرون کے لیے 200 نشستیں اور بیرون کے لیے 150 نشستیں ہیں، ڈائسپورہ میں رہنے والے فلسطینیوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتی اور نہ ہی ان کے جغرافیائی پھیلاؤ کی عکاسی کرتی ہے، اور انتخابی راستے کی ایک جامع اصلاح کے اندر اس تقسیم کا جائزہ لینے کا مطالبہ کیا۔

دستخط کنندگان نے کونسل کے اراکین کے انتخاب کی بنیاد کے طور پر خفیہ اور براہ راست ووٹنگ اپنانے کا مطالبہ کیا، اور انتخابات کے متبادل کے طور پر تقرری کو مسترد کردیا۔ انہوں نے ایک ایسی غیر جانبدار باڈی کی تشکیل کا بھی مطالبہ کیا جو تمام مراحل میں اس عمل کی نگرانی کرے، اندرون و بیرونِ ملک فلسطینیوں کے لیے ایک شفاف انتخابی رجسٹر تیار کرے۔

بیان میں شام، لبنان اور اردن میں فلسطینی مہاجرین اور خلیج، یورپ اور دونوں امریکہ میں فلسطینی کمیونٹیز کی منصفانہ نمائندگی کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اور دھڑوں کے درمیان نشستوں کی پیشگی تقسیم کو ختم کرنے، اور ووٹنگ کے نتائج پر ان کے وزن کے تعین کو چھوڑنے کا مطالبہ کیا۔

ادارتی محاذ پر، دستخط کنندگان نے فلسطین لبریشن آرگنائزیشن اور فلسطینی اتھارٹی کے درمیان سیاسی اور ادارتی علیحدگی کا مطالبہ کیا، تاکہ تنظیم کو فلسطینی عوام کے لیے ایک جامع اور آزاد فریم ورک کے طور پر دوبارہ فعال کیا جا سکے۔ بیان کا اختتام ایک فوری قومی مباحثے کی دعوت کے ساتھ ہوا جس میں تمام قوتیں اور دھڑے شرکت کریں، تاکہ جمہوری اور منصفانہ انتخابی طریقہ کار پر اتفاق کیا جا سکے جو قومی کونسل میں شراکت داری کی ضمانت دیں۔

آٹھ فلسطینی دھڑوں اور قوتوں نے اپنے ایک بیان میں "فلسطینی اتھارٹی" کی قیادت پر آمرانہ طرز عمل کا الزام لگایا ہے، کیوں کہ وہ ایک ایسے طریقہ کار کے ذریع انتخابات کرانا چاہتے ہیں جس کا مقصد ایک ایسی قومی کونسل کو ترتیب دینا ہے جو ایک بااثر گروپ کے تسلط کو محفوظ رکھے، ایسے وقت میں جب منصفانہ نصب العین کو مصیبت آفریں چیلنجز کا سامنا ہے۔ ورپ میں فلسطینی کمیونٹیز اور اداروں کے یونین اور لاطینی امریکہ میں فلسطینی یونین (اوپال) کی طرف سے تقریباً دو ہفتے قبل جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں، دونوں بلاگز نے فلسطینی قومی کونسل کی تشکیل نو کے لیے جاری اقدامات کا فالو اپ کرتے ہوئے اپنی "تشویش" کا اظہار کیا۔

"ہمارے عوام کے قومی نمائندگی کے حق اور اخراج، پسماندگی، نمائندگی کی صفائی اور حقوق کے انکار کے خلاف" کے عنوان سے جاری ہونے والے اس بیان میں کہا گیا کہ یہ "ایک ایسا معاملہ ہے جو وطن اور ڈیاسپورہ میں فلسطینی عوام کے اپنے نمائندوں کے انتخاب، اپنے اداروں کی تعمیر میں شرکت اور اپنے قومی فیصلے کی تشکیل کے حق سے جڑا ہوا ہے"، اس لیے کہ "ڈیاسپورہ میں فلسطینی ہمارے عوام کا ایک اصل جزو ہے، اور ان کی نمائندگی کو ایسے حصص یا تقرریوں تک محدود کرنا جائز نہیں ہے جو ان کمیونٹیز اور اداروں کے حقیقی مینڈیٹ پر مبنی نہ ہوں جن کی نمائندگی کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔"

دونوں یونینز نے اس بات کی تائید کی کہ "فلسطینی عوام اپنے اداروں کی قانونی حیثیت کا ماخذ ہیں، اور آزاد، منصفانہ اور جامع انتخابات قومی کونسل کی تجدید کا جمہوری راستہ ہیں، جو تقرری، انفرادیت اور اخراج سے ہٹ کر شرکت، آزاد انتخاب، کثرت پسندی اور شفافیت کی ضمانت دیتے ہیں۔"

محسن خان کے اعزاز میں برمنگھم میں ادبی نشست

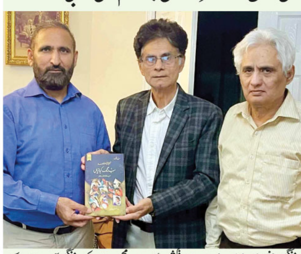

برمنگھم (خصوصی نمائندہ): معروف فکشن نگار جناب محسن خان کی برمنگھم آمد پر ان کے اعزاز میں ایک ادبی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں شہر کے متعدد اہلِ قلم، ادباء اور شعراء نے شرکت کی۔ نشست میں محسن خان کی ادبی خدمات اور اردو فکشن میں ان کے مقام پر گفتگو کے علاوہ شعراء نے اپنا کلام بھی پیش کیا۔ تقریب کے دوران جناب محسن خان نے اپنے معروف افسانے "زہرا" کے منتخب پیراگراف پڑھ کر سنائے، جسے حاضرین نے دلچسپی اور توجہ سے سنا۔ افسانے کے اقتباسات نے محفل میں افسانوی ادب کے حوالے سے ایک سنجیدہ اور فکری فضا پیدا کی۔ اس موقع پر جناب حسین رضا گوندل نے اپنی کتاب "سنگِ میل کی کہانیاں" پیش کی۔ تصویر میں بائیں سے معروف شاعر، نقاد اور ناول نگار امیر مہدی، درمیان میں معروف فکشن نگار محسن خان اور دائیں جانب حسین رضا گوندل موجود ہیں۔ نشست میں شرکاء نے اردو زبان و ادب کے فروغ، خصوصاً فکشن اور شاعری کے حوالے سے بھی تبادلۂ خیال کیا۔ محفل کا مجموعی ماحول ادبی شائستگی، باہمی احترام اور اردو ادب سے وابستگی کی عکاسی کرتا رہا۔

غزہ میں ڈرون دھماکے سے ایک اسرائیلی فوجی ہلاک اور کئی دیگر زخمی

غزہ: جمعرات کی شام غزہ کی پٹی میں قابض فوج کی ایک عسکری فورس پر ایک ڈرون طیارے کے دھماکے کے نتیجے میں کم از کم ایک اسرائیلی فوجی ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہو گئے، جن میں سے کچھ کی حالت خطرے میں بتائی گئی ہے۔ عبرانی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ایک ڈرون غلطی سے عسکری دستے پر پھٹ گیا، جس کے نتیجے میں ایک فوجی ہلاک اور دیگر زخمی ہو گئے۔ ذرائع نے ذکر کیا کہ ایک عسکری ہیلی کاپٹر نے فوجیوں کو عسقلان کے برزیلاي ہسپتال منتقل کیا۔ قابض فوج غزہ کی پٹی کے تقریباً 60 فیصد رقبے پر قابض ہے اور فلسطینی شہریوں پر روزانہ کی بنیاد پر حملے کرتی ہے۔

اسرائیل غزہ میں نسل کشی جاری کا مرتکب ہو رہا ہے: ہسپانوی وزیراعظم کا اقوام متحدہ میں خطاب

میڈریڈ: ہسپانوی وزیراعظم پیدرو سانشیز نے جمعرات کے روز غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ جنگ کے تناظر میں قابض اسرائیل پر شدید تنقید کرتے ہوئے بنجمن نیتن یاھو کی حکومت پر نسل کشی کا سلسلہ جاری رکھنے کا الزام عائد کیا، بین الاقوامی قانون کی پاسداری کرنے نیز اقوام متحدہ اور بین الاقوامی عدالتی اداروں کے کردار کو تقویت دینے پر زور دیا۔

نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکیاسیویں اجلاس سے اپنے خطاب کے دوران سانشیز نے اس بات پر زور دیا کہ ان کی حکومت غزہ میں جاری اس عمل کی غیر مشروط مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف صہیونی فوج کی کارروائیوں نسل کشی قرار دیا، ساتھ ہی اس دوہرے معیار پر بھی تنقید کی جو جنگوں اور بحرانوں کے معاملے میں بین الاقوامی سطح پر اپنایا جاتا ہے۔ ہسپانوی وزیراعظم نے کہا کہ ایسی طاقتیں جنہیں دنیا میں موجود ہیں "خود غرض، جاہل اور سنگ دل" قرار دیا، غیر قانونی جنگیں لڑ رہی ہیں، بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہی ہیں اور لاکھوں انسانوں کے مصائب سے صرفِ نظر کر رہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ وہ اقوام متحدہ اور کثیر جہتی نظام کو کمزور کرنے کی بھی کوششیں کر رہی ہیں۔ سانشیز نے کہا کہ ان کے ملک نے گذشتہ آٹھ برسوں کے دوران جارحانہ جنگوں کی مخالفت کی ہے، یوکرین، لبنان اور ایران کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ میڈرڈ نے ان کارروائیوں کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے کیوں کہ یہ کارروائیاں اقوام متحدہ کے چارٹر سے متصادم ہیں۔

انہوں نے اپنے خطاب میں ان اقدار پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیا جن کی بنیاد پر اقوام متحدہ اور سنہ 2030ء کے ایجنڈے کے اہداف قائم کیے گئے تھے، اور جنگوں و بحرانوں کے مقابلے میں کثیر جہتی تعاون کو فروغ دینے، بین الاقوامی قانون کی حکمرانی کا سہارا لینے، بین الاقوامی عدالتی اداروں کی پشت پناہی کرنے اور خلاف ورزیوں کے ذمہ داروں کا محاسبہ کرنے کی دعوت دی۔ ہسپانیہ موقف غزہ کی جنگ کے حوالے سے میڈرڈ کی پالیسی کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جب کہ اسپین نے آئرلینڈ اور ناروے کے ساتھ مل کر مئی سنہ 2024ء میں باضابطہ طور پر فلسطین کو ایک ریاست تسلیم کیا تھا، جب کہ ہسپانوی حکومت نے قابض اسرائیل کے ساتھ عسکری تعلقات سے جڑے ہوئے اقدامات اور پابندیاں نافذ کی ہیں اور قطعی صورتحال کے تناظر میں تل ابیب کے ساتھ تعلقات کا ازسرنو جائزہ لینے کے لیے یورپی یونین کے اندر دباؤ جاری رکھا ہے۔ جنرل اسمبلی میں اسرائیل کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بڑھتی ہوئی مذمت سانشیز کا یہ خطاب ان تنقیدوں کی لہر کا ایک حصہ تھا جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اکیاسیویں اجلاس کی کارروائی کے دوران دنیا کے متعدد رہنماؤں کی طرف سے اسرائیل پر کی گئیں، جہاں غزہ کی جنگ اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے حالات نے بین الاقوامی رہنماؤں اور عہدیداروں کے بیانات میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ ترکیہ کے صدر رجب طیب ایردوآن نے جنرل اسمبلی سے اپنے خطاب میں اس عزم کا اظہار کیا جسے انہوں نے اسرائیلی "نسل کشی پر مبنی ذہنیت" قرار دیا، اس امر کی اجازت نہ دینے کا مطالبہ کیا کہ غزہ اور مغربی کنارے میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے ایک معمول کی بات بنا لیا جائے۔ انہوں نے امن و امان کے تحفظ میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے اقوام متحدہ کی عاجزی پر بھی تنقید کی۔ دوسری طرف اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیریس نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں ابتر ہوتے ہوئے حالات کے حوالے سے خبردار کیا، کہا کہ غزہ نے قتل و غارت اور تباہی کا جو حجم دیکھا ہے وہ ان چیزوں سے کہیں زیادہ ہے جن کا مشاہدہ انہوں نے اپنے کام کے برسوں میں کیا تھا۔ انہوں نے اس بات سے بھی خبردار کیا کہ مغربی کنارے میں تشدد، جبری نقل مکانی اور بستیوں کی توسیع امن اور دو ریاستی حل کے امکانات کو کمزور کر رہی ہے۔ برازیل کے صدر لویس اِیناسیو لولا دا سلفا نے بھی نیتن یاھو کی حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔

حماس کا اقوام متحدہ میں بنیامین نتن یاھو کی تقریر پر ردعمل، اس کا اصل ٹھکانہ جیل ہے جہاں اسے جرائم کی سزا ملنی چاہیے

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے قابض اسرائیل کے وزیراعظم بنیامین نتن یاھو کے خطاب پر شدید تنقید کرتے ہوئے اسے جھوٹ اور شعبدہ بازی سے بھرپور تقریر قرار دیا ہے، اور اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ خطاب اس بحران کی عکاسی کرتا ہے جس کا شکار بنیامین نتن یاھو غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں صیہونی جرائم کی روشنی میں خود ہو رہا ہے۔

تحریک نے بنیامین نتن یاھو کے خطاب پر اپنے جوابی بیان میں کہا کہ "سفاکانہ جھوٹ" اب دنیا کے ممالک اور عالمی رائے عامہ کے سامنے قابلِ قبول نہیں رہے۔ انہوں نے غزہ کی پٹی پر مسلط کی جانے والی جنگ، بھوک و پیاس کی پالیسیوں اور زندگی کے تمام لوازمات کی تباہی کے ذریعے اسرائیل کا اصل چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے۔

حماس نے بنیامین نتن یاھو کے اس دعوے کو مسترد کردیا کہ قابض اسرائیل کی فوج دنیا کی "سب سے زیادہ اخلاقی" فوج ہے، اور اس بات کی تائید کی کہ یہ دعویٰ اس سفاکیت سے یکسر متصادم ہے جو غزہ نے بچوں اور خواتین سمیت عام شہریوں کے قتل کی صورت میں دیکھی ہے، اس کے علاوہ ان رپورٹس اور آزادانہ امم متحدہ کی کمیٹیوں کے انکشافات کے برعکس ہے جو پٹی میں کیے جانے والے جنگی جرائم کی نشاندہی کرتی ہیں۔

تحریک نے اس بات پر زور دیا کہ مجرم بنیامین نتن یاھو نے غزہ کی پٹی پر اپنی وحشیانہ جنگ کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، اور پٹی میں کی جانے والی منظم نسل کشی کا جو انکار کیا ہے، اسے اقوام متحدہ کی رپورٹس اور دنیا بھر کے لوگوں کی طرف سے براہ راست دیکھے گئے قتل عام، بھوک، نسل کشی کے مناظر جھٹلاتے ہیں، اس کے علاوہ اس کے اپنے فوجیوں اور افسروں کے وہ اعترافات اور عام شہریوں کے قتل پر ان کا جشن منانا بھی اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں، جن کے ساتھ قابض ریاست کے فاشسٹ وزراء اور رہنماؤں کی طرف سے فلسطینیوں کے قتل اور ان کے جبری انخلاء کے مطالبات بھی شامل ہیں۔

حماس نے اس امر کو بھی سراہا کہ بنیامین نتن یاھو کی تقریر کے دوران جنرل اسمبلی ہال سے بڑی تعداد میں وفود کا بائیکاٹ کر کے باہر چلے جانا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ صیہونی حکومت کو کس قدر بڑھتی ہوئی عالمی تنہائی کا سامنا ہے، فلسطینیوں کے ساتھ عالمی یکجہتی کا دائرہ کار کتنا وسیع ہو رہا ہے جو ان کے حقِ خودارادیت اور اپنی ریاست کے قیام کے حق کی تائید کرتا ہے۔ حماس نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی سازشوں سے خبردار کیا، اور اس طرف اشارہ کیا کہ بنیامین نتن یاھو وہاں فلسطینی عوام کے وجود سے انکار کر رہا ہے اور یہودی آبادکاروں کے حملوں کو سیاسی سرپرستی فراہم کر رہا ہے، ان پالیسیوں اور حملوں کا بھرپور مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اپنے بیان کے آخر میں حماس نے اس بات پر تنقید کی کہ انٹرنیشنل کریمینل کورٹ کو مطلوب شخص بنیامین نتن یاھو کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خطاب کرنے کی اجازت دی گئی، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس کا اصل ٹھکانہ دہشت گرد مجرموں کی جیلیں ہونی چاہئیں، تاکہ اسے بین الاقوامی اور انسانی انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔

قابض اسرائیل کا الخلیل میں 567 آبادکاری یونٹس کی تعمیر کی منظوری کا فیصلہ

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں الخلیل گورنری میں 567 رہائشی یونٹس کی تعمیر پر مشتمل دو یہودی آبادکاری کے منصوبوں کی منظوری دے دی ہے، ایسے وقت میں جب یہودی بستیوں کی توسیع اور بستیوں و عسکری بستیوں کے لیے منصوبہ بندی کی رفتار میں تیزی آ رہی ہے۔ عبرانی ذرائع نے صفا ایجنسی کے ترجمے کے مطابق اطلاع دی ہے کہ

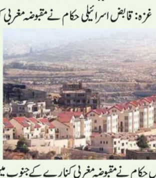

قابض حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں واقع بستیوں میں 567 رہائشی یونٹس کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن نے وفا ایجنسی کو بتایا کہ قابض حکام نے السموع قصبے کی اراضی پر قائم عسائیل بستی میں 342 یہودی آبادکاری کے یونٹس کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے، جو منصوبہ نمبر 525 کے تحت ہے، جسے اسرائیلی کابینہ کے ذیلی اجلاس نے سنہ 2023ء میں اس مقام کو بستی میں تبدیل کرنے کے لیے منظور کیا تھا۔ اس کے علاوہ قابض حکام نے دورا قصبے کے علاقے الریحیہ کی اراضی پر قائم بیت حجاي بستی میں 225 یہودی آبادکاری کے یونٹس کی تعمیر کی منظوری دی ہے، جو منصوبہ نمبر 4 / 517 کے تحت ہے۔ قابض حکام نے ان دونوں منصوبوں کو منصوبہ بندی کے پچھلے مراحل سے گزارا تھا، جنہیں 23 ستمبر کو منعقد ہونے والے نام نہاد پلاننگ کونسل کے اجلاس کے دوران اختیار کے اجراء کے مرحلے تک پہنچا دیا گیا، جو کہ وہ مرحلہ ہے جو منصوبوں کو نافذ کرتا ہے اور نفاذ اور تعمیر کے طریقہ کار کو مکمل کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ کمیشن نے واضح کیا کہ یہ نئی منظوری بستیوں کو وسعت دینے اور بستیوں کے مقامات کو منصوبہ بندی کا درجہ دینے کی تیز رفتار پالیسی کے فریم ورک کے اندر آتی ہے، اور اشارہ کیا کہ عسائیل کا منصوبہ بستی کی منصوبہ بندی کی حیثیت کو مکمل کرنے میں ایک اہم قدم کی نمائندگی کرتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔